درسِ نظامی کے نصاب میں داخل علمِ نحو کی اہم کتاب

اَلنَّحْوُ أَبُو الْعُلُوْمِ

نِصَابُ النَّحو

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ   وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : نصاب النحو

پیش کش : **مجلس المدینة العلمیة** (شعبۂ درسی کتب)

سن طباعت : ربیع الاول ۱۴۳۲ھ، ۲۰۱۱ء

صفحات : **273 صفحات**

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

قیمت :



E-mail: ilmia26@yahoo.com

http://www.dawateislami.net

درسِ نظامی کے نصاب میں داخل علمِ نحو کی اہم کتاب

نصاب النحو

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ درسی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ''نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ.** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطَبَراني، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ و کلام رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا ﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کو لکھ کر ''اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِکَ عَلٰی حِفْظِکَ'' پر عمل کروں گا ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا ﴿۱۲﴾ اگر

کسی طالب علم نے کوئی نا مناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا ﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا ﴿۱۴﴾ اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الٰہی عزوجل بجالاؤں گا ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا ﴿۱۷﴾ سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

۞......علماء کی شان......۞

اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا فرمان پرنور ہے کہ: ''جنتی جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے، اس لیے کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ تعالی کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اللہ تعالی فرمائے گا: ((تَمَنَّوا عَلَيَّ مَا شِئْتُمْ)) ''یعنی مجھ سے مانگو جو چاہو''، وہ جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے رب کریم سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے: ''یہ مانگو وہ مانگو''۔ یعنی جیسے لوگ دنیا میں علماء کرام کے محتاج تھے جنت میں بھی ان کے محتاج ہونگے۔

(''الجامع الصغیر'' للسیوطی، الحدیث: ۲۲۳۵، ص ۱۳۵)

فہرس

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت،
حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علی اِحسَانِهٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لیے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینۃ العلمیۃ"** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجم کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

"المدینۃ العلمیۃ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ

سنّت ، ماحیٔ بِدعت ، عالمِ شَریعت ، پیرِ طریقت ، باعثِ خَیر و بَرَکت ، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت ، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

الحمد لله رب العلمین و الصلوة و السلام علی سید المرسلین اما بعد!

کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے اس کی گرامر (بول چال کے قواعد) کو جاننا ضروری ہے، اور گرامر کو عموماً دو ہی طریقوں سے جانا جاتا ہے، یا تو اہل زبان سے، یا اس زبان کے قواعد وضوابط پر مشتمل کتب وتحریری مواد کے مطالعہ سے۔ عربی زبان کے اصول وقواعد کو علم صرف ونحو میں بیان کیا جاتا ہے، بالفاظ دیگر عربی زبان کی گرامر کو صرف ونحو کہا جاتا ہے۔ اور چونکہ علوم عربیہ کو سمجھنے کے لیے علم نحو کا کردار کلیدی ہوتا ہے، اسی لیے علوم عربیہ خصوصاً قرآن وحدیث کو بہتر طریقے سے جاننے کے لیے اس علم کا جاننا ناگزیر قرار دیا جاتا ہے۔ اس علم کی اہمیت کے لیے اتنی ہی بات کافی ہے کہ اس علم کے واضع خود حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں۔ حضرت ابوالاسود ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفی ۶۹ھ) فرماتے ہیں: ”میں نے باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ کسی فکر میں ڈوبے ہوئے ہیں وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے ایک شخص کو غلط گفتگو کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں چاہتا ہوں عربی کے قواعد پر کوئی کتاب لکھی جائے، تین دن کے بعد حاضر ہوا تو آپ نے ایک صحیفہ عنایت فرمایا جس میں اسم فعل اور حرف کی تعریف تھی اور فرمایا تم تلاش اور جستجو سے اس میں اضافہ کردو۔“ سیدنا ابوالاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں باب عطف، نعت، تعجب، اور حروف مشبہ بالفعل کا اضافہ کیا۔ جو کچھ لکھتے اسے اصلاح کے لیے حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں پیش کردیتے۔

(حاشیہ نحو میر، از علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ رحمۃ اللہ الغنی)

منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام ابو العباس ثعلب نحوی نے ابوبکر ابن مجاہد مقری سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی خدمت کی کہ اس کی تفاسیر لکھیں، اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے احادیث کی خدمت کی کہ ان کو روایت کر کے دوسروں تک پہنچایا اور ان کی شروحات لکھیں اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے فقہ کی خدمت کی ، یہ سب کے سب فائز المرام ہوئے، اور میں علم نحو میں مشغول ہو کر (زید وعمرو) کرتا رہا۔ میرا آخرت میں کیا حال ہوگا؟'' حضرت ابوبکر ابن مجاہد مقری علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں کہ میں اسی رات اپنے گھر آیا تو خواب میں سید عالم نورمجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ'' جاؤ اور ابو العباس سے ہمارا سلام کہنا اور ان سے کہنا'' **انت صاحب العلم المستطیل** ''یعنی تم وسیع علم والے ہو'' کہ قرآن وحدیث کا فہم علم نحو پر موقوف ہے۔

الحمد للہ علی احسانہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالم گیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوت اسلامی**'' کی مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کے ''**شعبۂ درسی کتب**'' نے ''نصاب الصرف'' کے بعد اب علم نحو کے انتہائی اہم قواعد پر مشتمل کتاب بنام ''**نصاب النحو**'' پیش کرنے کی سعی کی ہے جو جامعۃ المدینہ کے نصاب میں بھی داخل ہے۔ اس پر مندرجہ ذیل نکات کے تحت کام کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

☆......کتاب ھذا کو حتی المقدور سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

☆......کتاب کی افادیت کو بڑھانے کے لیے اسباق کے آخر میں مشقوں کا بھی اندراج کیا گیا ہے۔

1 2

☆......مختلف اسباق میں جدید عربی الفاظ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے تا کہ طلبہ کا جدید الفاظ سیکھنے کی طرف میلان ہو۔

☆......بعض مقامات پر اسباق کی مناسبت سے مفید حواشی کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

☆......اس کتاب میں طلبہ کے علمی ذوق کو برقرار رکھنے کے لیے انتہائی اہم معلومات پر مشتمل جگہ بہ جگہ درسی پھول خوشبوئیں لٹا رہے ہیں جن کی افادیت کا اندازہ ان کے مطالعے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔

☆......کتاب کے آخر میں طلبہ کے علمی ذوق میں مزید اضافے کیلئے علم نحو کے ابتدائی قواعد و امثلہ پر مشتمل ایک مختصر و نہایت ہی مفید منظوم رسالہ بھی شامل کیا گیا ہے ،طلباء کرام اسے زبانی یاد کریں تا کہ کم از کم وقت میں کثیر قواعد کو یاد کیا جا سکے۔امید ہے کہ اس کتاب کے ذریعے طلبہ با آسانی علم نحو کے قواعد سیکھ کر ان کا اجراء کر سکیں گے۔

آخر میں اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ اس کتاب کی تمارین سے صرف نظر نہ کریں بلکہ طلبہ سے حل کروائیں۔ان تمام تر کوششوں کے باوجود اگر اہل فن کتابت کی یا فنی غلطی پائیں تو مجلس کو مطلع فرما کر مشکور ہوں۔

اللہ عزوجل سے دعاء ہے کہ بانئ دعوت اسلامی حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی وتمام علماء اہل سنت کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے اور قرآن وسنت کی عالم گیر غیر سیاسی تحریک ''دعوت اسلامی'' کی تمام مجالس بشمول ''**المدینۃ العلمیہ**'' کو دن پچیسویں، رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم)

شعبۂ درسی کتب

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)

3 4

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبق نمبر: 1

﴿......ابتدائی باتیں......﴾

علم نحو کی تعریف:

نحو کا لغوی معنی راستہ، کنارہ یا ارادہ کرنا ہے۔جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد وہ علم ہے جس میں ایسے قواعد بیان کئے جائیں کہ جن کے ذریعے اسم،فعل اور حرف کے آخر میں تبدیلی واقع ہونے یا نہ ہونے اور اس تبدیلی کی نوعیت کا علم حاصل ہو، نیز کلمات کو آپس میں ملانے کا طریقہ بھی معلوم ہو۔

علم نحو کا موضوع:

اس علم کا موضوع کلمہ اور کلام ہے کہ اس علم میں ان ہی کے احوال سے بحث ہوتی ہے۔

موضوع کی تعریف:

کسی علم کا موضوع وہ شے ہوتی ہے جس کی ذات سے متعلقہ احوال کے بارے میں اس علم میں بحث کی جائے،جیسا کہ علم طب کا موضوع بدنِ انسانی ہے۔

علمِ نحو کی غرض (فائدہ):

عربی لکھنے اور بولنے میں ترکیبی غلطیوں سے بچنا۔

نحو کو نحو کہنے کی وجوہات:

۱۔نحو کا ایک معنی ''طریقہ'' ہے۔چونکہ متکلم اس علم کے ذریعے عرب کے طریقے پر

جاتا ہے اس لیے اس علم کو ''نحو'' کہتے ہیں۔

۲۔نحو کا ایک معنی ''کنارہ'' بھی ہے۔چونکہ اس علم میں کلمے کے کنارے پر موجود(آخری حرف) سے بحث کی جاتی ہے اس لیے اسے ''نحو'' سے تعبیر کیا گیا۔

۳۔اس کا ایک معنی ''ارادہ کرنا'' بھی ہے۔جس نے سب سے پہلے اس علم کے قواعد کو جمع کرنے کا ارادہ کیا اس نے نَـــحَـــوْتُ کا لفظ استعمال کیا۔جس کا معنی ہے ''میں نے ارادہ کیا'' اس لیے اسے ''نحو'' کہا گیا۔

٤۔اس کا ایک معنی ''مثل'' بھی ہے۔چونکہ اس علم کا جاننے والا عربوں کی مثل کلام کرنے پر قادر ہو جاتا ہے اس لیے اسے ''نحو'' کا نام دیا گیا۔

علم نحو کا واضع:

اس علم کے واضع حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔آپ رضی اللہ تعالی عنہ ہی کے حکم سے حضرت ابوالاسود عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَدُ نے با قاعدہ اس علم کی تدوین کی۔

☆☆☆☆☆

۞......تین فرامین مصطفٰی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم......۞

1......''اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔''

(''صحیح البخاری'' الحدیث: ٧١، ص٨)

2......''جو شخص طلب علم میں رہتا ہے اللہ تعالی اس کے رزق کا ضامن ہے۔''

(''تاریخ بغداد'' رقم: ١٥٣٥، ج٣، ص٣٩٧)

3......''عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کے لیے دو گناہ، عالم پر وبال صرف گناہ کرنے کا اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا (علم دین) نہ سیکھنے کا۔''

(''الجامع الصغیر'' للسیوطی، الحدیث: ٤٣٣٥، ص٢٦٤)

سبق نمبر: 2

......لفظ اور اس کی اقسام کا بیان......

لفظ کی تعریف: لفظ کا لغوی معنی پھینکنا اور اصطلاحی معنی ''مَایَتَلَفَّظُ بِهِ الْاِنْسَانُ'' ہے، یعنی جس کا انسان تلفظ کرے۔

لفظ کی اقسام:

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مہمل ۲۔موضوع

۱۔ مہمل کی تعریف:

وہ لفظ جس کا کوئی معنی نہ ہو۔جیسے: وانی، ووٹی، وائے وغیرہ۔

۲۔موضوع کی تعریف:

وہ لفظ جس کا کوئی معنی ہو۔جیسے: پانی، روٹی، چائے وغیرہ۔

لفظ موضوع کی اقسام:

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مفرد ۲۔مرکب

۱۔مفرد کی تعریف:

وہ اکیلا لفظ جو بامعنی ہو۔اسے ''کلمہ'' بھی کہتے ہیں۔جیسے: طَاوِلَةٌ (میز)۔

۲۔مرکب کی تعریف:

وہ لفظ جو دو یا دو سے زیادہ کلمات کا مجموعہ ہو۔جیسے: اَلْجَوَّالُ جَدِیْدٌ (موبائل نیا ہے)، اَلْیَوْمَ أَکَلَ زَیْدُنِ الْعُجَّةَ (زید نے آج آملیٹ کھایا)

☆☆☆☆☆

2 1

مشق

سوال نمبر1: مہمل اور موضوع الفاظ الگ الگ کریں۔

۱۔کھاناوانا ۲۔میزویز ۳۔قلم ولم ٤۔پیسےویسے ٥۔کرسی ورسی ٦۔بستر وستر ۷۔چادروادر ۸۔بوتل ووتل ۹۔کاپی واپی ۱۰۔پنکھاونکھا ۱۱۔برتن ورتن ۱۲۔بات وات

سوال نمبر2: مفرداورمرکب الگ الگ کریں۔

۱ .اَللّٰہُ وَاحِدٌ ۲ .مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۳ .عَالِمٌ ٤ .تِلْمِیْذٌ ٥ .اَلْوَلَدُ نَائِمٌ ٦ .رَکِبَ عَلِیٌّ ۷ .اَلْکِتَابُ ۸ .مَدِیْنَۃٌ ۹ .اَلْمَدْرَسَۃُ ۱۰ .جَاءَ الْأُسْتَاذُ ۱۱ .بَغْدَادُ ۱۲ .اَلْحَرُّ شَدِیْدٌ.

سوال نمبر3: یہ بتائیں کہ ہرمرکب میں کتنے کلمات موجود ہیں؟

۱ .عَالِمُ الغَیْبِ ۲ .جَاءَ الْحَقُّ ۳ .کَنْزُالایْمَانِ ٤ .اَلْوَلَدُ یَقْرَءُ الْقُرْآنَ ٥ .قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ٦ .صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ۷ .اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۸ .قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ ۹ .أَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَأَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ ۱۰ .أَلْھَوَاءُ ضَرُوْرِيٌّ لِلْحَیَاۃِ ۱۱ .اَلْقِطَارُ(ریل) أَسْرَعُ مِنَ البَاصِّ(بس) ۱۲ .دَخَلَ عَلِیٌّ فِی الْمَسْجِدِ

3 4

سبق نمبر: 3

﴿......کلمہ کی اقسام کا بیان......﴾

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔اسم ۲۔فعل ۳۔حرف

۱۔ اسم کی تعریف:

اسم کا لغوی معنی ''بلندی'' یا ''نشانی'' ہےاوراصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمہ ہے جودوسرے کلمہ سے ملے بغیراپنے معنی پر دلالت کرے اورتینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں نہ پایا جائے۔جیسے:اَلْبَصْرَةُ،اَلبَاکِسْتَانُ۔

۲۔فعل کی تعریف:

فعل کا لغوی معنی'' کام کرنا'' ہے۔اوراصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمہ ہے جودوسرے کلمہ سے ملے بغیراپنے معنی پر دلالت کرے اورتینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے۔جیسے: سِرْتُ (میں نے سیر کی/ میں چلا)۔

۳۔حرف کی تعریف:

حرف کا لغوی معنی''طرف''یعنی کنارہ ہے۔اوراصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمہ ہے جودوسرے کلمہ سے ملے بغیراپنے معنی پر دلالت نہ کرے۔جیسے: مِنْ اور اِلٰی.

تینوں کی وضاحت:

سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ (میں بصرہ سے کوفہ تک چلا)

اس مثال میں ''سِــرْتُ'' (میں چلا) فعل ہے،اس لیے کہ یہ دوسرے کلمے

سے ملے بغیر اپنے معنی پر دلالت کرتا ہے اور اس میں زمانہ بھی پایا جا رہا ہے۔

اور بصرہ اور کوفہ دونوں اسم ہیں، اس لیے کہ یہ دونوں دوسرے کلمے سے ملے بغیر اپنے معنی پر دلالت کرتے ہیں اور ان میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جا رہا۔

اور مِنْ اور اِلٰی دونوں حرف ہیں، اس لیے کہ یہ دونوں دوسرے کلمہ سے ملے بغیر اپنے معنی (ابتداء وانتہا) پر دلالت نہیں کرتے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: اسم، فعل اور حرف الگ الگ کریں۔

١. زَیْدٌ ٢. اِنْسَانٌ ٣. رَخِیْصٌ (سستا) ٤. ذَهَبَ (وہ گیا) ٥. یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) ٦. تَمْرٌ (کھجور) ٧. عَلٰی ٨. فِی ٩. لَبَنٌ (دودھ) ١٠. أَكَلَ (اس نے کھایا) ١١. مِنْ ١٢. عَنْ ١٣. بَیْتٌ (گھر) ١٤. حَتی ١٥. یَغْسِلُ (وہ غسل کرتا ہے) ١٦. اِلٰی ١٧. یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے) ١٨. ثَوْبٌ (کپڑا) ١٩. خُبْزٌ (روٹی) ٢٠. دَرْسٌ (سبق)۔

سوال نمبر2: درج ذیل جملوں میں سے اسم فعل اور حرف الگ الگ کریں۔

١. ذَهَبَ زَیْدٌ اِلَی الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا) ٢. زَیْدٌ یَأْكُلُ الْخُبْزَ (زید روٹی کھاتا ہے) ٣. اَلْوَلَدُ یَشْرَبُ الْمَاءَ (بچہ پانی پیتا ہے) ٤. اَلثَّوْبُ رَخِیْصٌ (کپڑا سستا ہے) ٥. ذَهَبَ الْأُسْتَاذُ اِلَی الْمَسْجِدِ (استاد مسجد کی طرف گیا) ٦. جَلَسَ الامَامُ فِی الْمَسْجِدِ (امام مسجد میں بیٹھا)۔

سبق نمبر: 4

……اسم، فعل اور حرف کی علامات کا بیان……

علامات، علامت کی جمع ہے۔ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے جس سے وہ چیز پہچانی جاتی ہے۔ لہٰذا اسم، فعل اور حرف کی علامات بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔اسم کی علامات:

۱۔شروع میں الف لام کا ہونا۔ جیسے: اَلْحَمْدُ. ۲۔آخر میں تنوین کا ہونا۔ جیسے: زَیْدٌ. ۳۔تثنیہ ہونا[1]۔ جیسے: کِتَابَانِ. ٤۔جمع ہونا۔ جیسے: مُسْلِمُوْنَ. ۵۔مذکر ہونا۔ جیسے: ضَارِبٌ. ٦۔مؤنث ہونا۔ جیسے: ضَارِبَةٌ. ۷۔شروع میں حرف نداء کا ہونا۔ جیسے: یَا یُوْسُفُ. ۸۔شروع میں حرف جر کا ہونا۔ جیسے: فِی الْقَافِلَةِ. ۹۔موصوف ہونا۔ جیسے: عَبْدٌ مُؤْمِنٌ میں عَبْدٌ. ۱۰۔منسوب ہونا۔ جیسے: رَضَوِیٌّ، مَکِّیٌّ. ۱۱۔مضاف ہونا۔ جیسے: طِفْلُ زَیْدٍ میں طِفْلُ. ۱۲۔مسند الیہ ہونا۔ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ. ۱۳۔مصغر ہونا۔ جیسے: حُسَیْنٌ.

۲۔فعل کی علامات:

۱۔ماضی ہونا۔ جیسے: نَصَرَ. ۲۔مضارع ہونا۔ جیسے: یَنْصُرُ. ۳۔امر ہونا۔ جیسے: اُنْصُرْ. ٤۔نہی ہونا۔ جیسے: لَا تَنْصُرْ. ۵۔شروع میں قد کا ہونا۔ جیسے: قَدْ دَخَلَ. ٦۔شروع میں سین یا سوف کا ہونا۔ جیسے: سَیَعْلَمُ، سَوْفَ یَعْلَمُ.

---

1 ……فعل کے وہ صیغے جو تثنیہ اور جمع کہلاتے ہیں جیسے: ضَرَبَا اور ضَرَبُوْا وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں ورنہ فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا۔

شروع میں حروف جوازم میں سے کسی حرف کا ہونا۔ جیسے: لَمْ یَضْرِبْ. ۸۔ شروع میں حروف نواصب میں سے کسی حرف کا ہونا۔ جیسے: لَنْ یَّضْرِبَ. ۹۔ آخر میں نون تاکید کا ملا ہونا چاہے ثقیلہ ہو یا خفیفہ۔ جیسے: لَیَضْرِبَنَّ، لَیَضْرِبَنْ. ۱۰۔ آخر میں تائے ساکنہ کا ہونا۔ جیسے: دَخَلَتْ. ۱۱۔ آخر میں ضمیر مرفوع متصل بارز کا ہونا۔ جیسے: خَرَجْتُ. ۱۲۔ صرف مسند ہونا۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضَرَبَ.

۳۔ حرف کی علامات:

اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہیں ہوتی۔ البتہ اس کے چند فوائد ہیں۔ جیسے دو اسموں یا دو فعلوں یا دو جملوں یا اسم اور فعل میں ربط پیدا کرنا۔ مثلاً: زَیْدٌ فِی الدَّارِ، تَعَلَّمَ زَیْدٌ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ، اِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ، ضَرَبْتُ بِالْیَدِ.

☆☆☆☆☆

ترکیب: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

''ب'' حرف جار، ''اسم'' مضاف، ''اللہ'' اسم جلالت موصوف، الف لام برائے تعریف، ''رحمن'' صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ''ھو'' ضمیر مرفوع متصل راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اول۔ الف لام برائے تعریف، ''رحیم'' صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ''ھو'' ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی۔ ''اللہ'' اسم جلالت موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر مضاف الیہ، ''اسم'' مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ''ابتدئ'' فعل مقدر کا ظرف مستقر، ''ابتدئ'' صیغہ واحد متکلم اس میں ''انا'' ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل، ''ابتدئ'' فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر لفظاً جملہ فعلیہ خبریہ اور معنیً جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مشق

سوال نمبر 1: اسم، فعل اور حرف الگ الگ کریں اور ان کی علامات کی نشاندہی کریں۔

١ .قَدۡ جَاءَ كُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيۡنٌ. ٢ .قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ. ٣ .فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهِ النَّبِيِّ الۡأُمِّيِّ. ٤ .جَلَسۡتُ فِي الۡمَسۡجِدِ. ٥ .جَاءَ السَّارِقُ فِي الۡبَيۡتِ. ٦ .اَللّٰهُ اَكۡبَرُ. ٧ .اَلصَّرۡفُ أُمُّ الۡعُلُوۡمِ وَالنَّحۡوُ أَبُوۡهَا. ٨ .اٰمَنۡتُ بِاللّٰهِ. ٩ .كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلاَ تُسۡرِفُوۡا. ١٠ .اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ. ١١ .زَيۡدٌ جَالِسٌ فِي الۡمَسۡجِدِ. ١٢ .مَا ضَرَبَ زَيۡدٌ. ١٣ .هَلۡ تَشۡكُرُ اللّٰهَ بَعۡدَ الطَّعَامِ؟ ١٤ .يَعۡبُدُ الۡمُسۡلِمُ رَبَّهٗ. ١٥ .هَلۡ فِي الۡحَدِيۡقَةِ أَشۡجَارٌ؟ ١٦ .خَالِدٌ كَالۡأَسَدِ. ١٧ .طَلَعَتِ الشَّمۡسُ مِنَ الۡمَشۡرِقِ. ١٨ .دَخَلُوۡا فِي دَارِهٖ. ١٩ .أُحِبُّ جَمۡعِيَّةَ "الدَّعۡوَةِ الاِسۡلاَمِيَّةِ". ٢٠ .اُنۡظُرۡ اِلَى الۡجَبَلِ. ٢١ .اَلۡوَلَدُ يَذۡهَبُ اِلَى الۡمَدۡرَسَةِ. ٢٢ .اِجۡلِسۡ عَلَى السَّرِيۡرِ. ٢٣ .جِئۡتُ مِنۡ لاَهُوۡرَ. ٢٤ .هٰذَا الۡكِتَابُ لِزَيۡدٍ. ٢٥ .قَدۡ أَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ. ٢٦ .لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ.

سبق نمبر: 5

......جنس کے اعتبار سے اسم کی اقسام......

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مذکر ۲۔مؤنث

۱۔اسم مذکر کی تعریف:

وہ اسم جس میں تانیث کی علامت نہ ہو۔جیسے: فَرَسٌ (گھوڑا)۔

۲۔اسمِ مؤنث کی تعریف:

وہ اسم جس میں تانیث کی علامت[1] پائی جاتی ہو۔جیسے: نَاقَةٌ (اونٹنی)

علاماتِ تأنیث:

تانیث کی تین علامات ہیں: ۱۔گول تاء (ة) جیسے: بَقَرَةٌ. ۲۔الف مقصورہ جیسے: بُشْرٰی. ۳۔الف ممدودہ جیسے: سَوْدَآءُ.

فائدہ:

مؤنث کی دو طرح تقسیم کی گئی ہے: (۱) مؤنث کے مقابلے میں نر جاندار ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔(۲) مؤنث کے آخر میں علامت تانیث ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔

تقسیم اول

اس اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مؤنث حقیقی ۲۔مؤنث لفظی

---

1 ......چاہے علامت تانیث لفظاً ہو جیسے مذکورہ مثال، یا تقدیراً جیسے: اَرْضٌ ۔اس میں علامت تانیث اگرچہ لفظاً موجود نہیں مگر تقدیراً ہے، اس لیے کہ اس کی تصغیر اُرَیْضَةٌ ہے اور قاعدہ ہے کہ تصغیر اسم کو اصل پر لے جاتی ہے۔

مؤنث حقیقی کی تعریف:

وہ مؤنث جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو چاہے اس میں علامت تانیث ہو یا نہ ہو۔ جیسے: اِمْـرَأَةٌ. اس کے مقابلے میں اِمْـرَءٌ (مرد) نر جاندار ہے اور أَتَـانٌ (گدھی) اس کے مقابلے میں حِمَارٌ (گدھا) نر جاندار ہے۔

۲۔ مؤنث لفظی کی تعریف:

وہ مؤنث جس کے مقابلے میں کوئی نر جاندار نہ ہو خواہ اس میں علامت تانیث ہو یا نہ ہو۔ جیسے: ظُلْمَةٌ (اندھیرا) اور عَیْنٌ (پانی کا چشمہ)

تقسیم ثانی

اس اعتبار سے بھی مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مؤنث قیاسی ۲۔مؤنث سماعی

۱۔مؤنث قیاسی کی تعریف:

وہ مؤنث جس میں علامت تانیث لفظاً موجود ہو۔ جیسے: عَائِشَةُ.

۲۔مؤنث سماعی کی تعریف:

وہ مؤنث جس میں علامت تانیث لفظاً موجود نہ ہو لیکن اہل عرب اسے بطور مؤنث استعمال کرتے ہوں۔ جیسے: اَرْضٌ، شَمْسٌ.

فائدہ:

اہل عرب جن اسماء کو بغیر علامت تانیث مؤنث استعمال کرتے ہیں ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

۱۔ حَرْبٌ (جنگ) ۲۔ کَأسٌ (پیالہ) ۳۔ عَصَا (لاٹھی) ٤۔ أَفْعٰی

خبیث سانپ) ٥۔ فَلَکٌ (آسمان) ٦۔ نَعْلٌ (جوتا) ٧۔ بِئْرٌ (کنواں) ٨۔ نَابٌ (نوکیلے دانت) ٩۔ ثَعْلَبٌ (لومڑی) ١٠۔ أَرْنَبٌ (خرگوش) ١١۔ أَرْضٌ (زمین) ١٢۔ شَمْس (سورج)۔ ١٣...... عورتوں کے تمام نام۔ جیسے: مَرْیَمُ، زَیْنَبُ، هِنْدٌ. ١٤...... وہ اسماء جو عورتوں ہی کے لیے مخصوص ہوں۔ جیسے: أُمٌّ، عُرُوْسٌ. ١٥...... شرابوں کے تمام نام۔ جیسے: خَمْرٌ. ١٦...... دوزخ کے تمام نام۔ جیسے: سَعِیْرٌ، جَحِیْمٌ، سَقَرٌ. ١٧...... جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہوں(١)۔ جیسے: یَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (ٹانگ) اور أُذُنٌ (کان)۔ ١٨...... ہواؤں کے تمام نام۔ جیسے: صَبَا، قَبُوْلٌ، دَبُوْرٌ، جَنُوْبٌ، شَمَالٌ.

تنبیہ:

بعض اسماء مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

سِکِّیْنٌ (چھری) سُلَّمٌ (سیڑھی) سُوْقٌ (بازار) سَبِیْلٌ (راستہ) طَرِیْقٌ (راستہ) کَبِدٌ (کلیجی) حَالٌ (حالت) حَانُوْتٌ (دکان) رِحْمٌ (بچہ دانی) لِسَانٌ (زبان) نَفْسٌ (جان) سَمَاءٌ (آسمان) سِلاَحٌ (ہتھیار) رُوْحٌ (روح) جَرَادٌ (ٹڈی) بَلَدٌ (شہر)

☆☆☆☆☆

(1)...... لیکن حَاجِبٌ (بھنویں) مِرْفَقٌ (کہنی) صَدْغٌ (کنپٹی) اس حکم سے خارج ہیں۔

1 2

مشق

سوال نمبر1: ۔علامتِ تانیث کی نشاندہی کریں۔

١ .غُرْفَةٌ ٢ .صَحْرَاءُ ٣ .حُبْلٰى ٤ .دَرَّاجَةٌ ٥ .مَكْتَبَةٌ ٦ .حَمْرَاءُ

٧ .عُظْمٰى ٨ .أَشْيَاءُ ٩ .كُبْرٰى ١٠ .سَيَّارَةٌ ١١ .خَضْرَاءُ.

سوال نمبر2: ۔مذکر ومؤنث علیحدہ علیحدہ کریں۔

شَيْخٌ، جَدَّةٌ، عُصْفُوْرَةٌ، أُمٌّ، زَيْنَبُ، اِمْرَءٌ، اِمْرَأَ ةٌ، طَائِرٌ،

أُذُنٌ، فَمٌ، أَرْضٌ، وَقْتٌ، سَوْدَاءُ، صُغْرٰى، رَجُلٌ، كِتَابٌ، كُرَّاسَةٌ.

سوال نمبر3: ۔درج ذیل اسماءِ مؤنث کی کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

١ .جَدَّةٌ ٢ .أُخْتٌ ٣ .أُمٌّ ٤ .عُصْفُوْرَةٌ ٥ .زَيْنَبُ ٦ .اِمْرَأَ ةٌ

٧ .أُذُنٌ ٨ .جَهَنَّمُ ٩ .سَعِيْرٌ ١٠ .سَوْدَاءُ ١١ .يَدٌ ١٢ .كُرَّاسَةٌ.

روزی کا ایک سبب

”عن انس بن مالک قال: كان أخوان على عهد النبى صلى الله عليه و سلم فكان أحدهما يأتى النبى صلى الله عليه و سلم والآخر يحترف فَشَكَى المُحترِف أخاه إلى النبى صلى الله عليه و سلم فقال لعلّك تُرزق به.“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دورِاقدس میں دو بھائی تھے، جن میں ایک تو نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ بابَرَکت میں (علمِ دین سیکھنے کے لیے) آتا تھا، اور دوسرا بھائی کاریگر تھا۔ (ایک روز) کاریگر بھائی نے نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشادفرمایا: شاید! تجھے اس کی بَرَکت سے روزی مل رہی ہے۔“ (سُنَنُ التِّرمِذیّ ج ۴ ص ۱۵۴ حدیث ۲۳۵۲)

3 4

سبق نمبر: 6

﴿......افراد کے اعتبار سے اسم کی اقسام......﴾

اس اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ۱. واحد ۲. تثنیہ ۳. جمع.

۱۔واحد کی تعریف[1]:

وہ اسم جو ایک فرد پر دلالت کرے۔ جیسے: مُسْلِمٌ (ایک مسلمان مرد)

۲۔تثنیہ کی تعریف:

وہ اسم جو دو افراد پر دلالت کرے۔ جیسے: مُسْلِمَانِ (دو مسلمان مرد)

تثنیہ بنانے کا طریقہ:

واحد کے آخر میں --انِ (الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور) لگانے سے بنتا ہے یا --یَنِ (یاءساکن ماقبل مفتوح اور نون مکسور) لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَانِ[2] یا مُسْلِمَیْنِ[3].

۳۔جمع کی تعریف:

وہ اسم جو دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے۔ جیسے: مُسْلِمُوْنَ، رِجَالٌ.

بناء کے اعتبار سے جمع کی اقسام

جمع کی دو قسمیں ہیں: ۱. جمع سالم ۲. جمع مکسر.

---

1 ......جس میں تثنیہ اور جمع کی کوئی علامت نہ ہو وہ واحد ہے۔ جیسے: قَلَمٌ (ایک قلم) رَجُلٌ (ایک مرد) وغیرہ۔

2 ......حالت رفعی میں۔

3 ......حالت نصبی و جری میں۔

جمع سالم کی تعریف:

وہ جمع جس میں واحد کی صورت سلامت ہو صرف اس کے آخر میں کچھ حروف (وْنَ، یْنَ، اتٌ) بڑھا دیئے گئے ہوں۔ جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ، أَرْضٌ سے أَرَضُوْنَ، اور مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ.

جمع سالم کی اقسام

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: ۱. جمع مذکر سالم ۲. جمع مؤنث سالم.

۱۔جمع مذکر سالم کی تعریف:

وہ جمع جو واؤ ساکن ما قبل مضموم اور نون مفتوحہ (--ُوْنَ) یا یاء ساکن ما قبل مکسور اور نون مفتوحہ (--ِیْنَ) بڑھا کر بنائی گئی ہو۔ جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ[۱]، مُسْلِمِیْنَ[۲].

بنانے کا طریقہ:

یہ جمع واحد کے آخر میں ــُوْنَ (واؤ ساکن ما قبل مضموم اور نون مفتوحہ) یا ــِیْنَ (یاء ساکن ما قبل مکسور اور نون مفتوحہ) کا اضافہ کرنے سے بنتی ہے۔ جیسے مذکورہ مثالیں۔

۲۔جمع مؤنث سالم کی تعریف:

وہ جمع جو الف اور تاء (ــاتٌ) بڑھا کر بنائی گئی ہو۔ جیسے: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ[۱]، مُسْلِمَاتٍ[۲].

بنانے کا طریقہ:

......حالتِ رفعی میں 2 ...... حالتِ نصبی و جری میں

واحد کے آخر میں ـَـاتٌ (الف ما قبل مفتوح اور تائے مضمومہ یا مکسورہ) لگانے سے بنتی ہے، جیسے مذکورہ مثالیں۔

۲۔جمع مکسر کی تعریف:

وہ جمع جس میں واحد کی صورت سلامت نہ رہے۔ جیسے: قَلَمٌ سے أَقْلامٌ، رَجُلٌ سے رِجَالٌ اور مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ.

تعدادِ اَفراد کے اعتبار سے جمع کی اقسام

تعدادِ اَفراد کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔جمع قلت ۲۔جمع کثرت.

۱۔جمع قلت کی تعریف:

وہ جمع جو تین سے لیکر دس تک افراد پر دلالت کرے۔ جیسے: أَقْوَالٌ، أَنْفُسٌ وغیرہ۔

جمع قلت کے اوزان:

اس کے مندرجہ ذیل چھ اوزان ہیں۔یعنی ان اوزان میں سے کسی وزن پر آنے والی جمع ''جمع قلت'' کہلائے گی:

(۱)أَفْعَالٌ. جیسے: أَقْلامٌ (۲) فِعْلَةٌ. جیسے: غِلْمَةٌ. (۳)أَفْعُلٌ. جیسے: أَنْفُسٌ. (۴)أَفْعِلَةٌ. جیسے: أَلْسِنَةٌ (۵)مُفْعِلُوْنَ[1] جیسے: مُسْلِمُوْنَ (۶) مُفْعِلاتٌ[2] جیسے: مُسْلِمَاتٌ

۲۔جمع کثرت کی تعریف:

وہ جمع جو دس سے اوپر لامحدود افراد پر دلالت کرے جیسے: عُلَمَاءُ، طَلَبَةٌ وغیرہ۔

جمع کثرت کے اوزان:

---

1 ...... 2 ...... جبکہ یہ بغیر الف لام کے ہوں۔

اس کے کثیر اوزان ہیں چند مشہور اوزان درج ذیل ہیں۔

۱ ۔فِعَالٌ. جیسے:عِبَادٌ. ۲ ۔فُعَلاءُ. جیسے:عُلَمَاءُ. ۳ ۔أَفْعِلاءُ. جیسے:أَنْبِيَاءُ.
٤ ۔فُعُلٌ. جیسے:رُسُلٌ. ٥ ۔فُعُولٌ. جیسے:نُجُومٌ. ٦ ۔فُعَّالٌ. جیسے:
خُدَّامٌ. ۷ ۔فَعْلٰی. جیسے:مَرْضٰی. ۸ ۔فَعَلَةٌ. جیسے:طَلَبَةٌ.
۹ ۔فِعَلٌ. جیسے:فِرَقٌ. ۱۰ ۔فِعْلانٌ. جیسے:غِلْمَانٌ.

تنبیہ:

جمع مکسر کی ایک ایسی قسم بھی ہے جس کی مزید جمع مکسر نہیں بن سکتی۔جیسے: سِوَارٌ کی جمع أَسْوِرَةٌ اورأَسْوِرَةٌ کی جمع أَسَاوِرُ ہے۔اب آگے مزید اس کی جمع مکسر نہیں بن سکتی۔ایسی جمع کو''جمع منتہی الجموع'' کہتے ہیں۔

جمع منتہی الجموع کے صیغے کی تعریف:

وہ صیغہ جس کا پہلا حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف (علامتِ جمع منتہی الجموع) ہو اور اس کے بعد ایک حرفِ مشدد ہو۔جیسے: دَوَابُّ. یا دو حروف ہوں جن میں پہلا مکسور ہو۔جیسے:مَسَاجِدُ. یا تین حروف ہوں جن میں پہلا مکسور اور دوسرا ساکن ہو۔جیسے:مَفَاتِيحُ.

جمع منتہی الجموع کے اوزان:

اس کے کثیر اوزان ہیں، چند کثیر الاستعمال درج ذیل ہیں۔

۱ ۔فَعَالِلُ. جیسے:دَرَاهِمُ. ۲ ۔فَعَالِيلُ. جیسے:دَنَانِيرُ. ۳ ۔فَوَاعِلُ. جیسے:
جَوَاهِرُ. ٤ ۔مَفَاعِلُ. جیسے:مَسَاجِدُ. ٥ ۔مَفَاعِيلُ. جیسے:مَسَاكِينُ.

فَعَائِلُ. جیسے: رَسَائِلُ.

جمع کے چند ضروری قواعد:

☆جمع مذکر سالم صرف مذکر ذوی العقول کے اعلام اور ان کی صفات ہی کی آتی ہے۔جیسے: زَیْدٌ سے زَیْدُوْنَ، مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ. لہٰذا ھِنْدٌ کی جمع ھِنْدُوْنَ، قَلَمٌ کی جمع قَلَمُوْنَ اور رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ نہیں بنا سکتے کیونکہ اول مذکر نہیں، ثانی ذوی العقول سے نہیں اور ثالث نہ عَلَم ہے اور نہ صفت۔

مذکر ذوی العقول کا عَلَم ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے آخر میں تاء (ۃ) نہ ہو۔لہٰذا طَلْحَۃُ کی جمع طَلْحَتُوْنَ نہیں بنا سکتے کیونکہ اس کے آخر میں ۃ موجود ہے۔

اور مذکر ذوی العقول کی صفت ہو تو یہ ضروری ہے کہ اس کی مؤنث میں تاء (ۃ) آتی ہو۔لہذا اَحْمَرُ کی جمع اَحْمَرُوْنَ، سَکْرَانُ کی جمع سَکْرَانُوْنَ اور جَرِیْحٌ کی جمع جَرِیْحُوْنَ نہیں لا سکتے کیونکہ ان کی مؤنث میں ۃ نہیں آتی۔

ہاں! اسم تفضیل اس سے مستثنیٰ ہے کہ اس کی مؤنث میں اگرچہ تاء (ۃ) نہیں ہوتی مگر اس کے باوجود اس کی جمع مذکر سالم بن سکتی ہے۔جیسے: اَکْرَمُ سے اَکْرَمُوْنَ.

تنبیہ:

اَرْضٌ کی جمع اَرْضُوْنَ، سَنَۃٌ کی جمع سِنُوْنَ اور اس طرح کی دیگر جموع، شاذّ (خلاف قیاس) ہیں۔

☆......کبھی جمع کے حروف واحد کے حروف کے غیر (مغائر) ہوتے ہیں جیسے اِمْرَأَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُوْ کی جمع اُولُو. ایسی جمع کو ''جَمْعٌ مِنْ غَیْرِ لَفْظِ وَاحِدِہٖ'' کہتے ہیں۔

☆......کبھی واحد اور جمع کی شکل بالکل ایک جیسی ہوتی ہے، فرق صرف اعتباری

1 ...ہوتا ہے۔جیسے: فُلْکٌ (کشتیاں) اس کا واحد بھی فُلْکٌ (کشتی) ہے۔ان میں فرق 2

صرف اس طرح کرتے ہیں کہ جب یہ واحد ہوتو بروزن قُفْلٌ (تالا) اور جمع ہوتو بروزن أُسُدٌ (بہت سے شیر) ہوگا۔

فائدہ:

جمع اور اسم جمع میں فرق یہ کہ جمع کے لیے مفرد ہونا ضروری ہے مِنْ لَفْظِه ہو یا مِنْ غَيْرِ لَفْظِه، جبکہ اسم جمع وہ ہے جو جمع کا معنی تو دے مگر اس کا کوئی مفرد نہ ہو۔جیسے: قَوْمٌ، رَهْطٌ (گروہ) وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: واحد، تثنیہ اور جمع الگ الگ کریں۔

كِتَابٌ، كُتُبٌ، مُسْلِمَانِ، أَفْرَادٌ، مَسْجِدٌ، رَجُلٌ، أَطْفَالٌ، خُدَّامٌ، مَرْضٰى، مَشْرِقٌ، أَوْقَاتٌ، شَهْرٌ، كَرِيْمَانِ، فَاعِلاَنِ، مَعْرُوْفَانِ.

سوال نمبر2: جمع سالم ومکسر علیحدہ علیحدہ کریں۔

مُسْلِمُوْنَ، مَسَاجِدُ، أَنْفُسٌ، مُسْلِمَاتٌ، أَنْبِيَاءُ، مُشْرِكُوْنَ، عَالِمَاتٌ، رِجَالٌ، أَنْهَارٌ، أَنْهُرٌ، مَسَاكِيْنُ، دَرَاهِمُ، أَرْضُوْنَ، مُؤْمِنُوْنَ.

سوال نمبر3: ۔درج ذیل اسماء کا تثنیہ اور جمع بنائیں۔

١ .مُسْلِمٌ. ٢ .عَامِلٌ. ٣ .وَرَقَةٌ. ٤ .كِتَابٌ. ٥ .مَسْجِدٌ. ٦ .رَجُلٌ.

3 ٧ .قَلَمٌ. ٨ .طَائِرٌ. ٩ .نَهْرٌ. ١٠ .يَوْمٌ. ١١ .مَكْتُوْبٌ. ١٢ .مَشْعَلٌ. 4

١٣.لِسَانٌ. ١٤.غُلامٌ. ١٥.نَفْسٌ. ١٦.صَادِقَةٌ. ١٧.مُشْرِكٌ

١٨.سَمَاءٌ. ١٩.شَيْءٌ. ٢٠.مَيِّتٌ. ٢١.أَفْضَلُ. ٢٢.يَدٌ. ٢٣.رِسَالَةٌ.

٢٤.مَلَكٌ. ٢٥.دَرَجَةٌ. ٢٦.صَدْرٌ.

اشتقاق کی تین قسمیں ہیں

(۱) اشتقاق صغیر یعنی دولفظوں کے درمیان مدلولات ثلاثہ میں سے کسی ایک مدلول میں تناسب اور جمیع حروف اصلیہ میں اشتراک مع ترتب ہونا۔ یعنی جو حروف اصلیہ ایک لفظ میں ہیں وہی دوسرے لفظ میں بھی ہوں اور وہ حروف اصلیہ جس ترتیب سے پہلے لفظ میں ہیں اسی ترتیب سے دوسرے لفظ میں بھی ہوں۔ جیسے: ضَرْبٌ اور ضَرَبَ میں۔

(۲) اشتقاق کبیر یعنی دولفظوں کے مابین مدلولات ثلاثہ میں سے کسی ایک میں تناسب اور جمیع حروف اصلیہ میں اشتراک ہومگر حروف اصلیہ مرتب نہ ہوں یعنی جس ترتیب سے پہلے لفظ میں حروف اصلیہ ہیں اسی ترتیب سے دوسرے لفظ میں نہ ہوں۔ جیسے: جَذْبٌ اور جَبْذٌ میں۔

(۳) اشتقاق اکبر یعنی دولفظوں میں مدلولات ثلاثہ میں سے کسی ایک میں تناسب اور اکثر حروف اصلیہ میں اشتراک ہواور مابقی میں تقارب فی المخرج ہو۔ جیسے: نَهْقٌ اور نَعْقٌ میں۔

اس کی وجہ حصر یہ ہے: دولفظ مدلولات ثلاثہ میں متناسب ہونے کے بعد دو حال سے خالی نہیں یا تو جمیع حروف اصلیہ میں مشترک ہوں گے یا اکثر حروف اصلیہ میں مشترک ہوں گے اور مابقی میں متقارب فی المخرج ہوں گے بصورت ثانی ''اشتقاق اکبر'' ہوگا اور بصورت اول پھر دو حال سے خالی نہیں یا تو ان میں جمیع حروف اصلیہ مرتب ہوں گے یا غیر مرتب ہوں گے بصورت ثانی ''اشتقاق کبیر'' اور بصورت اول ''اشتقاق صغیر'' ہوگا۔

فائدہ:

اشتقاق صغیر کو صغیر اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اقرب الی الفہم ہوتا ہے۔ اور اشتقاق اکبر کو اکبر اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ابعد من الفہم ہوتا ہے کہ بداہۃً معلوم نہیں ہوتا۔ اور اشتقاق کبیر کو کبیر اس لیے کہتے ہیں کہ یہ متوسط ہوتا ہے۔　　حاشیہ ملا عبد الغفور لابن أبی داود الحنفی

سبق نمبر: 7

......تعریف اور تنکیر کے اعتبار سے اسم کی اقسام......

تعریف وتنکیر کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔معرفہ ۲۔نکرہ.

۱۔معرفہ کی تعریف:

وہ اسم جو کسی معین شے پر دلالت کرے۔جیسے:زَیْدٌ، ھُوَ، غُلامُ زَیْدٍ وغیرہ۔

۲۔نکرہ کی تعریف:

وہ اسم جو کسی غیر معین شے پر دلالت کرے۔جیسے:رَجُلٌ، غُلامٌ، قَلَمٌ وغیرہ۔

اسم معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی سات اقسام ہیں:

۱۔اسم ضمیر:

وہ اسم جو متکلم،مخاطب یا غائب پر دلالت کرے۔جیسے:أَنَا، أَنْتَ، ھُوَ.

۲۔اسم عَلَم:

وہ اسم جو کسی ایک ہی معین شخص،جگہ یا چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے:خَالِدٌ، مَکَّۃُ.

۳۔اسم اشارہ:

وہ اسم جس کے ذریعے کسی معین شے کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے:ھٰذا، ذٰالِکَ.

٤۔اسم موصول:

وہ اسم جو صلہ[1] کے ساتھ ملکر جملے کا جزء بنے۔جیسے: اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ وغیرہ۔

1......اسمِ موصول کا مابعد جملہ صلہ کہلاتا ہے۔

معرف باللام:

وہ اسم جس کے شروع میں لامِ تعریف ہو۔ جیسے: اَلْکِتَابُ، اَلرَّجُلُ وغیرہ۔

فائدہ:

۱۔ جس اسم پر الف لام داخل ہو اس کے آخر میں تنوین نہیں آئے گی۔ جیسے: اَلطَّاوِلَۃُ (میز).

۲۔ نکرہ کو معرفہ بنا دینے والے الف لام کو ''حرف تعریف'' کہتے ہیں۔

۶۔ معرف بالاضافۃ:

وہ اسم جو مذکورہ پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے: غُلَامُہٗ وغیرہ۔

۷۔ معرف بالنداء:

وہ اسم جس کے شروع میں حرف نداء ہو۔ جیسے: یَارَجُلُ وغیرہ۔

اسم نکرہ کی اقسام

اسم نکرہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ نکرہ مخصوصہ ۲۔ نکرہ غیر مخصوصہ.

۱۔ نکرہ مخصوصہ کی تعریف:

وہ اسم نکرہ جسے تخصیص کے طریقوں میں سے کسی طریقے سے خاص کیا گیا ہو۔ مثلاً صفت لگا کر یا دوسرے اسم نکرہ کی طرف مضاف کر کے۔ جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ اور طِفْلُ رَجُلٍ.

۲۔ نکرہ غیر مخصوصہ کی تعریف:

وہ اسم نکرہ جسے تخصیص کے طریقوں میں سے کسی بھی طریقے سے خاص نہ کیا گیا ہو۔ جیسے: کِتَابٌ وغیرہ۔

فائدہ:

۱۔نکرہ کے آخر میں آنے والی تنوین کو''حرف تنکیر'' کہتے ہیں۔اردو میں عموماًاس کا ترجمہ''کوئی''یا''ایک''یا''کچھ''کیا جاتا ہے۔جیسے:طِفْلٌ (کوئی بچہ)، لَبَنٌ (کچھ دودھ)۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: نکرہ ومعرفہ الگ الگ کریں۔

زَیْدٌ، مِصْرُ، رَجُلٌ، اَلْکِتَابُ، هٰذَا، أَنَا، دَارٌ، اَلَّذِیْ، قَلَمٌ، کِتَابٌ، سَارِقٌ، یَاطِفُلُ، طِفْلٌ صَغِیْرٌ، غُلَامُ رَجُلٍ، کَرَاتِشِی.

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل اسماء معرفہ کی کونسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

یَاغُلَامُ، کِتَابُ زَیْدٍ، کِتَابِیْ، اَلْمَدِیْنَةُ، اَلَّتِیْ، ذَالِکَ، هُوَ، نَحْنُ، یُوْسُفُ، بَغْدَادُ، یَا نَارُ، أَنْتَ، اَللّٰهُ، اَلصَّلٰوةُ، کِتَابُ النَّحْوِ.

سوال نمبر3: عربی بنائیں۔

۱۔کچھ دودھ ۲۔روٹی ۳۔کچھ ستارے ٤۔کوئی آدمی ٥۔کوئی استاد ٦۔شاگرد ۷۔کوئی انسان ۸۔کچھ پھل ۹۔قلم ۱۰۔چیونٹی ۱۱۔گھر ۱۲۔تھوڑا نمک۔

سوال نمبر4: مندرجہ ذیل اسماء میں سے نکرہ مخصوصہ اور غیر مخصوصہ علیحدہ علیحدہ کریں۔

۱.عَالِمٌ ۲.عَالِمٌ کَبِیْرٌ ۳.غُلَامٌ ٤.غُلَامُ رَجُلٍ ٥.طِفْلٌ ٦.سَیْفٌ ۷.عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ ۸.وَقْتٌ ۹.وَقْتٌ قَلِیْلٌ ۱۰.دَارٌ ۱۱.کَلْبٌ ۱۲.کِتَابُ طَالِبٍ.

سوال نمبر5: ترجمہ کریں۔

۱.مَاءٌ ۲.اَلْمَاءُ ۳.کِتَابٌ ٤.رَجُلٌ ٥.اَلْمُسْلِمُ ٦.غُلَامٌ ۷.قَرْیَةٌ ۸.سُوْرَةٌ ۹.اَلشَّهْرُ ۱۰.اَلْوَقْتُ ۱۱.شَیْخٌ ۱۲.اَلشَّیْخُ.

سبق نمبر: 8

﴿......معرب،مبنی اور عامل کا بیان......﴾

اعراب و بناء کے اعتبار سے کلمے کی دو قسمیں ہیں: ۱۔معرب ۲۔مبنی.

۱۔معرب کی تعریف:

وہ کلمہ جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جائے اسے ''اسم متمکن'' (اعراب قبول کرنے والا) کہتے ہیں۔ جیسے: جَاءَزَیْدٌ، حَبَسْتُ زَیْداً عَنِ اللَّعِبِ، کَتَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ رِسَالَةً. ان مثالوں میں زید معرب ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے کی وجہ سے بدل رہا ہے۔

۲۔مبنی کی تعریف:

وہ کلمہ جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے: صَامَ ھٰؤُلاَءِ، رَأَیْتُ ھٰؤُلاَءِ، نَظَرْتُ اِلٰی ھٰؤُلاَءِ. ان مثالوں میں ھٰؤُلاَءِ مبنی ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے کی وجہ سے تبدیل نہیں ہوا۔

عامل کی تعریف:

جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدل جاتا ہے۔ جیسے: وَصَلَ الْقِطَارُ اِلَی الْمَحَطَّةِ (ٹرین اسٹیشن پر پہنچ گئی) میں وَصَلَ عامل ہے؛ کیونکہ اس کی وجہ سے اَلْقِطَارُ معرب کا آخر بدل گیا۔

عامل کی اقسام

عامل کی دو اقسام ہیں: ۱۔لفظی ۲۔معنوی.

۱۔لفظی عامل کی تعریف:

وہ عامل جو لفظوں میں آسکے۔ جیسے مذکورہ مثال میں وَصَل عامل لفظوں میں موجود ہے لہٰذا یہ ''عامل لفظی'' کہلائے گا۔

۲۔معنوی عامل کی تعریف:

وہ عامل جو لفظوں میں نہ آسکے۔ جیسے: اَلرِّیَاضَۃُ مُفِیْدَۃٌ لِلصِّحَّۃِ (ورزش صحت کیلئے فائدہ مند ہے) میں مبتدا وخبر دونوں کا عامل (ابتداء یعنی لفظی عوامل سے خالی ہونا) لفظوں میں نہیں آسکتا لہٰذا یہ ''عامل معنوی'' کہلائے گا۔

معمول کی تعریف:

وہ جس پر عامل داخل ہوکر اپنا عمل کرے۔ جیسے: اِقْتَرَحَ تِلْمِیْذٌ (طالب علم نے تجویز دی) میں تِلْمِیْذٌ معمول ہے؛ کیونکہ اِقْتَرَح عامل نے اس پر داخل ہوکر اپنا عمل کیا کہ اسے رفع دیدیا۔

☆☆☆☆☆

☆ ......عند التحقیق جوازِ ارجاعِ ضمیر کے لیے تعینِ مرجع کافی ہے خواہ وہ تعین، مرجع کے صراحۃً مذکور ہونے کے سبب حاصل ہو۔ جیسے: زید فی دارہ میں یا ضمناً مذکور ہونے کی وجہ سے ہو۔ جیسے: آیۂ کریمہ: ﴿اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ﴾ میں کہ اِعْدِلُوْا کے ضمن میں جو عدل مذکور ہے اسی کی طرف ضمیر ھو راجع ہے۔ یا کسی اور سبب سے ہو۔ جیسے: آیۂ مبارکہ: ﴿وَلِاَبَوَیْہِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا السُّدُسُ ﴾ میں کہ ضمیرِ مفرد ''میت'' کی طرف راجع ہے جس کا تعین قرینۂ مقام کے سبب سے ہو رہا ہے۔

☆ ......وجود کی چار قسمیں ہیں: (۱) وجود خارجی یعنی کسی شیٔ کا وہ وجود جو خارج میں اس کے پائے جانے کے اعتبار سے ہو جیسے فرد کا وجود۔ (۲) وجود ذہنی یعنی کسی شیٔ کا وہ وجود جو ذہن میں اس کے پائے جانے کے اعتبار سے ہو جیسے مفہوم کا وجود۔ (۳) وجود کتبی یعنی کسی شیٔ کا وہ وجود جو تحریر اور کتابت میں اس کے پائے جانے کے اعتبار سے ہو جیسے وجود مکتوب۔ (۴) وجود لفظی یعنی کسی شیٔ کا وہ وجود جو لفظ اور نطق میں اس کے پائے جانے کے اعتبار سے ہو جیسے وجود ملفوظ۔

سبق نمبر: 9

﴿......اعراب اور محل اعراب کا بیان......﴾

اعراب کی تعریف:

اعراب کا لغوی معنیٰ ''ظاہر کرنا'' ہے جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد وہ حرف یا حرکت ہے جس کے ذریعے معرب کے آخر میں تبدیلی آتی ہے۔ جیسے: اَفْشٰی زَیْدٌ سِرِّیْ (زید نے میرا راز فاش کردیا)، لَقِیْتُ زَیْداً، نَظَرْتُ اِلٰی زَیْدٍ میں (ـٌـ ـًـ ـٍـ) اور فَرِحَ أَبُوْکَ، عَرَفْتُ أَبَاکَ، سَلَّمْتُ عَلَی أَبِیْکَ میں (و، ا، ی)۔

محلِ اعراب کی تعریف:

اسم معرب کا وہ آخری حرف جس پر اعراب آتا ہے۔ جیسے: نَجَحَ زَیْدٌ فِیْ الْاِمْتِحَانِ، میں زَیْدٌ کی دال؛ کیونکہ زَیْدٌ کا اعراب اسی پر ظاہر ہورہا ہے۔

اعراب کی اقسام

اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اعراب بالحرکت ۲۔ اعراب بالحرف.

۱۔ اعراب بالحرکۃ کی تعریف:

وہ اعراب جو زبر، زیر اور پیش یا دو زبر، دو زیر اور دو پیش کی صورت میں ہو۔ جیسے: جَاءَ الرَجُلُ، رَأَیْتُ الرَّجُلَ، نَظَرْتُ اِلَی الرَّجُلِ، جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْداً، نَظَرْتُ اِلٰی زَیْدٍ.

۲۔ اعراب بالحرف کی تعریف:

وہ اعراب جو واؤ، الف اور یاء کی صورت میں ہو۔ جیسے: جَاءَ أَبُوْکَ، رَأَیْتُ أَبَاکَ، نَظَرْتُ اِلٰی أَبِیْکَ.

معرب کلمات کے اعراب کے نام

۱۔ایک پیش، دوپیش اور واؤ (اعرابی) کو''رفع'' کہتے ہیں اور جس معرب کے آخر میں رفع ہو اسے ''مرفوع'' کہتے ہیں۔

۲۔ایک زبر، دوزبر اور الف[1] کو''نصب'' کہتے ہیں اور جس معرب کے آخر میں نصب ہو اسے ''منصوب'' کہتے ہیں۔

۳۔ایک زیر، دوزیر اور یاء کو''جر'' کہتے ہیں اور جس معرب کے آخر میں جر ہو اسے ''مجرور'' کہتے ہیں۔

٤۔ حرکت نہ ہونے کو'' جزم'' کہتے ہیں اور جس معرب پر جزم ہو اسے ''مجزوم'' کہتے ہیں۔

مبنی کلمات کی حرکات کے نام

۱۔پیش کو''ضم'' اور جس مبنی پر ضم ہو اسے ''مبنی برضم'' یا ''مبنی علی الضم'' کہتے ہیں۔ جیسے: أَمَّا بَعْدُ میں دال کا پیش ضم اور بَعْدُ مبنی علی الضم ہے۔

۲۔زبر کو''فتح'' اور جس مبنی پر فتح ہو اسے ''مبنی برفتح'' یا ''مبنی علی الفتح'' کہتے ہیں۔ جیسے: اِنَّ میں نون کا زبر فتح اور اِنَّ مبنی علی الفتح ہے۔

۳۔زیر کو''کسر'' اور جس مبنی پر کسر ہو اسے ''مبنی برکسر'' یا ''مبنی علی الکسر'' کہتے ہیں۔ جیسے: أَمْسِ میں سین کا زیر کسر اور أَمْسِ مبنی علی الکسر ہے۔

٤۔حرکت نہ ہونے کو''سکون'' اور جس مبنی پر سکون ہو اسے ''مبنی برسکون'' یا ''مبنی علی السکون'' کہتے ہیں۔ جیسے: اِذَا مبنی برسکون ہے۔

---

1 ......یعنی وہ الف اعرابی جو مثنیٰ اور اس کے ملحقات کے علاوہ میں ہو کیونکہ ان میں جو الف ہوتا ہے وہ ''رفع'' کہلاتا ہے۔

تنبیه:

۱۔ضمہ،فتحہ اورکسرہ کا اطلاق عموماً مبنی کلمات کی حرکات پر ہوتا ہے لیکن قلیل طور پران کا اطلاق معرب کلمات کے اعراب پر بھی کیا جا تا ہے۔یعنی رفع ،نصب اور جرحرکات اورحروف اعرابیہ کے ساتھ خاص ہیں اورضم، فتح اور کسرحرکات بنائیہ کے ساتھ خاص ہیں۔

۲۔معرب یامبنی کلمہ کے ابتدائی یادرمیانی حرف کے زبر،زیراور پیش کو''ضم'' ''فتح''اور''کسر'' کہا جا تا ہےاورخوداس حرف کو''مضموم''،''مفتوح''اور''مکسور'' کہتے ہیں۔

لفظاًظاہرہونے یانہ ہونے کےاعتبار سےاعراب کی اقسام

اس اعتبار سے اعراب کی دوقسمیں ہیں: ۱۔لفظی ۲۔تقدیری.

۱۔اعرابِ لفظی کی تعریف:

وہ اعراب جولفظوں میں ظاہرہو۔جیسے:رَبِحَ زَیْدٌ فِیْ تِجَارَتِہ میں زَیْدٌ پر آنے والا اعراب لفظی ہے۔

۲۔اعرابِ تقدیری کی تعریف:

وہ اعراب جولفظوں میں ظاہرنہ ہو۔جیسے: کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی میں مُوْسٰی کا اعراب تقدیری ہے؛ کیونکہ اس کا اعراب لفظوں میں ظاہرنہیں ہورہا۔

☆☆☆☆☆

2 1

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل جملوں میں سے عامل اور معمول الگ الگ کریں نیز یہ بتائیں کہ عامل لفظی ہے یا معنوی؟

١ .تَعِبَ زَيْدٌ ٢ .زَيْدٌ قَائِمٌ ٣ .شَرِبْتُ رَوْبًا ٤ .نَسِيَ خَالِدٌ ٥ .زَيْدٌ فِي الطَّرِيْقِ.

سوال نمبر2: اعراب بالحرف اور اعراب بالحرکۃ والے اسماء الگ الگ کریں؟

مُسْلِمٌ، مُسْلِمُوْنَ، أَبُوْكَ، رَجُلَانِ، كِتَابٌ، اِجَّاصَةٌ، فِيْلٌ، أَخُوْهُ.

سوال نمبر3: معرب اور مبنی علیحدہ علیحدہ کریں۔

١ .جَاءَ زَيْدٌ. ٢ .ذَالِكَ زَيْدٌ. ٣ .رَأَيْتُ مَنْ ضَرَبَكَ. ٤ .هُوَ سَعِيْدٌ. ٥ .غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ. ٦ .أَدْخُلُ. ٧ .سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ. ٨ .ضَرَبْتُهُ. ٩ .هَلِ الْجَوَّالُ غَيْرُ جَدِيْدٍ. ١٠ .أَ زَيْدٌ نَائِمٌ.

4 مشھور عربی محاورات

1......''خُذْ مِنَ الرَّضْفَةِ مَا عَلَيْهَا'' بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔

2......''اَلْاٰنَ قَدْ نَدِمْتَ وَلَمَّا يَنْفَعِ النَّدَمُ'' اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

3......''لَا جَدِيْدَ لِمَنْ لَا خَلَقَ لَهُ'' نیا ۹ دن، پرانا ۱۰۰ دن۔

4......''كَالْحَادِيْ وَلَيْسَ لَهُ بَعِيْرٌ'' حلوائی کی دکان پر نانا جی کی فاتحہ۔

3 4

سبق نمبر: 10

﴿......وجوہِ اعراب کے اعتبار سے اسم معرب کی اقسام......﴾

اس اعتبار سے اسم معرب کی 12 اقسام ہیں:

۱۔مفرد منصرف صحیح :

وہ اسم جو مثنی و مجموع نہ ہو، نہ غیر منصرف ہو اور نہ اس کے آخر میں حرف علت ہو۔

جیسے: حَاسُوُبَۃٌ. (کمپیوٹر)

۲۔مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح:

وہ اسم مفرد منصرف جس کے آخر میں واؤ یا یاء ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو۔ جیسے: دَلْوٌ، ظَبْیٌ.

۳۔جمع مکسر منصرف:

وہ اسم جو جمع ہو مگر جمع سالم نہ ہو اور غیر منصرف بھی نہ ہو۔ جیسے: رِجَالٌ.

ان تینوں قسم کے اسم معرب کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جری کسرہ سے آتی ہے۔ جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ زَیْدٌ وَظَبْیٌ ورِجَالٌ	رَأَیْتُ زَیْداً وَظَبْیاً وَرِجَالاً	مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وظَبْیٍ ورِجَالٍ

٤۔جمع مؤنث سالم[1] ۔ جیسے: مُسْلِمَاتٌ.

اس کی حالتِ رفعی ضمہ سے اور حالت نصبی و جری کسرہ سے آتی ہے۔ جیسے:

(1)......جمع سالم کی تعریف پیچھے گذر چکی ہے۔

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.	رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ.	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ.

۵۔غیر منصرف:

وہ اسم جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔ جیسے: عُمَرُ.

اس کی حالت رفعی ضمہ سے اور حالت نصبی و جری فتحہ سے آتی ہے۔ جیسے:

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
مَرَرْتُ بِعُمَرَ.	رَأَيْتُ عُمَرَ .	جَاءَ عُمَرُ .

٦۔اسماء ستہ :

اس سے مراد یہ چھ اسماء ہیں: أَبٌ، أَخٌ، فَمٌ، حَمٌ، هَنٌ، اور ذُوْ. یہ اسماء اصل میں بالترتیب أَبَوٌ، أَخَوٌ، فَوْهٌ، حَمَوٌ، هَنَوٌ اور ذَوَوٌ تھے۔ ان کی حالت رفعی واؤ سے، حالت نصبی الف سے اور حالت جری یاء سے آتی ہے۔ جیسے:

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
مَرَرْتُ بِأَبِیْ زَيْدٍ.	رَأَيْتُ أَبَا زَيْدٍ.	جَاءَ أَبُوْ زَيْدٍ.

تنبیہ:

ان اسماء کا یہ اعراب اس وقت ہوتا ہے جبکہ یہ مکبر ہوں (ان کی تصغیر نہ کی گئی ہو)، موحد ہوں (تثنیہ یا جمع نہ ہوں) اور یائے متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں[1]۔

1 ......اگر یہ اسماء مصغر یا جمع ہوں یا مضاف نہ ہوں، تو یہ اسم معرب کی قسم اول ہی میں داخل ہوں گے۔ جیسے:

(بقیہ اگلے صفحے پر)

تثنیہ اور اس کے ملحقات:

تثنیہ سے مراد وہ اسم ہے جو واحد میں الف اور نون یا یاء اور نون کے اضافے کی وجہ سے دو افراد پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلَانِ. اور اس کے ملحقات سے مراد وہ اسماء ہیں جو تثنیہ تو نہ ہو مگر لفظاً یا معنیً تثنیہ کے مشابہ ہوں۔ جیسے: کِلَا، کِلْتَا، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ. ان کی حالت ِرفعی الف ماقبل مفتوح اور حالت ِنصبی وجری یاء ساکن ماقبل مفتوح سے آتی ہے۔ جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ رَجُلَانِ وَ كِلَا هُمَا وَاِثْنَانِ.	رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ وَكِلَيْهِمَا وَاثْنَيْنِ.	مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ وَكِلَيْهِمَا وَاثْنَيْنِ.

تنبیہ: خیال رہے کہ کلا اور کلتا کا یہ اعراب اس وقت ہوتا ہے جبکہ یہ دونوں اسم ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔ اگر یہ بجائے اسم ضمیر کے اسم ظاہر کی طرف مضاف

بقیہ حاشیہ....

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ أُبَيٌّ وَاٰبَاءٌ وَأَبٌ	رَأَيْتُ أُبَيًّا وَاٰبَاءً وَأَبًا	مَرَرْتُ بِأُبَيٍّ وَاٰبَاءٍ وَأَبٍ

(۲) اگر تثنیہ ہوں تو ان کا اعراب وہی ہوگا جو تثنیہ کا ہوتا ہے۔ جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ أَبَوَانِ	رَأَيْتُ أَبَوَيْنِ	مَرَرْتُ بِأَبَوَيْنِ

(۳) اور اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں میں ان کا اعراب تقدیری ہوگا۔ جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ أَبِیْ	رَأَيْتُ أَبِیْ	مَرَرْتُ بِأَبِیْ

تو ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا۔ جیسے:

حالت جری	حالت نصبی	حالتِ رفعی
مَرَرْتُ بِكِلاَ الرَّجُلَيْنِ	رَأَيْتُ كِلاَ الرَّجُلَيْنِ	جَاءَ كِلاَ الرَّجُلَيْنِ

۸۔جمع مذکر سالم اور اس کے ملحقات:

جمع مذکر سالم کی تعریف پہلے بیان ہوچکی ہے، اس کے ملحقات سے مراد وہ اسماء ہیں جو جمع تو نہ ہوں مگر لفظاً یا معنیً جمع مذکر سالم کے مشابہ ہوں ۔جیسے: أُولُو اور عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیاں۔

ان کی حالتِ رفعی واؤ ماقبل مضموم اور حالتِ نصبی وجری یاء ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے۔جیسے:

حالت جری	حالتِ نصبی	حالتِ رفعی
مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ وَأُولِىْ مَالٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلاً.	رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ وَأُولِىْ مَالٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلاً.	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وأُولُو مَالٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً.

۹۔اسم مقصور:

وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔جیسے: موسٰی، حبلٰی وغیرہ۔

۱۰۔جمع مذکر سالم کے علاوہ جو اسم یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے: كُتُبِىْ وغیرہ۔

ان دونوں قسموں کی حالت رفعی تقدیرِ ضمہ سے، حالت نصبی تقدیرِ فتحہ سے اور حالت جری تقدیرِ کسرہ سے آتی ہے۔جیسے:

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
مَرَرْتُ بِمُوْسٰى وَغُلاَمِىْ	رَأَيْتُ مُوْسٰى وَغُلاَمِىْ	جَاءَ مُوْسٰى وَغُلاَمِىْ

۱۱۔اسم منقوص:

اس سے مراد وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو۔ جیسے: اَلْقَاضِیُ وغیرہ۔اس کی حالت رفعی تقدیرِ ضمہ سے، حالت جری تقدیر کسرہ سے اور حالت نصبی فتحۂ لفظی سے آتی ہے۔ جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ الْقَاضِیُ	رَأَیْتُ الْقَاضِیَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِیُ

۱۲۔جمع مذکر سالم مضاف الی یاء المتکلم:

وہ جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: مُسْلِمِیَّ.

اس کی حالت رفعی واؤ تقدیری سے اور حالت نصبی وجری یاء لفظی سے آتی ہے جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ مُسْلِمِیَّ	رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ.

فائدہ:

مُسْلِمِیَّ حالت رفعی میں مُسْلِمُوْنَ یَ تھا۔نون اضافت کی وجہ سے گر گیا، مُسْلِمُوْیَ ہو گیا پھر واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

اور حالت نصبی وجری میں مُسْلِمِیْنَ یَ تھا۔نون اضافت کی وجہ سے گر گیا، مُسْلِمِیْیَ ہوا، پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

2 1

مشق

سوال نمبر 1: درج ذیل اسماءِ معرب کی مذکورہ12اقسام میں سے کون کونسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟ نیز یہ بتائیں کہ ان کا اعراب کیا ہے؟

۱.مُهَنْدِسٌ ۲.صَوَارِيْخُ ۳.عُمَرُ ٤.مُوْسٰى ٥.القَاضِي ٦.غُلَامِي ۷.كِلَا ۸.كِلْتَا ۹.أُولُو ۱۰.مُسْلِمِيَّ ۱۱.عِشْرُوْنَ ۱۲.مُسْلِمَاتٌ ۱۳.ظَبْيٌ ۱٤.دَلْوٌ ۱٥.عُلْبَتِيٌ ۱٦.أَبُوْكَ ۱۷.أَبِيُ ۱۸.اِثْنَانِ ۱۹.اِثْنَتَانِ.

☆......همزہ اصلی، همزہ وصلی، اور همزہ قطعی میں فرق......☆

عربی کلام کے اندر ہمزہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱)......اصلی (۲)......وصلی (۳)......قطعی

ان تینوں میں فرق :

❁......ہمزہ اصلی وہ ہے جو''ف'' کلمہ،''ع'' کلمہ اور''لام'' کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔جیسے: أمر، سئل، قرأ۔

❁......ہمزہ وصلی وہ ہے کہ اگر شروع کلام میں آئے تو پڑھنے میں آئے اگر بیچ کلام میں آئے تو پڑھنے میں نہ آئے۔جیسے: استنصر کا ہمزہ شروع میں ہو تو پڑھا جاتا ہے لیکن اگر درمیان میں ہو تو نہیں پڑھا جاتا۔پھر ہمزہ وصلی اکثر مکسور و مضموم دونوں ہوتا ہے۔جیسے: اُنْصُرْ اور اِسْمَعْ، ہمزہ وصلی اگر غیر ثلاثی مجرد میں ہو تو ماضی میں آتا ہے، اگر ثلاثی مجرد سے ہو تو امر میں بھی آتا ہے۔

❁......ہمزہ قطعی عموماً ان نو جگہوں پر استعمال ہوتا ہے۔(۱) باب افعال میں جیسے أَكْرَمَ (۲) اَعلام (ناموں) میں جیسے اِبْرَاهِيْمُ ۔(۳) مبنی میں جیسے اِنَّ۔(٤) واحد متکلم میں جیسے أَضْرِبُ ۔(٥) اسم تفضیل میں جیسے أَضْرَبُ۔(٦) جمع میں جیسے أَشْرَافٌ۔(۷) فعل تعجب میں جیسے مَا أَضْرَبَهُ۔(۸) نداء میں جیسے أَ عَبْدَ اللّٰهِ۔(۹) استفہام میں جیسے أَ كَفَرْتَ۔

3 4

سبق نمبر: 11

﴿......معرب ومبنی کی اقسام کا بیان......﴾

معرب کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) وہ کلمہ جو ترکیب میں واقع ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ بھی نہ ہو۔ جیسے: خَـزَلَ زَيْدُنِ الْكَلَامَ (زید نے بات کاٹ دی) میں زَيْدٌ. اسے اسم متمکن بھی کہتے ہیں۔

(۲) فعل مضارع جو نون جمع مؤنث (غائب وحاضر) اور نون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) سے خالی ہو۔ جیسے: يُعَقِّبُ. (وہ پیچھا کرتا ہے)۔

مبنی کی اقسام

ابتداءً اس کی بھی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مبنی الاصل ۲۔ مشابہ مبنی الاصل .

۱۔ مبنی الاصل کی تعریف:

وہ کلمہ جو مبنی ہونے میں اصل ہو کسی دوسرے کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔

یہ تین ہیں: (۱) فعل ماضی۔ جیسے: خَفَضَ. (۲) امر حاضر معروف۔ جیسے: اُنْصُرْ مَنْ يَّنْصُرُكَ. (۳) تمام حروف معانی۔ جیسے: مِنْ، اِلٰى.

تنبیہ:

جملہ مبنی کے حکم میں ہوتا ہے۔ نیز **اسم متمکن** (معرب) جبکہ ترکیب میں واقع نہ ہو۔ جیسے: زَيْـد، فَـرَس، كِتَـاب وغیرہ۔ اور **فعل مضارع** بھی جبکہ نون جمع مؤنث

(غائب وحاضر) اور نون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) کے ساتھ ہو مبنی کے حکم میں ہیں۔

۲۔مشابہ مبنی الاصل کی تعریف:

وہ اسم جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔ جیسے: مَتٰی، أَیْنَ وغیرہ کہ یہ حرفِ استفہام (أ) کے مشابہ ہیں کیونکہ یہ معنیٔ استفہام پر مشتمل ہیں۔ اسے ''اسم غیر متمکن'' بھی کہتے ہیں۔

صاحب مفصل نے اس مشابہت کی چند صورتیں بیان کی ہے:

(۱) کوئی اسم مبنی الاصل کے معنی کو متضمن ہو۔ جیسے: أَیْنَ، مَتٰی وغیرہا تمام اسماء استفہام کہ یہ ہمزۂ استفہام کے معنی کو متضمن ہوتے ہیں، اسی طرح مَنْ، اِذَا وغیرہا تمام اسماء شرط کہ یہ حرف شرط اِنْ کے معنی کو متضمن ہوتے ہیں۔

(۲) کوئی اسم احتیاج الی الغیر میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔ جیسے: تمام مبہمات (ضمائر، موصولات، اسماء اشارات) کہ یہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں مرجع، صلہ اور مشار الیہ کے محتاج ہوتے ہیں جس طرح حرف اپنے معنی پر دلالت کرنے میں ضمِ ضمیمہ کا محتاج ہوتا ہے۔

(۳) کوئی اسم مبنی الاصل کے موقع میں واقع ہو۔ جیسے: نَزَالِ وغیرہ کہ یہ اِنْزِلْ کے موقع میں واقع ہوتا ہے۔

(۴) کوئی اسم اُس اسم کے مشاکل (شکل وصورت میں برابر) ہو جو مبنی الاصل کے موقع میں واقع ہونے کی وجہ سے مبنی ہو۔ جیسے: فَجَارِ کہ یہ نَزَالِ کے مشاکل ہے اور نَزَالِ مبنی الاصل اِنْزِلْ کے موقع میں واقع ہونے کی وجہ سے مبنی ہے۔

(۵) کوئی اسم اُس اسم کے موقع میں واقع ہو جو مبنی الاصل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہو۔ جیسے: يَا زَيْدُ میں زَيْدُ کہ یہ کاف ضمیر کے موقع میں واقع ہے جو مبنی الاصل کاف حرفی کے مشابہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہے۔

(٦) کوئی اسم مبنی کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: يَوْمَئِذٍ کہ اس میں يَوْمَ، اِذْ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے مبنی ہے۔(الفوائد الضيائيه)

مشابہ مبنی الاصل کی اقسام

مشابہ مبنی الاصل کی آٹھ قسمیں ہیں:

١۔ضمائر. جیسے: أَنَا، أَنْتَ، هُوَ وغیرہ۔ ٢۔اسمائے موصولہ. جیسے: اَلَّذِيْ، اَلَّذِيْنَ، اَلَّتِيْ وغیرہ۔ ٣۔اسمائے اشارہ. جیسے: هٰذَا، هٰؤُلاءِ، هٰذِهٖ وغیرہ۔ ٤۔اسمائے ظروف. جیسے: قَبْلُ، بَعْدُ، فَوْقُ وغیرہ۔ ٥۔اسمائے افعال. جیسے: هَيْهَاتَ، أُفٍّ، نَزَالِ وغیرہ۔ ٦۔اسمائے اصوات. جیسے: نِخْ نِخْ، غَاقِ غَاقِ، دَقْ دَقْ (پتھر کے ٹکرانے کی آواز) وغیرہ۔ ٧۔اسمائے کنایہ. جیسے: كَيْتَ، ذَيْتَ، كَذَا وغیرہ۔ ٨۔مرکبات بنائیہ. جیسے: أَحَدَ عَشَرَ، سِيْبَوَيْهِ وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

الحكاية

”حُكِيَ أَنّ الامام ابو حفص النسفى أراد ان يزور جار الله الزمخشرى فى مكةَ، فلمّا قدِم، وَصَلَ الى دارهٖ ودقّ البابَ، فقال الزمخشرى: ”مَن هذا؟“، فقال: ”عمرُ“، فقال الزمخشرى: ”انصرِفْ“، فقال النسفى: ”يا سيدى عمرُ لا ينصرفُ“، فقال الزمخشرى: ”اِذَا نُكِّرَ صُرِّفَ“.

مشق

سوال نمبر1: درج ذیل جملوں میں سے معرب ومبنی علیحدہ علیحدہ کریں۔

١ .اِستَخدَمَ زَیۡدٌ عَمرًوا. ٢ .اَلۡاَوۡلَادُ یَسۡبَحُوۡنَ. ٣ .ھُوَ عَلِیٌّ. ٤ .یُحَدِّثُنَا زَیۡدٌ. ٥ .اَلۡمُسۡلِمَاتُ یَجۡتَھِدۡنَ. ٦ .لِیَنۡصُرَنۡ رَجُلٌ. ٧ .اُدۡخُلۡ. ٨ .اِقۡرَاءۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ. ٩ .سِرۡتُ مِنَ الۡبَصۡرَۃِ اِلَی الۡکُوۡفَۃِ. ١٠ .اَلۡکَاسِبُ حَبِیۡبُ اللّٰہِ. ١١ .مَنۡ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ. ١٢ .زَیۡد. ١٣ .ھٰذَا غُلَامِیۡ. ١٤ .خُذۡ بِیَدِیۡ. ١٥ .وَاللّٰہِ لَاَحۡفَظَنَّ دَرۡسِیۡ. ١٦ .صَوۡتُ الۡغُرَابِ غَاقِ غَاقِ. ١٧ .جَاءَ الَّذِیۡ یُحِبُّنِیۡ. ١٨ .رَأَیۡتُ أَحَدَ عَشَرَ کَوۡکَبًا. ١٩ .کَمۡ رِجُلاً لَکَ؟ ٢٠ .مَتٰی تَذۡھَبُ؟ ٢١ .اِذَا جَاءَ نَصۡرُ اللّٰہِ. ٢٢ .اَخۡلِصۡ قَلۡبَکَ لِلّٰہِ؟ ٢٣ .اُولٰئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ. ٢٤ .اِیَّاکَ نَعۡبُدُ. ٢٥ .کَظَمۡتُ غَیۡظِیۡ وَوَعَظۡتُہٗ.

☆......6 مشہور عربی محاورات......☆

1......''کُلُّ کَلۡبٍ بِبَابِہٖ نَبَّاحٌ'' اپنی گلی میں تو کتا بھی شیر ہوتا ہے۔

2......''اَلۡحَاجَۃُ تَفۡتُقُ الۡحِیۡلَۃَ'' ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔

3......''مَا الذُّبَابُ وَمَا مَرَقَتُہٗ'' کیا پدی، کیا پدی کا شوربہ۔

4......''وَلَمَّا اشۡتَدَّ سَاعِدُہٗ رَمَانِی'' ہماری بلی ہم ہی کو میاؤں۔

5......''وَقَفَ تَحۡتَ الۡمِیۡزَابِ وَفَرَّ مِنَ الۡمَطَرِ'' آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔

6......''مَنۡ نَھَشَتۡہُ الۡحَیَّۃُ حَذِرَ الرَّسَنَ'' سانپ کا کاٹا رسی سے بھی ڈرتا ہے۔

سبق نمبر: 12

﴿......اقسام مرکب کا بیان......﴾

مرکب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مرکب مفید ۲۔مرکب غیر مفید

۱۔مرکب مفید کی تعریف:

وہ مرکب جس کے سننے سے کوئی خبر یا طلب معلوم ہو۔جیسے: زَیۡدٌ وَلَدٌ نَجِیۡبٌ (زید ایک شریف لڑکا ہے) اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ (نماز قائم کرو)۔اسے ''جملہ''، ''کلام''، ''مرکب تام''اور''مرکب اسنادی'' بھی کہتے ہیں۔

۲۔مرکب غیر مفید کی تعریف:

وہ مرکب جس کے سننے سے کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔جیسے: سَائِقُ السَّیَّارَۃِ (گاڑی کا ڈرائیور) رَجُلٌ صَالِحٌ (نیک مرد) اسے''مرکب ناقص''اور''مرکب غیر اسنادی'' بھی کہتے ہیں۔

فائدہ:

ایک کلمے کی دوسرے کلمے کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو''اسناد'' کہلاتا ہے۔جس کی طرف نسبت کی جائے اسے''مسند الیہ'' اور جس کی نسبت کی جائے''اسے مسند'' کہتے ہیں۔جیسے: زَیۡدٌ کَاتِبٌ میں کاتب کی جو نسبت زید کی طرف ہے اسے اسناد، کاتب کو مسند اور زید کو مسند الیہ کہیں گے۔

مرکب مفید کی اقسام

مرکب مفید کی تقسیم دو اعتبار سے ہے:

تقسیمِ اول:......صدق وکذب کا احتمال ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔اس اعتبار سے مرکب مفید کی دو قسمیں ہیں: ا۔ جملہ خبریہ ۲۔ جملہ انشائیہ.

۱۔جملہ خبریہ کی تعریف:

وہ مرکب تام جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے۔جیسے:زَیْــدٌ ذَکِـیٌّ (زید ذہین ہے)۔اسے''خبر'' بھی کہتے ہیں۔

توضیح:

اگر واقعی زید ذہین ہوتو اس کے کہنے والے کو سچا کہیں گے ورنہ اسے جھوٹا کہاجائے گا۔

۲۔جملہ انشائیہ کی تعریف:

وہ مرکب تام جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے جیسے: اِضْرِبْ (تو مار)، اسے''انشاء'' بھی کہتے ہیں۔

توضیح:

اگرکسی نے کہا''تو مار'' تواس کہنے والے کو یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ تو نے سچ کہااور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ تو نے جھوٹ بولا۔

جملہ انشائیہ کی اقسام

جملہ انشائیہ کی مشہور بارہ اقسام ہیں۔

(۱)......امر (۲)......نہی (۳)......استفہام (۴)......تمنی (۵)......ترجی (۶)......عقود (۷)......قسم (۸)......دعا (۹)......نداء (۱۰)......عرض (۱۱)......تعجب (۱۲)......مدح وذم.

تقسیمِ ثانی:......فعل اور فاعل یا مبتدأ وخبر سے مرکب ہونے کے اعتبار سے بھی مرکب مفید کی دو قسمیں ہیں: ۱۔جملہ فعلیہ ۲۔جملہ اسمیہ۔

مرکب غیر مفید کی اقسام

مرکب غیر مفید کی پانچ اقسام ہیں: ۱۔مرکب اضافی ۲۔مرکب توصیفی ۳۔مرکب تعدادی ٤۔مرکب مزجی ٥۔مرکب صوتی۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: مرکب مفید اور غیر مفید الگ الگ کریں۔

۱۔زَمِیلُ زَیْدٍ(زید کا کلاس فیلو) ۲۔ زَیْدٌ نَشِیْطٌ (زید چست ہے) ۳۔جَاءَ رَفِیْقِیْ (میرا ساتھی آیا) ٤۔ طِفْلٌ صَغِیْرٌ(چھوٹا بچہ) ٥۔ ھُوَ أُسْتَاذٌ (وہ استاد ہے) ٦۔أَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) ٧۔ مَنْ یُّفْرِطُ فِیْ الْاَکْلِ یَتُخَمُ(جو زیادہ کھائے گا اسے بدہضمی ہوگی) ٨۔ مَنْ أَبُوْکَ؟ ٩۔ کِتَابُ طِفْلٍ ١٠۔ اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ ١١۔یا زَیْدُ ١٢۔أَ زَیْدٌ قَائِمٌ؟

2 1

سبق نمبر: 13

﴿......مرکب اضافی کا بیان......﴾

مرکب اضافی کی تعریف:

وہ مرکب ناقص جس میں ایک کلمہ کی اضافت دوسرے کلمہ کی طرف ہو۔ جیسے: وَلَدُ زَیْدٍ.

فوائد وقواعد:

۱۔جس اسم کی اضافت کی جائے اسے ''مضاف'' اورجس کی طرف اضافت کی جائے اسے ''مضاف الیہ'' کہتے ہیں۔جیسے: مِشْبَکُ زَیْدٍ (زیدکا کلپ) میں مِشْبَکُ کی اضافت زَیْدٍکی طرف کی گئی ہےلہذا مِشْبَکُ مضاف اورزَیْدٍ مضاف الیہ ہے۔

۲۔عربی زبان میں پہلے مضاف آتا ہے پھر مضاف الیہ۔جیسے اوپر کی مثالوں میں۔

۳۔مرکب اضافی کا اردو ترجمہ کرتے وقت پہلے مضاف الیہ کا ترجمہ کریں گے پھر مضاف کا۔

٤۔ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان اردو ترجمہ کرتے وقت عموماً لفظ (کا،کی،کے یارا،ری،رے)وغیرہ آتے ہیں۔جیسے:مُسْتَشْفٰی زَیْدٍ (زیدکا ہسپتال) أَطْفَالُ مَدْرَسَةٍ (مدرسے کے بچے) کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)

3 4

قَلَمِیْ (میرا قلم)۔

۵۔مضاف پر نہ تو تنوین آتی ہے اور نہ ہی الف لام داخل ہوتا ہے۔

٦۔مضاف کااعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

۷۔مضاف الیہ پرتنوین بھی آسکتی ہے اور الف لام بھی داخل ہوسکتا ہے بشرطیکہ وہ خود کسی اوراسم کی طرف مضاف نہ ہو۔جیسے:مِنْشَفَةُ الرَّجُلِ، مِنْشَفَةُ رَجُلٍ. (آدمی کا تولیہ)

۸۔مرکب اضافی پورا جملہ نہیں ہوتا بلکہ جملہ کا جز بنتا ہے۔جیسے: عَیْنُ زَیْدٍ حَسَنَۃٌ. (زید کی آنکھ اچھی ہے)۔اس جملے میں عَیْنُ زَیْدٍ جومرکب اضافی ہے،مبتدا بن رہا ہے،اور حَسَنَۃٌ اس کی خبر ہے۔

۹۔مندرجہ ذیل الفاظ عموماً مضاف ہوکرہی استعمال ہوتے ہیں:

کُلٌّ، بَعْضٌ، عِنْدَ، ذُوْ، أُولُوْ، غَیْرُ، دُوْنَ، نَحْوُ، مِثْلُ، تَحْتُ، فَوْقُ، خَلْفُ، قُدَّامُ، قَبْلُ، بَعْدُ، حَیْثُ، أَمَامُ، مَعَ، بَیْنَ، أَیٌّ، سَائِرٌ، لَدَی، لَدُنْ، وغیرہا۔

۱۰۔تین سے لیکردس تک اسماءاعداداور لفظ مِائَۃٌ(سو)اور أَلْفٌ(ہزار) بھی عموماًمابعد معدود کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔جیسے:ثَلاثَۃُ أَقْلامٍ، مِائَۃُ عَامِلٍ، أَلْفُ دِرْھَمٍ وغیرہ۔

۱۱۔اسم کے ساتھ متصل ضمیر ہمیشہ مضاف الیہ ہوگی جیسے:رَبُّہٗ، رَبُّنَا، رَبُّکُم وغیرہ۔

۱۲۔مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کوئی تیسری چیز حائل نہیں ہوسکتی،لہٰذا

اگر مضاف کی صفت ذکر کرنا مقصود ہو تو مضاف الیہ کے بعد ذکر کی جائے گی۔مثلاً کہنا ہے:''مرد کا نیک لڑکا''تو اس طرح کہیں گے:''وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ''.

اور اگر مضاف اور مضاف الیہ دونوں کی صفت بیان کرنا مقصود ہے تو مضاف الیہ کے بعد پہلے اس کی اور پھر مضاف کی صفت بیان کی جائے گی۔مثلاً کہنا ہے:''نیک مرد کا نیک بیٹا''تو اس طرح کہیں گے:''اِبْنُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ الصَّالِحُ''.اور اس بات کی پہچان کہ یہ صفت مضاف کی ہے یا مضاف الیہ کی،اعراب سے ہوگی۔

۱۳ ۔اگر لفظ ابن یا ابنۃ یا بنت ،اَعلام کے درمیان آجائیں تو ماقبل کے لیے صفت اور مابعد کے لیے مضاف بنیں گے۔جیسے:مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ اور فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ. پہلی مثال میں اِبْنُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر لفظ مُحَمَّدُ کی صفت بنے گا۔اور دوسری مثال میں بِنْتُ اپنے مضاف الیہ سے ملکر لفظ فَاطِمَۃُ کی صفت بنے گا۔

۱٤ ۔بعض اوقات ایک ترکیب میں ایک سے زائد بھی مضاف اور مضاف الیہ ہوتے ہیں۔جیسے:قَلَمُ وَلَدِ زَیْدٍ(زید کے لڑکے کا قلم)اس مثال میں قَلَمُ مضاف ہے وَلَدِ کی طرف اور وَلَدِ پھر مضاف ہے زَیْدٍ کی طرف۔

۱٥ ۔اگر مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو تو بوقت اضافت اس کے آخر سے نونِ تثنیہ اور نونِ جمع گر جاتا ہے۔جیسے:صَحْنَا رَجُلٍ (مرد کی دو پلیٹیں)یہ اصل میں صَحْنَانِ تھا،اضافت کی وجہ سے نون ساقط ہوگیا۔اسی طرح مُسْلِمُوْ بَاکِسْتَانَ (پاکستان کے مسلمان)یہ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا۔

١٦۔نکرہ کی اضافت اگر معرفہ کی طرف ہو تو وہ نکرہ بھی معرفہ بن جاتا ہے اور اگر نکرہ کی طرف ہو تو نکرہ مخصوصہ بن جائے گا۔جیسے: مَاكِيْنَةُ زَيْدٍ (زید کی مشین)، مُشْطُ رَجُلٍ. (آدمی کی کنگھی)

تنبیہ:

بعض اسماء ''مُتَوَغِّل فِي الْاِبْهَام'' کہلاتے ہیں یعنی ابہام اور پوشیدگی میں بہت غلو کئے ہوئے جیسے لفظ: نَحْوُ، مِثْلُ اور غَيْرُ وغیرہ ان کی اضافت اگرچہ معرفہ کی طرف ہو مگر پھر بھی یہ معرفہ نہیں بنتے بلکہ نکرہ ہی رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر 1: درج ذیل الفاظ کا ترجمہ کریں اور مضاف اور مضاف الیہ کو الگ الگ کریں:

١. كِتَابُ خَالِدٍ. ٢.اِبْنُ عَلِيٍّ. ٣.رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ. ٤.مِصْعَدُ الْبُنْكِ (بینک کی لفٹ). ٥.ثَلاثَةُ أَشْجَارٍ. ٦.مِائَةُ عَامِلٍ. ٧.ذُوْمَالٍ. ٨.كُلُّ رَجُلٍ. ٩.رَبُّنَا. ١٠.أَلْفُ شَهْرٍ. ١١.غَيْرُ الرَّجُلِ. ١٢.غُلامَا زَيْدٍ. ١٣.مُسْلِمُوْ مِصْرَ. ١٤.أُولُو الاَلْبَابِ. ١٥.مِثْلُ زَيْدٍ. ١٦.كِتَابُهُ. ١٧.دَرَّاجَةُ عَمْرٍو. ١٨.لَيْلَةُ الْقَدْرِ.

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کی عربی بنائیں:

۱۔زید کا سرخ قلم ۲۔بڑی مسجد کا دروازہ ۳۔گائے کا دودھ ۴۔علی کا بیٹا ۵۔دروازے کی چابی ۶۔قرآن کی آیت ۷۔نحو کی کتاب ۸۔اللہ کا بندہ ۹۔خالد کے دو غلام ۱۰۔مدینے کے مسلمان ۱۱۔جامعہ کی بڑی عمارت ۱۲۔کرم کا دریا۔

الأصول فی النحو

☆......الأصل فی الاسم الإعراب.

☆......الأصل فی همزة الوصل الكسر، ولا تفتح أو تضم إلا لعارض.

☆......الأصل فی النفی وفی الاستفهام أن یكونا متوجهين إلى أوصاف . الذوات، لا إلى الذوات أنفسها، لأن الذوات تقل أن تكون مجهولة.

☆......الأصل فی الفاعل أن يتصل بالفعل.

☆......الأصل فی الإعراب أن یكون للأسماء دون الأفعال والحروف.

☆......الأصل فی الزيادة حروف المد واللين وهی الواو والياء والألف.

☆......الأصل فی كل منادى أن یكون منصوبا لأنه مفعول إلا أنه عرض فی المفرد المعرفة ما يوجب بناء ه فبقى ما سواه على الأصل.

☆......الأصل فی البناء أن یكون على السكون.

☆......الأصل فی الاسم الصرف.

☆......الأصل فی الأفعال البناء .

☆......الأصل فی دراسة اللهجات سماعها من أهلها أنفسهم.

☆......الأصل فی الحروف عدم التصرف.

☆......الأصل فی الخبر أن یكون مفرداً.

☆......الأصل فی الأسماء التنكير.

☆......الأصل فی الاستثناء التأخير.

☆......الأصل فی المفعول المطلق أن یكون مصدراً.

سبق نمبر: 14

﴿......مرکب توصیفی کا بیان......﴾

مرکب توصیفی کی تعریف:

وہ مرکب ناقص جس کا دوسرا جزء پہلے جزء کی صفت (اچھائی ، برائی، مقدار، رنگت وغیرہ) بیان کرے۔ جیسے: رَجُلٌ جَمِیْلٌ، رَجُلٌ قَبِیْحٌ، فُصُوْلٌ ثَلاَثَۃٌ، اَلْحَجَرُ الْأَسْوَدُ.

فوائد وقواعد:

۱۔مرکب توصیفی کے پہلے جزء کو "موصوف" اور دوسرے جزء کو "صفت" کہتے ہیں۔

۲۔مرکب توصیفی میں پہلا جزء اسمِ ذات[1] ہوتا ہے اور دوسرا جزء اسمِ صفت۔ جیسے مذکورہ بالا مثالوں میں نظر آرہا ہے۔

۳۔ دو معرفہ یا دو نکرہ اکٹھے آجائیں اور ان میں پہلا اسم ذات اور دوسرا اسم صفت ہو تو عموماً پہلا موصوف اور دوسرا صفت ہوتا ہے۔ جیسے: اَلرَّجُلُ الْمُجْتَھِدُ، رَجُلٌ مُجْتَھِدٌ.

٤۔اسم منسوب صفت کے حکم میں ہے، لہٰذا یہ جہاں بھی آئے گا صفت بنے گا چاہے اس کا موصوف مذکور ہو یا محذوف۔ جیسے: جَاءَ زَیْدُنِ الْبُغْدَادِیُّ، جَاءَ بَغْدَادِیٌّ.

٥۔ضمیریں نہ موصوف بن سکتی ہیں نہ صفت، اسی طرح علَم بھی کسی کی صفت نہیں بنتا۔

٦۔اگر معدود کے بعد اسم عدد واقع ہو تو اسم عدد صفت بنتا ہے۔ جیسے: نَفْخَۃٌ وَاحِدَۃٌ، عُلُوْمٌ ثَلاَثَۃٌ.

[1]......اسمِ ذات سے مراد وہ اسم ہے جو کسی جاندار یا بے جان چیز کا اپنا نام ہو. جیسے شَاۃٌ ،رَجُلٌ ، کتابٌ وغیرہ۔

۷۔صفت موصوف سے مقدم نہیں ہوسکتی۔

۸۔مرکب توصیفی پورا جملہ نہیں ہوتا بلکہ جملہ کا جزء بنتا ہے۔

۹۔صفت دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے: اِفراد، تثنیہ وجمع میں جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلاَنِ عَالِمَانِ، رِجَالٌ عَالِمُوْنَ، اعراب میں جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلاً عَالِماً، رَجُلٍ عَالِمٍ، تذکیروتانیث میں جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ، اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ، تعریف وتنکیر میں جیسے: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ، رَجُلٌ عَالِمٌ.

البتہ بیک وقت صرف چار چیزوں میں مطابقت پائی جائے گی: (۱)اِفراد میں، (۲)اعراب میں، (۳)تذکیر یا تانیث میں اور (۴)تعریف یا تنکیر میں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: درج ذیل الفاظ کا ترجمہ کریں اور موصوف، صفت الگ الگ کریں۔

۱.طِفْلٌ جَمِيْلٌ ۲.بَيْتٌ نَظِيْفٌ ۳.اَلْمَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَةُ ٤.رَجُلٌ طَوِيْلٌ ٥.كُتُبٌ مُفِيْدَةٌ ٦.رَجُلاَنِ عَالِمَانِ ۷.رِجَالٌ عَالِمُوْنَ ۸.بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ ۹.اَلرَّجُلُ الْمُسْلِمُ ۱۰.غُرْفَةٌ وَاسِعَةٌ ۱۱.اَلْحَدِيْقَةُ الْمُثْمِرَةُ ۱۲.رُمَّانٌ حُلْوٌ.

سوال نمبر2: درج ذیل الفاظ کی عربی بنائیں۔

۱۔لمبا درخت ۲۔کھلا ہوا دروازہ ۳۔پھل دار درخت ٤۔میٹھا سیب ٥۔بڑا آدمی ٦۔بہادر آدمی ۷۔عالمہ عورت ۸۔دوخوبصورت بچے ۹۔چھوٹے بچے ۱۰۔کمزور آدمی۔

سبق نمبر: 15

﴿......بقیہ مرکبات ناقصہ کا بیان......﴾

مرکب بنائی کی تعریف:

وہ مرکب ناقص جس کا دوسرا جزء حرف عطف کو شامل ہو۔ جیسے: أَحَدَ عَشَرَ یہ اصل میں أَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا۔ اسے ''مرکب تعدادی'' بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ:

مرکب بنائی کے دونوں جزء مبنی برفتحہ ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے؛ کہ اس کا دوسرا جزء تو مبنی بر فتح ہی ہوتا ہے مگر پہلا جزء معرب ہوگا، اس کی حالت رفعی الف سے اور حالت نصبی وجری یاء سے آئے گی۔ جیسے: ھٰذِہِ اثْنَاعَشَرَ کِتَاباً، رَأَیْتُ اثْنَيْ عَشَرَ کِتَاباً.

مرکب منع صرف کی تعریف:

وہ مرکب جس میں دو کلمات کو بغیر اضافت اور اسناد کے ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور ان میں دوسرا کلمہ نہ صوت ہو اور نہ کسی حرفِ عطف کو متضمن ہو۔ جیسے: بَعْلَبَکُّ[1]. اسے ''مرکب مزجی'' بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ:

مرکب منع صرف کا پہلا جزء مبنی برفتحہ اور دوسرا جزء معرب باعراب غیر منصرف ہوتا ہے۔

---

1 ......بعل ایک بت کا نام ہے اور بک ایک بادشاہ کا نام ہے جو اسے پوجا کرتا تھا، دونوں کو ملا کر ایک شہر کا نام رکھ دیا گیا۔

مرکب صوتی کی تعریف:

وہ مرکب ناقص جس سے کسی جاندار کو بلایا جائے یا جاندار یا بے جان کی آواز کو نقل کیا جائے۔ جیسے: نِخُ نِخُ (اونٹ کو بٹھانے کی آواز) غَاقِ غَاقِ (کوے کی آواز)۔

تنبیہ:

یہ تمام مرکبات ناقصہ مکمل جملہ نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ جملے کا جزء بنتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے مرکب تعدادی، مرکب مزجی اور مرکب صوتی علیحدہ علیحدہ کریں۔

۱۔ أَحَدَ عَشَرَ ۲۔ بَعْلَبَکُّ ۳۔ غَاقِ غَاقِ ٤۔ نِخُ نِخُ ۵۔ ثَلاَ ثَةَ عَشَرَ ٦۔ سِيْبَوَيْهِ ۷۔ أُحْ أُحْ ۸۔ مَعْدِيْكَرِبُ ۹۔ ثَلٰثٌ وَعِشْرُوْنَ ۱۰۔ حَضْرَ مَوْتَ۔

❁……❁……❁……❁

❁……رسم الألف……❁

ذكر المصنف مسألة من مسائل الكتابة: في كيفية رسم الألف المتطرفة فإن كانت رابعة فصاعدًا رسمت ياء نحو: استدعى، المصطفى، إلا إن كان قبلها ياء فترسم ألفًا مثل: دنيا، محيا، أحيا كراهةَ اجتماع ياء ين في الخط إلا (يحيى) علمًا فيرسم ياء فرقًا بين كونه علمًا وكونه فعلاً، لأنه إذا كان فعلاً يكتب بالألف نحو: وسميته يحيى ليحيا. (تعجيل الندى بشرح قطر الندى)

سبق نمبر: 16

﴿......جملۂ اسمیہ کا بیان......﴾

جملۂ اسمیہ کی تعریف:

وہ جملہ جو مبتدأ اور خبر سے مرکب ہو۔ جیسے: زَیْدٌ عَاقِلٌ، زَیْدٌ فَحَصَ الْمَرِیْضَ (زید نے مریض کا معائنہ کیا)۔

مبتدأ و خبر کے بعض احکام:

١۔ وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اگر مسند الیہ ہو تو اسے ''مبتدأ'' اور اگر مسند ہو تو اسے ''خبر'' کہتے ہیں۔ جسے مذکورہ بالا مثالوں میں لفظ زَیْدٌ مبتدأ جبکہ عَاقِلٌ اور فَحَصَ الْمَرِیْض خبر ہیں۔

٢۔ مبتدأ اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ، کبھی نکرہ مخصوصہ بھی مبتدأ بن جاتا ہے۔ جیسے: طِفْلٌ صَغِیْرٌ جَمِیْلٌ (چھوٹا بچہ خوبصورت ہے)۔

٣۔ ایک مبتدأ کی کئی خبریں بھی ہوسکتی ہیں۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ صَالِحٌ.

٤۔ فعل مضارع اَنْ کے ساتھ ہو اور اس کے بعد کوئی اسم نکرہ آجائے تو فعل مضارع کو مصدر کی تاویل میں کر کے مبتدأ بنائیں گے اور اسم نکرہ کو خبر۔ جیسے: اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَکُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے).

٥۔ مبتدأ کی خبر کبھی مفرد ہوتی ہے اور کبھی جملہ۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ، بَکْرٌ یَأْکُلُ الطَّعَامَ. (بکر کھانا کھاتا ہے)۔

٦۔ خبر اگر جملہ ہو تو اس میں عائد کا ہونا ضروری ہے جو مبتدأ کی طرف

1 2

لے، یہ عائد عموماً ضمیر ہوتی ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ تذکیر و تانیث اور افراد و تثنیہ و جمع میں مبتدأ کے مطابق ہو۔ جیسے: زَیْدٌ ضَرَبَ، اَلزَّیْدَانِ ضَرَبَا، اَلزَّیْدُوْنَ ضَرَبُوْا، هِنْدٌ ضَرَبَتْ.

۷۔ خبر کبھی ظرف یا جار مجرور بھی ہوتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ فِی الدَّارِ، اَلْکِتَابُ فَوْقَ الدُّوْلَابِ (کتاب الماری کے اوپر ہے)۔

۸۔ اگر ظرف یا جار مجرور کا متعلّق عبارت میں لفظاً موجود ہو تو انہیں ''ظرفِ لغو'' اور اگر لفظاً موجود نہ ہو تو انہیں ''ظرفِ مستقر'' کہتے ہیں۔

۹۔ اگر جملے کے شروع میں ظرف یا جار مجرور آجائیں اور بعد میں اسم آرہا ہو تو ظرف یا جار مجرور ''خبر مقدم'' اور اسم ''مبتدأ مؤخر'' کہلائے گا۔ جیسے: فِي الدَّارِ رَجُلٌ.

مبتدأ و خبر میں مطابقت کی شرائط:

درج ذیل شرائط کے ساتھ مبتدأ و خبر میں تذکیر و تانیث، وحدت و تثنیہ و جمع کے اعتبار سے مطابقت ضروری ہے:

۱۔ جب خبر اسم مشتق یا اسم منسوب ہو۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ، زَیْدٌ مَدَنِیٌّ.

۲۔ خبر میں ایسی ضمیر ہو جو مبتدأ کی طرف راجع ہو۔ جیسے مذکورہ مثالوں میں۔

۳۔ خبر اسم تفضیل مستعمل بِمِنْ نہ ہو۔

٤۔ خبر ایسا صیغہ نہ ہو جو مؤنث کے ساتھ خاص ہو۔

۵۔ خبر ایسا صیغہ نہ ہو جو مذکر و مؤنث میں مشترک ہو۔

لہٰذا آنیوالی صورتوں میں مطابقت ضروری نہیں:

3 4

۱۔خبراسم مشتق یااسم منسوب نہ ہو۔جیسے:اَلرَّجُلُ أَسَدٌ، اَلْاِمْرَأَۃُ أَسَدٌ.

۲۔خبرمیں ایسی ضمیرنہ ہوجومبتدأ کی طرف راجع ہو۔جیسے:اَلْکَلِمَۃُ اِسْمٌ الخ.

۳۔خبراسم تفضیل مستعمل بِمِنْ ہو۔جیسے:اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ میں لفظ خَیْرٌ.

٤۔خبرایسا صیغہ ہوجوصرف مؤنث کے ساتھ خاص ہو۔جیسے:اَلْمَرْأَۃُ طَالِقٌ.

۵۔خبرایسا صیغہ ہوجومذکر ومؤنث میں مشترک (یکساں مستعمل) ہو۔جیسے: اَلرَّجُلُ جَرِیْحٌ، اَلْاِمْرَأَۃُ جَرِیْحٌ.

تقدیمِ مبتدأ کی وجوبی صورتیں:

درج ذیل صورتوں میں مبتدأ کوخبر پرمقدم کرناواجب ہے:

۱۔جب مبتدأاورخبردونوں معرفہ ہوں۔جیسے:زَیْدُنِ الْمُنْطَلِقُ.

۲۔جب مبتدأخبردونوں نکرہ مخصوصہ ہوں۔جیسے:غُلَامُ رَجُلٍ صَالِحٍ خَیْرٌ مِنکَ.

۳۔جب خبرجملہ فعلیہ ہو۔جیسے:زَیْدٌ قَامَ أَبُوْہُ.

٤۔جب مبتدأایسے کلمے پرمشتمل ہوجسے ابتداءِ کلام میں لاناواجب ہے[1]۔جیسے: مَن أَبُوْکَ؟

☆☆☆☆☆

---

1 ......وہ کلمات جن کومقدم لاناواجب ہے یہ ہیں:۱۔اسمائے استفہام۔جیسے:مَنْ أَبُوْکَ؟ ۲۔اسمائے شرط۔جیسے: مَنْ جَاءَ فَھُوَ مُکْرَمٌ. ۳۔جب اسم کسی ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جس کے لیے صدرکلام ضروری ہے۔جیسے:غُلَامُ مَنْ قَامَ؟ (کس کاغلام کھڑاہوا؟) ٤۔وہ مبتدأجسے ایسی چیزکے درجے میں اتاردیاگیاہوجس کے لیے صدرکلام ضروری ہو۔جیسے:اَلَّذِیْ یَأْتِیْنِیْ فَلَہٗ دِرْھَمٌ. اس میں اسم موصول کوشرط کے درجے میں اتاراگیاہےاورشرط کے لیے صدرکلام ضروری ہوتاہے۔۵۔ضمیرشان اورضمیرقصہ۔جیسے: ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ، ھِیَ ھِنْدٌ

2 1

مشق

سوال نمبر1: مبتدا اور خبر کی پہچان کریں اور ترجمہ فرمائیں۔

١ .تَدْخِيْنُ السِّيْجَارَةِ مُضِرٌّ لِلصِّحَّةِ ٢ .رَجُلٌ كَبِيْرٌ قَائِمٌ ٣ .اَنْ تَذْهَبُوْا اِلَى الْمَدْرَسَةِ مُوَاظَبَةً خَيْرٌ لَكُمْ ٤ .فِي الدَّارِ رَجُلٌ ٥ .اَلرَّجُلُ أَخُوْهُ قَائِمٌ ٦ .خَادِمُ زَيْدٍ عَاقِلٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ ٧ .زَيْدٌ بَغْدَادِيٌّ ٨ .اَلْمَرْأَةُ عَالِمَةٌ ٩ .اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ١٠ .زَيْدٌ قَامَ أَبُوْهُ ١١ .مَنْ جَارُكَ؟ ١٢ .اَلَّذِىْ يَتَنَاوَلُ الْفُطُوْرَ فَلَهُ رُوْبِيَّةٌ.

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں۔

١ .زَيْدٌ فَاضِلٌ صَالِحٌ ٢ .زَيْدٌ فِي الدَّارِ ٣ .فِي الدَّارِ طَاؤُوْسٌ ٤ .رَجُلٌ جَمِيْلٌ جَاءَ ٥ .فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَاءِ ٦ .حَامِدٌ ذَهَبَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ ٧ .اَلْكَاسِبُ حَبِيْبُ اللّٰهِ ٨ .اَلْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ٩ .اَلْمُسْلِمُ يَعْبُدُ اللّٰهَ ١٠ زَيْدٌ يُصَلِّىْ فِي الْمَسْجِدِ ١١ .زَيْدٌ يَتَعَلَّمُ فِي الْمَدْرَسَةِ.

سوال نمبر3: درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

١. کاشف مسلمان ہے۔ ٢. عمران مسجد میں ہے۔ ٣. زید اچھا لڑکا ہے۔ ٤. چھوٹا بچہ ذہین ہے۔ ٥. عابد حافظِ قرآن ہے۔ ٦. باغ میں پرندے ہیں۔ ٧. اچھا انسان کامیاب ہے۔ ٨. حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ ٩. عاطف بہت نیک بچہ ہے۔ ١٠. علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔

3 4

سبق نمبر: 17

﴿......جملہ فعلیہ کا بیان......﴾

جملہ فعلیہ کی تعریف:

وہ جملہ جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ.

فائدہ:

(۱) فعل کو ''مسند'' اور فاعل کو ''مسند الیہ'' کہتے ہیں۔

(۲) ہر فعل چاہے لازم ہو یا متعدی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے[1] اور متعدی ہو تو فاعل کو رفع دینے کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے۔ جیسے: شَرِبَ الْوَلَدُ اللَّبَنَ.

فاعل کی تعریف:

وہ اسم جس سے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل (اسم فاعل، صفت مشبہ، اسم تفضیل یا مصدر) آجائے اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ، میں زید اور زَیْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْہُ میں أبوہ.

فاعل کی اقسام

فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے: لَمَعَ الْبَرْقُ (بجلی چمکی) میں اَلْبَرْقُ اسے ''مُظْہَر'' بھی کہتے ہیں.

کبھی اسم ضمیر ہوتا ہے خواہ بارز ہو یا مستتر۔ جیسے: ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر بارز فاعل ہے

1 ...... بعض اوقات فاعل لفظاً مجرور ہوتا ہے مگر محلاً وہ مرفوع ہی کہلائے گا۔ جیسے: کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا. (اللہ تعالیٰ کافی ہے از روئے گواہ کے)

2 زَیْدٌ ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر مستتر فاعل ہے،اسے ''مُضْمَر'' بھی کہتے ہیں۔اور کبھی 1

فاعل مصدر کی تاویل میں ہوتا ہے۔جیسے:أَعْجَبَنِیْ أَنْ تَجْتَھِدَ. (مجھے تمہارے محنت کرنے نے حیرت میں ڈالا) اس میں أَنْ تَجْتَھِدَ مصدر کی تاویل میں ہوکر فاعل واقع ہورہا ہے۔اسی طرح بَلَغَنِیْ أَنَّکَ عَالِمٌ. اس میں أَنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مل کر فاعل بن رہا ہے۔

فعل کی فاعل کے ساتھ مطابقت کا بیان

درج ذیل صورتوں میں فعل کو مذکر لانا واجب ہے :

۱ ۔جب فاعل مذکر ہو۔جیسے:جَلَسَ وَلَدٌ.

۲ ۔جب فاعل مؤنث حقیقی ہولیکن فعل اور فاعل کے درمیان اِلاَّ کا فاصلہ آجائے جیسے:مَا نَصَرَ اِلاَّ فَاطِمَۃُ.

درج ذیل صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا واجب ہے :

۱ ۔جب فاعل مؤنث حقیقی ہواور فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہوجیسے: قَالَتْ اِمْرَأَۃٌ.

۲ ۔جب فاعل ضمیر ہواور مؤنث حقیقی یا غیر حقیقی کی طرف لوٹ رہی ہو۔جیسے: ھِنْدٌ قَامَتْ،اور اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ.

درج ذیل صورتوں میں فعل کو مذکر ومؤ نث دونوں طرح لانا جائز ہے :

۱ ۔جب فاعل مؤنث حقیقی ہواور فعل وفاعل کے درمیان اِلاَّ کے علاوہ کسی اور کلمے سے فاصلہ آجائے۔جیسے:جَاءَ الْیَوْمَ فَاطِمَۃُ،اور جَاءَ تِ الْیَوْمَ فَاطِمَۃُ.

3 4

۲۔جب فاعل مؤنث لفظی ہو جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ. اسی طرح اِمْتَلَأَ الْحَدِیْقَةُ بِالْأَزْهَارِ اور اِمْتَلأَتِ الْحَدِیْقَةُ بِالْأَزْهَارِ (باغ کلیوں سے بھر گیا)

۳۔جب فاعل جمع مکسر ہو۔جیسے: جَاءَ الرِّجَالُ اور جَاءَ ت الرِّجَالُ اسی طرح قَالَ نِسْوَةٌ اور قَالَتْ نِسْوَةٌ.

٤۔جب فاعل ضمیر ہو اور اس کا مرجع مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو۔جیسے: اَلرِّجَالُ ذَهَبَتْ اور اَلرِّجَالُ ذَهَبُوْا.

۵۔جب فاعل اسم جمع ہو۔جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اور جَاءَ تِ الْقَوْمُ.

تنبیہ:

اجزاءِ کلام کی ترتیب میں اصل یہ ہے کہ پہلے فعل آئے پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول آئے۔جیسے: اَکَلَتِ الْبِنْتُ الْخُبْزَ. مگر کبھی مفعول کو (جوازاً یا وجوباً) فاعل پر مقدم کر دیا جاتا ہے۔جیسے: أَکْرَمَ عَمْرواً زَیْدٌ. اور کبھی فعل پر بھی مقدم کر دیا جاتا ہے۔جیسے: زَیْداً ضَرَبْتُ. البتہ فعل پر فاعل کی تقدیم جائز نہیں۔

درج ذیل صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا ضروری ہے:

۱۔جب فاعل ضمیر مرفوع متصل ہو۔جیسے: أَکَلْتُ خُبْزاً.

۲۔جب فاعل اور مفعول میں اعراب اور قرینہ[1] دونوں مُنتفِی ہوں جو ان

---

1 ......قرینہ وہ چیز کہلاتی ہے جو بغیر وضع کے کسی شئی پر دلالت کرے۔جیسے: أَکَلَ الْکُمَّثْرٰی یَحْیٰ. میں الْکُمَّثْرٰی کا ازقبیل مأکول اور یَحْیٰ کا ازقبیل آکل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یَحْیٰ فاعل ہے اور اَلْکُمَّثْرٰی مفعول ہے۔اسی طرح ضَرَبَتِ الْفَتٰی الْحُبْلٰی. میں فعل کا مؤنث ہونا اس بات پر دلالت کررہا ہے کہ فاعل اَلْحُبْلٰی ہے اور مفعول اَلْفَتٰی ہے۔پہلی مثال میں قرینہ معنویہ ہے اور دوسری مثال میں قرینہ لفظیہ ہے۔

2 ان میں سے کسی ایک کے فاعل اور ایک کے مفعول ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے: لَقِیَ 1

مُوْسٰی عِیْسٰی (موسیٰ نے عیسیٰ سے ملاقات کی)۔ یہاں مُوْسٰی کو فاعل بنانا واجب ہے۔

۳۔ جب مفعول اِلَّا کے بعد واقع ہورہا ہو۔ جیسے: مَا اَکَلَ زَیْدٌ اِلَّا زُبْدًا (زید نے صرف مکھن کھایا)۔

درج ذیل صورتوں میں مفعول کو فاعل پر مقدم کرنا ضروری ہے:

۱۔ جب مفعول ضمیر منصوب متصل ہو اور فاعل اسم ظاہر ہو۔ جیسے: جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ.

۲۔ جب فاعل اِلَّا کے بعد واقع ہورہا ہو۔ جیسے: مَا قَطَفَ الْاَزْھَارَ اِلَّا الْاَوْلَادُ (کلیاں بچوں نے ہی توڑیں)۔

۳۔ جب فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو۔ جیسے: ضَرَبَ لِصًّا رَفِیْقُہٗ (چور کو اس کے دوست نے مارا)۔

فائدہ:

جب فاعل یا مفعول میں سے کسی کو وجوباً مقدم کرنے کی صورتوں میں سے کوئی بھی صورت نہ پائی جائے تو ان دونوں میں تقدیم وتاخیر جائز ہے۔ جیسے: رَأٰی زَیْدٌ الْجَامُوْسَ یا رَأٰی الْجَامُوْسَ زَیْدٌ، اَکَلَ یَحْیٰی الْکُمَّثْرٰی یا اَکَلَ الْکُمَّثْرٰی یَحْیٰی، ضَرَبَتِ الْحُبْلٰی الْفَتٰی یا ضَرَبَتِ الْفَتٰی الْحُبْلٰی.

فعل، فاعل اور مفعول کا حذف:

۱۔ جب حذفِ فعل پر کوئی قرینہ (ایسا امر جو فعل محذوف پر دلالت کرے) پایا

3 جائے تو فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی سوال کرے: مَنْ جَاءَ؟ اور اس کے جواب 4

صرف: زَیْدٌ کہاجائے تواس سے پہلے جَـاءَ فعل محذوف ہوگااورزَیْـدٌ اس کافاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔اور فعلِ محذوف پر قرینہ سوال ہوگا کیونکہ جو چیز سوال میں مذکور ہوتی ہے وہ جواب میں بھی ملحوظ ہوتی ہے۔

۲۔اگر فاعل ایسے کلمہ کے بعد آجائے جوصرف فعلوں پر داخل ہوتے ہیں[1] تو فعل کا حذف کرنا واجب ہے۔جیسے آیت کریمہ: ﴿وَاِنْ اَحَـدٌ مِّـنَ الْـمُشْـرِكِيْـنَ اسْتَجَارَكَ ﴾ یہاں اَحَدٌ سے پہلے اِسْتَجَارَكَ فعل محذوف ہے جس کی تفسیر بعد والا اِسْتَجَارَكَ کررہاہے۔

۳۔جب سوال کے جواب میں صرف نَـعَـمْ یا بَـلٰـی کہاجائے توسوال میں جو فعل، فاعل اور مفعول مذکور ہوں گے سب محذوف مانے جائیں گے۔جیسے:أَ أَيْـقَظَ زَيْـدٌ بَكْراً لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ ؟ (کیا زید نے بکر کو نمازِ فجر کے لئے جگایا؟) کے جواب میں نَعَمْ یا بَلٰی کہا تو فعل، فاعل اور مفعول تینوں محذوف ہوں گے۔

چند ترکیبی قواعد:

۱۔بذریعہ عطف ایک فعل کے کئی فاعل ہوسکتے ہیں۔جیسے: جَـاءَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ وَخَالِدٌ. میں جَاءَ فعل، زَيْدٌ معطوف علیہ، واؤعاطفہ، بَكْرٌ معطوف اول، واؤعاطفہ ،خَـالِدٌ معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

۲۔فعل کا فاعل کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی مرکب توصیفی واضافی وغیرہ۔

---

1 ......اس سے مراد حروف تحضیض اور کلمات شرط وجزاء ہیں۔جیسے: هَلَّا، اَلَّا، لَـوْمَـا اوراِنْ، لَوْ وغیرہا۔

جیسے:جاءَ زَیْدٌ میں جاءَ فعل زَیْدٌ فاعل،فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔ جاءَ طَعَامُ زَیْدٍ میں جاءَ فعل طَعَامُ مضاف،زَیْدٍ مضاف الیہ دونوں ملکرمرکب اضافی ہوکر فاعل،فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔ جاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں جاءَ فعل،رَجُلٌ موصوف،عَالِمٌ صفت ،دونوں ملکرمرکب توصیفی ہوکر فاعل،فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: تذکیروتانیث کاخیال رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل اسماء کے ساتھ مناسب افعال لگائیں۔

١ .اَلرَّجُلُ. ٢ .هِنْدٌ. ٣ .فَاطِمَةُ. ٤ .اَلْأُسْتَاذُ. ٥ .اَلرِّجَالُ. ٦ .اَلْبِنْتُ. ٧ .طِفْلَانِ. ٨ .مُسْلِمَاتٌ. ٩ .مُسْلِمُوْنَ. ١٠ .طَائِرٌ. ١١ .اَلْأُمَرَاءُ. ١٢ .عُلَمَاءُ.

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اورترجمہ کریں۔

١ .جَاءَ خَالِدٌ ٢ .ضَرَبَ أَبُوْهُ ٣ .نَصَرَ خَالِدٌ وَ زَیْدٌ ٤ .سَمِعَ غُلَامُ زَیْدٍ صَوْتَهُ ٥ .رَاٰنِیْ زَیْدٌ وَأَبُوْهُ ٦ .خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ٧ .اِذْهَبْ اِلَی الْمَدْرَسَةِ ٨ .جَاءَ الْمُصَلِّی فِی الْمَسْجِدِ ٩ .اِشْتَرٰی زَیْدٌ ثَوْبًا ١٠ . رَاٰی زَیْدٌ أَبَاهُ.

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

١ ۔زیدنے مارا ٢ ۔زیدنے کتاب پرمہرلگائی ٣ ۔خالدنے اپنے ابوکی مددکی ٤ ۔زیدمسجدکی طرف گیا ٥ ۔زیداوراس کے ابونے مدرسہ دیکھا ٦ ۔مدرسہ جاؤ ٧ ۔بکرنے کتاب خریدی ٨ ۔عمرنے قرآن سنا ٩ ۔زیدکے ابونے اسے مارا۔ ١٠ ۔مجھے کتاب اچھی لگتی ہے۔

سبق نمبر: 18

﴿......غیر منصرف کا بیان......﴾

غیر منصرف کی تعریف:

وہ اسم معرب جس میں منع صرف کے اسباب میں سے کوئی دوسبب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔ جیسے: عُمَرُ، عَائِشَةُ، وغیرہ.

غیر منصرف کا حکم:

غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر نہ تنوین آتی ہے نہ کسرہ۔ جیسے: جَاءَ عُثْمَانُ، مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ اور ھٰذِهِ مَسَاجِدُ، رَأَيْتُ مَسَاجِدَ، مَرَرْتُ بِمَسَاجِدَ. ان مثالوں میں عثمان اور مساجد غیر منصرف ہیں اسی لئے ان کا آخر کسرہ اور تنوین سے خالی ہے۔

تنبیہ:

اگر کسی اسم غیر منصرف پر الف لام داخل ہوجائے یا کسی اسم کی طرف اس کی اضافت کردی جائے تو ان دونوں صورتوں میں اس پر کسرہ آسکتا ہے۔ جیسے: مَرَرْتُ بِالْمَسَاجِدِ، أُصَلِّيْ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ.

اسباب منع صرف:

اسباب منع صرف نو ہیں: (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) تعریف (۵) عجمہ (۶) ترکیب (۷) وزن فعل (۸) الف نون زائدتان (۹) جمع۔

فائدہ:

ان اسباب میں سے دو سبب (جمع اور تانیث بالالف) دو دو اسباب کے قائم مقام ہیں۔

اسباب منع صرف کی تعریفات اور شرائط

(۱)عدل کی تعریف:

کسی اسم کا بغیر کسی قاعدۂ صرفی کے اپنے صیغے سے دوسرے صیغے کی طرف پھیرا ہوا ہونا۔ جیسے: ثُلٰثُ (تین تین) ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ سے اور عُمَرُ (نام) عَامِرٌ سے بغیر کسی قاعدۂ صرفی کے پھیرا گیا ہے.

فائدہ:

جو اسم دوسرے صیغے سے پھیرا گیا ہو اسے ''معدول'' اور جس صیغے سے پھیرا گیا ہو یا بنایا گیا ہو اسے ''معدول عنہ'' کہتے ہیں۔ جیسے مذکورہ مثالوں میں ثُلٰثُ اور عُمَرُ معدول اور ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ اور عَامِرٌ معدول عنہ ہیں۔

عدل کی دو قسمیں ہیں: ۱۔عدل تحقیقی ۲۔عدل تقدیری.

۱۔عدل تحقیقی کی تعریف:

وہ اسم معدول جس میں (غیر منصرف ہونے کے علاوہ) اصلی صیغے سے معدول ہونے کی دلیل موجود ہو۔ جیسے: ثُلٰثُ.

توضیح:

ثُلٰثُ کا معنی ہے: ''تین تین'' اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ ہے؛ کیونکہ ثُلٰثُ میں معنی کی تکرار ہے اور معنی کی تکرار لفظ کی تکرار پر دلالت کرتی ہے اس دلیل سے معلوم ہوا کہ ثُلٰثُ، ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ سے معدول ہے۔

فائدہ:

ایک سے لے کر دس تک کے اعداد جب فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر ہوں تو ان میں عدل تحقیقی ہوگا۔ جیسے: أُحَادُ، مَوْحَدُ، رُبَاعُ، مَرْبَعُ، عُشَارُ، مَعْشَرُ وغیرہ۔

عدل تقدیری کی تعریف:

وہ اسم معدول جس میں (غیر منصرف ہونے کے علاوہ) اصلی صیغے سے معدول ہونے کی دلیل موجود نہ ہو۔ جیسے: عُمَرُ، زُفَرُ.

توضیح:

یہ دونوں عَامِرٌ اور زَافِرٌ سے معدول ہیں مگر ان میں غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ یہ عامر اور زافر سے معدول ہیں۔ مگر چونکہ اہل عرب ان کو غیر منصرف استعمال کرتے ہیں اور ان میں سوائے علمیت کے اور کوئی دوسرا سبب بھی نہیں پایا جا رہا ہے اور ایک سبب سے کوئی اسم غیر منصرف نہیں ہوتا لہذا اس میں دوسرا سبب عدل فرض کرلیا گیا ہے اور عُمَرُ کو عَامِرٌ سے اور زُفَرُ کو زَافِرٌ سے معدول مان لیا گیا۔

تنبیہ:

عدل کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے کوئی شرط نہیں۔

(۲) وصف کی تعریف:

اسم کا ایسی ذات پر دلالت کرنے والا ہونا جس کے ساتھ اس کی کوئی صفت بھی ماخوذ ہو۔ جیسے: أَحْمَرُ (سرخ)۔

توضیح:

لفظ أَحْمَرُ ایک ایسی ذات پر دلالت کر رہا ہے جس کے ساتھ اس کی ایک صفت یعنی ''سرخ ہونا'' بھی ماخوذ ہے۔ اسی طرح أَخْضَرُ، اَسْوَدُ وغیرہ ہیں۔

وصف کی شرط:

وصف کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو۔ یعنی اس کی وضع ہی وصفی معنی کے لیے ہوئی ہو۔ جیسے: اَبْیَضُ اور اَسْوَدُ وغیرہ۔

فائدہ:

جو اسماء اصل وضع میں وصف ہوتے ہیں وہ یہ ہیں: (۱) صفت مشبہ۔ جیسے: اَحْمَرُ، حَسَنٌ. (۲) اسم تفضیل۔ جیسے: اَکْمَلُ، اَفْضَلُ. (۳) اسم فاعل۔ جیسے: ذَاهِبٌ، قَائِمٌ. (۴) اسم مفعول۔ جیسے مَضْرُوْبٌ، مَغْسُوْلٌ. (۵) ایک سے لیکر دس تک وہ اسماء اعداد جو فُعَال یا مَفْعَلُ کے وزن پر معدول ہوں۔ جیسے: اُحَادُ، مَوْحَدُ، ثُنَاءُ، مَثْنٰی، ثُلٰثُ، مَثْلَثُ وغیرہ۔

تنبیہ:

مذکورہ تمام اسماء میں ایک سبب وصف پایا جا رہا ہے اور جن اسماء میں دوسرا سبب بھی پایا جا رہا ہے وہ غیر منصرف ہوں گے۔ جیسے نمبر 2، نمبر 5 کی تمام مثالوں اور نمبر 1 کی پہلی مثال میں۔ اور جن میں دوسرا سبب نہیں پایا جا رہا وہ منصرف ہوں گے۔ جیسے باقی مثالوں میں کیونکہ ایک سبب سے اسم ''غیر منصرف'' نہیں ہوتا۔

(۳) تانیث کی تعریف:

کسی اسم کا مؤنث ہونا۔ جیسے: طَلْحَةُ، هِنْدٌ.

وضاحت:

علامت تانیث کبھی لفظاً ہوتی ہے اور کبھی معنی، لفظاً علامت تانیث تین طرح کی ہوتی ہیں جیسا کہ تانیث کے سبق میں گزرا۔

اور معنیً علامت تانیث صرف ایک ہوتی ہے اور وہ ''ۃ'' مقدرہ ہے۔ جیسے: قَدَمٌ، دَارٌ وغیرہ میں۔

فائدہ:

(۱) وہ تانیث جس میں علامت تانیث الف مقصورہ یاالف ممدودہ ہو اسے ''تانیث بالالف'' کہتے ہیں۔اور جس میں علامت تانیث ''ۃ'' لفظاً ہواسے'' تانیث لفظی'' کہتے ہیں۔اور جس میں تقدیراً ہواسے'' تانیث معنوی'' کہتے ہیں۔

شرائط:

(۱) تانیث بالالف (چاہے الف ممدودہ کے ساتھ ہو یاالف مقصورہ کے ساتھ) دوسببوں کے قائم مقام ہوتی ہےاوراس کےمنع صرف کا سبب بننے کے لیے کوئی شرط بھی نہیں ہے۔

(۲) تانیث لفظی کے منع صرف کا سبب بننے کے لیےاسمِ مؤنث کاعلم ہوناشرط ہے۔جیسے:طَلْحَۃُ، فَاطِمَۃُ.

(۳) تانیث معنوی میں جوازِ منعِ صرف کے لیےمؤنث کاعلم ہوناشرط ہے،اوراگر اس کےساتھ درج ذیل تین چیزوں میں سےکوئی چیز پائی جائےتواسے غیرمنصرف پڑھنا واجب ہوجائےگا:

۱۔وہ اسم تین حروف سےزائدحروف پر مشتمل ہو۔جیسے:زَیْـنَـبُ. ۲۔اگروہ اسم تین حرفی ہوتومتحرک الاوسط ہو۔جیسے:سَــقَـرُ. ۳۔وہ اسم عجمہ ہو۔جیسے: مَـاہُ، جُـوْرُ (شہروں کےنام)۔

(٤) تعریف کی تعریف:

کسی اسم کا معرفہ ہونا۔جیسے:أَحْمَدُ، زَیْنَبُ وغیرہ۔

تعریف کی شرط:

تعریف کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے اسم کا علم ہونا شرط ہے۔

(۵) عجمہ کی تعریف:

کسی اسم کا غیر عربی ہونا۔ جیسے: اِبْرَاھِیْمُ، اِسْمٰعِیْلُ وغیرہ.

عجمہ کی شرط:

عجمہ کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے دو شرطیں ہیں: ۱۔ اسم، لغتِ عجم میں علَم ہو۔ جیسے: اِبْـرَاھِیْـمُ. ۲۔ وہ اسم یا تو زائد علی الثلثۃ ہو۔ جیسے مثال مذکور میں، یا ثلاثی ہو تو متحرک الاوسط ہو۔ جیسے: شَتَرُ (قلعہ کا نام)۔

(٦) ترکیب کی تعریف:

دو یا اس سے زائد اسماء کا ملکر ایک ہو جانا۔ جیسے: بَعْلَبَکُّ، مَعْدِیْکَرِبُ.

توضیح:

اس میں بَـعْـلُ اور بَکٌّ اسی طرح مَـعْـدِیْ اور کَـرِبُ کو ملا کر ایک کلمہ بنا دیا گیا ہے۔ اول ایک شہر کا نام ہے اور ثانی ایک شخص کا نام ہے۔

شرائط:

ترکیب کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے چند شرائط ہیں: ۱۔ اسم مرکب کسی کا علم ہو۔ ۲۔ ترکیب بغیر اضافت اور بغیر اسناد کے ہو۔ ۳۔ دوسرا جزء حرف نہ ہو۔ ٤۔ دوسرا جزء حرف عطف کو متضمن (شامل) نہ ہو۔ مذکورہ بالا مثالوں میں یہ تمام شرائط موجود ہیں۔

(۷) وزن فعل کی تعریف:

اسم کا اوزان فعل میں سے کسی وزن پر ہونا۔ جیسے: شَمَّرَ (گھوڑے کا نام)

2　1

توضیح:

شَمَّرَ ' فَعَّلَ کے وزن پر ہے اور فَعَّلَ فعل کے اوزان میں سے ایک وزن ہے۔

شرائط:

وزن فعل کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ وزن فعل ہی کے ساتھ خاص ہو جیسے مذکورہ بالا مثال۔ اور اگر وہ وزن فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو یہ شرط ہے کہ اسم کے شروع میں حروفِ اَتَین (ا، ت، ی، ن) میں سے کوئی حرف ہو۔ جیسے: أَحْمَدُ، یَشْکُرُ وغیرہ۔

فائدہ:

چھ اوزان ایسے ہیں جنھیں فعل کے ساتھ خاص مانا جاتا ہے: (۱) فَعَّلَ (۲) فُعِّلَ (۳) فُعِلَ (۴) فُعْلِلَ (۵) تَفَعْلَلَ (۶) تُفُعْلِلَ. (اَلْمُقَدِّمَۃُ الْبَاسُوْلِیَّہ)

(۸) الف نون زائدتان کی تعریف:

وہ الف نون جو کسی اسم کے آخر میں زائد ہوں۔ جیسے: عُثْمَانُ، نَدْمَانُ (نادم وشرمندہ)

شرائط:

الف نون زائدتان اگر اسم محض (جو صفت نہ ہو) کے آخر میں ہوں تو اس کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو۔ جیسے: عُثْمَانُ، عِمْرَانُ، سَلْمَانُ وغیرہ۔ اور اگر اسم صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اسکی مؤنث میں تانیث نہ آتی ہو۔ جیسے: سَکْرَانُ کہ اس کی مؤنث کے آخر میں تاء تانیث نہیں آتی کیونکہ اس کی تانیث سَکْرٰی ہے۔

3　4

2 1

(ف) جمع کی تعریف:

وہ اسم جو مفرد میں کچھ زیادتی کے ساتھ دو سے زائد افراد پر دلالت کرے۔

جیسے: مَسَاجِدُ، مَصَابِیْحُ وغیرہ۔

شرائط:

جمع کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ جمع منتہی الجموع کے صیغے پر ہو۔ جیسے مذکورہ مثالیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: منصرف وغیر منصرف الگ الگ کریں۔

١. زَیْدٌ. ٢. زُفَرُ. ٣. مَسَاجِدُ. ٤. رِجَالٌ. ٥. ثَلاثَةٌ. ٦. مَثْلَثُ. ٧. رُبَاعُ. ٨. أَرْبَعٌ. ٩. سَوْدَآءُ. ١٠. أَسْوَدُ. ١١. ضَارِبٌ. ١٢. هِنْدٌ. ١٣. زَیْنَبُ. ١٤. نُوحٌ (علیه السلام). ١٥. مَاءٌ. ١٦. مَاهُ. ١٧. اِسْمَاعِیْلُ. ١٨. عَائِشَةُ. ١٩. طَلْحَةُ. ٢٠. فَرَازِنَةٌ. ٢١. أَحْمَدُ. ٢٢. عِمْرَانُ. ٢٣. عُثْمَانُ. ٢٤. أُحَادُ. ٢٥. مِیْکَائِیْلُ. ٢٦. سَکْرَانُ.

سوال نمبر2: مذکورہ بالا اسماء میں سے جو غیر منصرف ہیں ان کے اسباب منع صرف بیان کریں۔

3 4

سبق نمبر: 19

……جملہ انشائیہ کا بیان……

جملۂ انشائیہ کی تعریف:

وہ جملہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے۔ جیسے: زَیِّنْ اَخْلَاقَکَ (اپنے اخلاق سنوارو) لَاتَغْضَبْ عَلٰی اَحَدٍ (کسی پر غصہ مت کرو)۔

جملہ انشائیہ کی اقسام

جملۂ انشائیہ کی مشہور بارہ اقسام ہیں:

۱۔اَمر ۲۔نہی ۳۔اِستفہام ۴۔تَمنّی ۵۔ تَرجّی ۶۔ عُقود

۷۔ عَرض ۸۔نِداء ۹۔ قَسم ۱۰۔تعجُّب ۱۱۔دعا ۱۲۔مَدح وذَم۔

(۱)۔ امر کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس کے ذریعے مخاطَب سے کوئی کام طلب کیا جائے۔ جیسے: اِشْرَبِ اللَّبَنَ.

(۲)۔نہی کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس کے ذریعے کسی کام سے روکا جائے۔ جیسے: لَا تَنْظُرِ الْاَفْلَامَ (فلمیں نہ دیکھ).

(۳)۔استفہام کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس کے ذریعے کوئی بات دریافت کی جائے۔ جیسے: اَ رَضِیَ زَیْدٌ بِاَنْ یَّذْهَبَ اِلَی الْاِجْتِمَاعِ؟ (کیا زید اجتماع میں جانے پر راضی ہو گیا؟)

(۴)۔تمنّی کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس میں کسی محبوب چیز کے حصول کی آرزو پائی جائے خواہ وہ چیز ممکن الحصول ہو۔ جیسے: لَیْتَ زَیْداً یجیٔ (کاش! زید آجائے) یا ناممکن الحصول ہو۔ جیسے کوئی بوڑھا شخص کہے: لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش! جوانی لوٹ آئے)۔

(۵)۔ترجی کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس میں کسی ممکن الحصول چیز کی امید پائی جائے خواہ وہ چیز محبوب ہو۔ جیسے: لَعَلَّ عُمَرَ نَاجِحٌ (شاید عمر کامیاب ہوگا) یا غیر محبوب ہو۔ جیسے: لَعَلَّ زَیْداً رَاسِب (شاید زید ناکام ہوجائے گا)۔

توضیح :

تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ تمنی میں جس چیز کی آرزو پائی جاتی ہے وہ محبوب ہوتی ہے قطع نظر اس سے کہ وہ ممکن ہو یا محال، اور ترجی میں جس چیز کی امید پائی جاتی ہے وہ ممکن ہوتی ہے قطع نظر اس سے کہ وہ محبوب ہو یا مکروہ۔

(۶)۔عقود کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس کے ذریعے کوئی عقد منعقد (طے) کیا جائے۔ جیسے: بِعْتُ (میں نے بیچا) اِشْتَرَیْتُ (میں نے خریدا) نَکَحْتُکِ (میں نے تجھ سے نکاح کیا) حَرَّرْتُ غُلَامِیْ (میں نے اپنے غلام کو آزاد کیا)۔

(۷)۔عرض کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس کے ذریعے کسی کام پر نرمی سے ابھارا جائے۔ جیسے: أَلَاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْراً (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں آتے تا کہ آپ بھلائی کو پہنچیں)۔

توضیح:

عرض میں متکلم، مخاطب کو جس کام پر ابھار رہا ہوتا ہے اسے اس کے کرنے کی امید نہیں ہوتی۔ جیسے آپ کے پاس کوئی مہمان آکر بیٹھتا ہے پھر جب وہ واپس جانے کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو آپ اس سے کہتے ہیں: ''کیا آپ چائے نہیں پئیں گے'' اس موقع پر آپ کو یہ امید نہیں ہوتی کہ وہ آپ کی بات مان لیگا خاص طور پر جب آپ اس کی پہلے ہی خدمت کر چکے ہوں۔

(۸)۔نداء کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس میں بذریعہ حرف نداء مخاطب کی توجہ مطلوب ہو۔ جیسے: یَا زَیْدُ.

(۹)۔قسم کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جو قسم پر مشتمل ہو۔ جیسے: وَاللّٰہِ لَاُفَهِّمَنَّ زَیْداً (اللہ کی قسم! میں ضرور زید کو سمجھاؤں گا)۔

(۱۰)۔تعجب کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس میں کسی چیز پر تعجب کا اظہار کیا جائے۔ جیسے: مَا أَحْسَنَهٗ (وہ کیا ہی حسین ہے!)

(۱۱)۔دعاء کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جو دعاء پر مشتمل ہو۔ جیسے: جَزَاکَ اللّٰهُ خَیْراً، بَارَکَ اللّٰهُ.

(۱۲)۔مدح وذم کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس میں کسی کی تعریف یا برائی کی جائے۔ جیسے: نِعْمَ الصَّبِیُّ بَکْرٌ (بکر کتنا اچھا بچہ ہے) بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید کتنا برا آدمی ہے)

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل جملے جملہ انشائیہ کی کونسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

١ .هَلْ أَنْتَ زَيْدٌ؟ ٢ .أُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ. ٣ .لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ. ٤ .بِعْتُهُ. ٥ .اِشْتَرَيْتُ عَبْداً. ٦ .لَعَلَّ الْمَطَرَ يَنزِلُ. ٧ .أَزَيْدٌ قَائِمٌ؟ ٨ .اِضْرِبْ. ٩ .لاَ تَشْرَبِ الْخَمْرَ. ١٠ .أَلاَ تَقُوْلُ الصِّدْقَ فَتَفُوْزَ. ١١ .يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ. ١٢ .رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. ١٣ .اَللّٰهُمَّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ. ١٤ .مَا أَحْسَنَكَ، مَا أَجْمَلَكَ. ١٥ .وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ. ١٦ .بِئْسَ الْمَصِيْرُ. ١٧ .نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ.

❁......❁......❁......❁

❁......تعلم علم النحو واجب......❁

☆......قد تكون (البدعة) واجبة كنصب الأدلة للرد على أهل الفرَق الضالة وتعلم النحو المفهم للكتاب والسنة ومندوبة كإحداث نحو رباط ومدرسة وكل إحسان لم يكن في الصدر الأول. (حاشية ابن عابدين 1/ 560)

❁......العَلَم :اسم أو كنية أو لقب......❁

☆......مثال الاسم :أحمد ، عبد الرحمن، بعلبكّ، سيبويه.

ومثال الكنية :أبو بكر، أمّ كلثوم، ابن عباس، بِنْتُ جَحْشٍ

وهي مُصَدَّرةٌ أبداً بـ (أب) أو (أمّ).أو (ابن) أو (بنت)

ومثال اللقب :الصديق، الفاروق، الرشيد، زين العابدين، السفّاح والجاحظ

اللقب يقصد به المدح أو الذم. (قواعد اللغة العربية وغيره 1/ 8)

سبق نمبر: 20

﴿......افعال ناقصہ کا بیان......﴾

افعال ناقصہ کی تعریف:

وہ افعال فقط فاعل کے ساتھ ملکر مکمل جملہ نہ بنتے ہوں بلکہ فاعل کے بارے میں خبر کی بھی ضرورت ہو۔ جیسے: کَانَ زَیْدٌ أَسِیْراً (زید قیدی تھا) صَارَ بَکْرٌ غَنِیًّا (بکر مالدار ہوگیا)۔

توضیح:

ان مثالوں میں اگر صرف ''کان زید'' (زید تھا) یا ''صار بکر'' (بکر ہوگیا) کہا جاتا تو یہ جملے مکمل نہ ہوتے لیکن چونکہ فاعل کے بارے میں خبر بھی دیدی گئی ہیں اس لیے یہ مکمل ہوگئے۔

افعال ناقصہ کا عمل:

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مبتدأ کو ''فعل ناقص کا اسم'' اور خبر کو ''فعل ناقص کی خبر'' کہتے ہیں۔ جیسے پہلی مثال میں کَانَ فعل ناقص ہے اور زَیْدٌ فعل ناقص کا اسم ہے اور اسی بناء پر وہ مرفوع ہے۔ اور أَسِیْراً فعل ناقص کی خبر ہے اور اسی بناء پر وہ منصوب ہے۔ اسی طرح دوسری مثال میں۔

فائدہ:

چونکہ یہ افعال لازم ہونے کے باوجود فقط اپنے فاعل کے ساتھ ملکر مکمل جملہ نہیں

بنتے بلکہ فاعل کے بارے میں خبر کے محتاج ہوتے ہیں اور یہ محتاجی نقص ہے اس لیے ان افعال کو ''افعال ناقصہ'' (نامکمل افعال) کہا جاتا ہے۔اور جو افعال اپنے فاعل سے مل کر مکمل جملہ بن جاتے ہیں انہیں ''افعال تامّہ'' کہتے ہیں۔ جیسے: قَامَ زَیْدٌ، فَازَ خَالِدٌ وغیرہ۔

افعال ناقصہ سترہ (۱۷) ہیں :

۱.کَانَ ۲.صَارَ ۳.ظَلَّ ٤.بَاتَ ٥.أَصْبَحَ ٦.أَضْحٰی ۷.أَمْسٰی ۸.عَادَ ۹.اٰضَ ۱۰.غَدَا ۱۱.رَاحَ ۱۲.مَا زَالَ ۱۳.مَا انْفَکَّ ١٤.مَا بَرِحَ ١٥.مَافَتِئَ ١٦.مَا دَامَ ١٧.لَیْسَ.

۱۔ کان:

یہ چار طریقوں سے استعمال ہوتا ہے:(۱)فعل ناقص کے طور پر جبکہ یہ اپنے فاعل سے ملکر مکمل جملہ نہ بن رہا ہو۔جیسے: کَانَ الشَّارِعُ مُزْدَحِماً (سڑک بھیڑ والی تھی)۔

(۲)فعل تام کے طور پر جبکہ یہ صرف اپنے فاعل سے مل کر مکمل جملہ بن جائے، اس صورت میں یہ حَصَلَ اور ثَبَتَ کے معنی میں ہوتا ہے۔جیسے: کَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی)۔

(۳) بطورِ زائد کہ اگر اسے عبارت سے نکال بھی دیا جائے تو اصل معنی میں کوئی فرق نہ آئے۔جیسے:﴿کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا﴾(ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے)

(۴) کَانَ بمعنی صَارَ۔جیسے:کَانَ الشَّجَرُ مُثْمِراً (درخت پھل دار ہوگیا)

۲۔ صار:

یہ اپنے اسم کی حالت یا صفت کو تبدیل کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:
صَارَ الْمَاءُ بَارِداً (پانی ٹھنڈا ہو گیا)

۳، ۴، ۵، ٦، ۷۔ أَصْبَحَ، أَضْحٰی، أَمْسٰی، ظَلَّ، بَاتَ:

یہ پانچوں اس بات پر دلالت کرتے ہیں ان کا اسم ان کی خبر کے ساتھ ان کے اوقات میں متصف ہیں۔ جیسے: أَصْبَحَ التِّلْمِيْذُ مُصَلِّياً (طالب علم نے صبح کے وقت نماز پڑھی) أَضْحَى الْأُسْتَاذُ مُسْتَرِيْحاً (استاد نے چاشت کے وقت آرام کیا) أَمْسَى الطِّفْلُ نَائِماً (بچہ شام کے وقت سویا) ظَلَّ الْعَالِمُ مُسَافِراً (عالم نے دن کے وقت سفر کیا) بَاتَ الْقَاصِدُ مُنْتَظِراً (قاصد رات بھر انتظار کرتا رہا)

۸، ۹، ۱۰، ۱۱۔ مَا زَالَ، مَا بَرِحَ، مَا فَتِئَ، مَا انْفَكَّ:

یہ چاروں افعال خبر کے استمرار پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: مَا زَالَ الْمَرِيْضُ بَاكِياً (مریض مسلسل روتا رہا) مَا بَرِحَ زَيْدٌ يَضْرِبُ (زید برابر مارتا رہا) مَا فَتِئَ الْيَهُوْدُ أَعْدَاءً لِلاِسْلَامِ (یہود اسلام سے دشمنی کرتے رہے) مَا انْفَكَّ أَعْدَاءُ الاِسْلَامِ يَكِيْدُوْنَ لَهُ (دشمنانِ اسلام اس کے خلاف سازش کرتے رہے)۔

۱۲۔ مادام:

یہ ماقبل فعل کی مدت بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔ دَامَ سے پہلے مَا مصدریہ ظرفیہ ہے۔ جیسے: اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِساً (تو زید کے بیٹھنے تک بیٹھ)

۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱٦۔ عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ:

یہ چاروں جب ناقصہ ہوں تو صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: عَادَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) اسی طرح اٰضَ، غَدَا، رَاحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا)۔

اور اگر تامہ ہوں تو پھر اپنے اپنے معنی میں ہونگے یعنی عَادَ بمعنی ''لوٹنا''۔ جیسے: عَــادَ زَيْـدٌ مِـنْ سَفَـرِهٖ (زید اپنے سفر سے واپس آیا) اٰضَ بمعنی ''پھرنا''۔ جیسے: اٰضَ زَيْـدٌ مِـنْ سَـفَرِهٖ (زید اپنے سفر سے واپس آیا) غَدَا بمعنی ''صبح کے وقت جانا''۔ جیسے: غَـدَا زَيْـدٌ (زید صبح کے وقت گیا) رَاحَ بمعنی ''شام کے وقت جانا''۔ جیسے: رَاحَ زَيْدٌ (زید شام کے وقت گیا)۔

١٧۔ لیس:

یہ اپنے اسم سے زمانہ حال میں خبر کی نفی کرتا ہے۔ جیسے: لَيْـسَ الْمُتَكَبِّرُ نَـاجِحاً (متکبر آدمی کامیاب نہیں)

افعال ناقصہ کے چند ضروری قواعد

١۔ ان کے اسم اور خبر کے وہی احکام ہیں جو مبتدأ اور خبر کے ہیں۔ اتنا فرق ہے کہ مبتدأ کی خبر مرفوع اور ان کی خبر منصوب ہوتی ہے۔

٢۔ جس طرح مبتدأ کی خبر کو مبتدأ پر مقدم کرنا جائز ہے اسی طرح افعال ناقصہ کی خبر کو بھی ان کے اسماء پر مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے: كَانَ قَائِماً زَيْدٌ.

٣۔ افعال ناقصہ میں سے جن افعال کے شروع میں لفظ ''مَــا'' نہیں آتا ان میں خود ان افعال پر بھی خبر کو مقدم کرنا جائز[1] ہے۔ جیسے: قَائِماً كَانَ زَيْدٌ.

٤۔ ظَلَّ، بَاتَ، أَمْسٰى، أَصْبَحَ، أَضْحٰى یہ پانچوں بھی صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، اس صورت میں ان سے وقت مراد نہیں ہوتا صرف تبدیلی حالت مقصود ہوتی ہے۔ جیسے: أَمْسَى الْمَاءُ بَارِداً (پانی ٹھنڈا ہو گیا)۔

☆☆☆☆☆

---

1 ...... لیس کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس کی خبر کو اس پر مقدم کر سکتے ہیں یا نہیں، جمہور کے نزدیک تقدیم جائز ہے، بلکہ بعض منع فرماتے ہیں۔

مشق

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل جملوں سے پہلے مناسب افعال ناقصہ لگائیں۔

١ .زَیْدٌ قَائِمٌ. ٢ .اَلاُسْتَاذُ صَائِمٌ. ٣ .اَلْعِنَبُ نَاضِجٌ. ٤ .اَلْمَاءُ بَارِدٌ. ٥ .اَللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ. ٦ .اَلطِّفْلُ بَاکٍ. ٧ .اَلْحَرُّ شَدِیْدٌ. ٨ .اَلْمُصَلِّی سَاجِدٌ. ٩ .اَللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. ١٠ .اَلْمُسْلِمُوْنَ فَائِزُوْنَ. ١١ .اَلْمَرِیْضَانِ نَائِمَانِ. ١٢ .اَلْجَیْشُ مَنْصُوْرٌ.

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور ترجمہ فرمائیں۔

١ . کَانَ اللّٰہُ عَلِیْماً حَکِیْماً. ٢ .لَیْسَ الْعَالِمُ کَاہِلاً. ٣ .صَارَ الصَّبِیُّ شَیْباً. ٤ . کَانَ مَشْھُوْداً. ٥ . کَانَ رَسُوْلاً نَبِیًّا. ٦ . کَانَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. ٧ .صَارَ مَرْدُوْداً الشَّیْطٰنُ. ٨ .أَ لَیْسَ اللّٰہُ بِأَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ. ٩ .مَا انْفَکَّ أَعْدَاءُ الاِسْلَامِ یَکِیْدُوْنَ لَہٗ. ١٠ .أَصْبَحَ التِّلْمِیْذُ مُصَلِّیاً. ١١ .رَاحَ زَیْدٌ غَنِیًّا.

سوال نمبر3: درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

١۔جاہل عالم ہوگیا۔ ٢۔زید تمام دن روزہ دار رہا۔ ٣۔اللہ تعالی غفور رحیم ہے۔ ٤۔بارش موسلا دھار برستی رہی۔ ٥۔زید کھاتا ہی رہا۔ ٦۔عیسائی اسلام سے دشمنی کرتے ہی رہے۔ ٧۔طالب علم نے دوپہر کے وقت سبق پڑھا۔ ٨۔چوکیدار رات بھر جاگتا رہا۔ ٩۔بچہ رات بھر روتا رہا۔ ١٠۔چائے ٹھنڈی ہوگئی۔ ١١۔پانی گرم ہوگیا۔ ١٢۔درخت پھل دار ہوگیا۔

سبق نمبر: 21

﴾......حروف مشبہ بالفعل کا بیان......﴿

حروف مشبہ بالفعل:

وہ حروف جو فعل کے مشابہ ہیں۔ یہ چھ حروف ہیں: إِنَّ، أَنَّ، کَأَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ.

ان حروف کے احکام اور فوائد:

(۱)......یہ تمام حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں. مبتدأ کو ''حرف مشبہ بالفعل کا اسم'' اور خبر کو ''حرف مشبہ بالفعل کی خبر'' کہتے ہیں ۔جیسے: اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ (بے شک زید عالم ہے) اس میں اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے، زَیْداً اس کا اسم ہے اور اسی بناء پر منصوب ہے، اور عَالِمٌ اِنَّ کی خبر ہے اور اسی بناء پر مرفوع ہے۔

(۲)......چونکہ حروف مشبہ بالفعل ،تعدادِ حروف میں، مبنی بر فتح ہونے میں فعل کا معنی دینے میں، نیز دو اسموں پر داخل ہونے میں فعل کی طرح ہوتے ہیں اس لیے انہیں ''حروف مشبہ بالفعل'' کہتے ہیں۔ اور اسی مشابہت کی بناء پر یہ عمل کرتے ہیں۔

(۳)......حروف مشبہ بالفعل کے اسم اور خبر کے وہی احکام ہیں جو مبتدأ وخبر کے ہیں ۔سوائے اعراب کے؛ کہ مبتدأ وخبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں جبکہ حروف مشبہ بالفعل کا اسم منصوب اور اِن کی خبر مرفوع ہوتی ہے۔

نیز حروف مشبہ بالفعل کی خبر کو نہ تو خود ان حروف پر مقدم کرنا جائز ہے اور نہ ان

کے اسماء پر۔ مگر جب خبر ظرف یا جار کا مجرور ہو تو اسماء پر مقدم ہو سکتی ہے۔ جیسے: اِنَّ فِی الدَّارِ زَیْداً.

(۴)......بعض اوقات ان حروف کے بعد لفظ ''مـا'' بھی آ جاتا ہے جو ان کو عمل سے روک دیتا ہے، نیز اس صورت میں یہ فعلوں پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں ارشاد ہے: ﴿قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ اسے ''مائے کافّہ'' کہا جاتا ہے۔

اِن حروف کا استعمال

۱۔ اِنَّ: (بے شک)

یہ مضمونِ جملہ[1] کی تاکید اور اسے پختہ کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ جیسے: اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے) اسے ''حرفِ تاکید'' بھی کہتے ہیں۔

۲۔ أَنَّ: (کہ، بے شک)

یہ جملے کو مفرد کی تاویل میں کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ عَلِمْتُ أَنَّ زَیْداً قَائِمٌ (میں نے جان لیا کہ زید کھڑا ہے) اسے ''موصولِ حرفی'' بھی کہتے ہیں۔

فائدہ:

أَنَّ اپنے اسم وخبر سے ملکر چونکہ مفرد کی تاویل میں ہوتا ہے اس لیے یہ ترکیب میں اپنے اسم وخبر سے ملکر کبھی فاعل، کبھی نائب الفاعل اور کبھی مفعول وغیرہ بنتا ہے۔

---

1 ......کسی جملے کے مسند کے مصدر کو مسند الیہ کی طرف مضاف کر دینے سے جو معنی حاصل ہوتا ہے اسے ''مضمون جملہ'' کہتے ہیں۔ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ کا مضمون جملہ ہے قِیَامُ زَیْدٍ. اگر مسند اسم جامد ہو تو اس کا مصدر جعلی بنا کر اسے مسند الیہ کی طرف مضاف کر دیں گے۔ جیسے: زَیْدٌ سِرَاجٌ کا مضمون جملہ ہے: سِرَاجِیَّةُ زَیْدٍ (زید کا چراغ ہونا)

جیسے:بَلَغَنِیْ أَنَّ زَیْدًا شَاعِرٌ (مجھے (خبر) پہنچی ہے کہ زید شاعر ہے) أُعْلِنَ أَنَّ زَیْدًا نَاجِحٌ (اعلان کر دیا گیا کہ زید کامیاب ہے) ظَنَنْتُ أَنَّ زَیْدًا جَاھِلٌ (میرا گمان تھا کہ زید جاہل ہے)۔

٣۔ كَأَنَّ: (گویا کہ)

یہ ایک شئ کو دوسری شئ کے ساتھ تشبیہ دینے کے لیے لایا جاتا ہے۔جیسے: كَأَنَّ زَیْدًا قَمَرٌ (گویا کہ زید چاند ہے) اسے ''حرفِ تشبیہ'' بھی کہتے ہیں۔

٤۔ لٰكِنَّ: (لیکن)

یہ استدراک کے لیے لایا جاتا ہے۔یعنی سابق کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لیے آتا ہے۔جیسے:غَابَ زَیْدٌ لٰكِنَّ صَدِیْقَهٗ حَاضِرٌ (زید غائب ہے لیکن اس کا دوست حاضر ہے) اسے ''حرفِ استدراک'' بھی کہتے ہیں۔

٥۔ لَیْتَ: (کاش)

یہ کسی چیز کی تمنا (آرزو) ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔جیسے:لَیْتَ زَیْدًا مَوْجُوْدٌ (کاش! زید موجود ہوتا) اسے ''حرفِ تمنّی'' بھی کہتے ہیں۔

٦۔ لَعَلَّ: (شاید)

یہ کسی چیز کی امید ظاہر کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔جیسے:لَعَلَّ الْمَطَرَ یَنْزِلُ (شاید بارش ہو) اسے ''حرفِ ترجی'' بھی کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

2 1

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل جملوں کے ساتھ مناسب حروف مشبہ بالفعل لگا کر ان کا ترجمہ کیجئے۔

١ .اَلاُسْتَاذُ مَوْجُوْدٌ وَالتِلْمِیْذُ غَائِبٌ. ٢ .اَللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. ٣ .اَلشَّبَابُ یَعُوْدُ. ٤ .زَیْدٌ اَسَدٌ. ٥ .اَلْمَطَرُ یَنْزِلُ. ٦ .اَلْمَاءُ بَارِدٌ. ٧ .اَلْعَالِمُ مُتَّقٍ. ٨ .اَلاُسْتَاذُ أَبٌ. ٩ .اَللّٰہُ یَغْفِرُ لِیْ. ١٠ .اَلْجَیْشُ مَنْصُوْرٌ. ١١ .اَلْمُسْلِمُوْنَ فَائِزُوْنَ. ١٢ .اَلْکُفَّارُ فِیْ جَھَنَّمَ.

سوال نمبر 2: درج ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔

١ ۔بے شک حسن عالم ہے۔ ٢ ۔علماء گویا ستارے ہیں ۔ ٣ ۔کاش زاہد عالم ہوتا۔ ٤ ۔عاصم آیا لیکن نعیم نہ آیا۔ ٥ ۔بے شک قرآن حق ہے۔ ٦ ۔بے شک نبی سچے ہیں۔ ٧ ۔شاید حمزہ طبیب ہے۔ ٨ ۔کاش تو نیک ہوتا۔ ٩ ۔عمر اور بکر گئے لیکن نوید نہ گیا۔ ١٠ ۔صحابہ کرام **علیھم الرضوان** گویا ستاروں کی طرح ہیں۔

3 4

1 2

سبق نمبر: 22

﴿......اِنَّ اور أَنَّ کا فرق......﴾

چونکہ اِنَّ اور أَنَّ کے استعمال کی جگہیں مختلف ہیں اس لئے ان دونوں کے استعمال کے بعض مقامات ذکر کئے جاتے ہیں تا کہ عربی عبارت پڑھنے میں سہولت رہے۔

اِنَّ پڑھنے کے مواقع:

درج ذیل صورتوں میں اِنَّ (بکسر ہمزہ) پڑھا جائے گا:

١۔ جملے کی ابتداء میں۔ جیسے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ﴾.

٢۔ قول اور اس کے مشتقات کے بعد۔ جیسے: ﴿يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ﴾.

٣۔ اسم موصول کے بعد۔ جیسے: مَارَأَيْتُ الَّذِىْ إِنَّهٗ فِى الْمَسْجِدِ.

٤۔ جب اس کی خبر پر لام مفتوح آجائے۔ جیسے: إِنَّ زَيْداً لَقَائِمٌ.

٥۔ حروف تنبیہ کے بعد جیسے: ﴿أَلاَ اِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لاَخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

٦۔ جب یہ اپنے اسم وخبر سے ملکر حیث کا مضاف الیہ واقع ہو۔ جیسے: ذَهَبَ التِلْمِيْذُ حَيْثُ إِنَّ الْأُسْتَاذَ مَوْجُوْدٌ.

٧۔ جواب قسم کے شروع میں۔ جیسے: وَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ.

أَنَّ پڑھنے کے مواقع:

١۔ جب یہ اپنے اسم اور خبر سے ملکر فاعل یا نائب الفاعل بنے۔ جیسے: بَلَغَنِىْ أَنَّ زَيْداً عَالِمٌ.

3 4

٢۔ جب یہ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مفعول بنے۔ جیسے: كَرِهْتُ أَنَّكَ جَاهِلٌ.

۳۔جب یہ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مبتدأ بنے۔جیسے:عِنْدِیْ أَنَّکَ قَائِمٌ.

٤۔جب یہ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مضاف الیہ بنے جیسے:عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ أَنَّکَ قَائِمٌ.

۵۔جب یہ عَلِمَ، شَهِدَ یا ان کے مشتقات کے بعد آئے اور اس کی خبر پر لام مفتوح نہ ہو۔جیسے:أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ.

٦۔جب یہ حرف کے بعد آئے۔جیسے:أَعْلَمْتُهٗ لِأَنَّهٗ جَاهِلٌ.

فائدہ:

إِنَّ اپنے اسم وخبر سے ملکر مکمل جملہ بن جاتا ہے۔اور جملہ میں تاکید پیدا کرتا ہے، جبکہ أَنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مکمل جملہ نہیں بنتا بلکہ جملے کا جزء(فاعل ،مفعول وغیرہ)بنتا ہے اور جملے میں تاکید پیدا نہیں کرتا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل جملوں میں کہاں اِنَّ اور کہاں اَنَّ پڑھا جائے گا؟

١.قَالَ انِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ٢.جَاءَ الَّذِیْ انَّ اَخَاهُ صَالِحٌ. ٣.وَاللّٰهِ انَّکَ لَصَادِقٌ. ٤.عِنْدِیْ انَّکَ قَائِمٌ. ٥.عَجِبْتُ مِنْ انَّ بَکْرًا قَائِمٌ. ٦.بَلَغَنِیْ انَّ عَاطِفًا طَالِبُ الْعِلْمِ. ٧.﴿اَلاَ انَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ﴾.

سبق نمبر: 23

﴿......لائے نفی جنس کا بیان......﴾

لائے نفی جنس کی تعریف:

وہ حرف جو اپنے بعد واقع ہونے والی جنس سے خبر کی نفی کرتا ہے۔ جیسے: ﴿لَا رَیْبَ فِیْہِ﴾ (اس میں کوئی شک کی جگہ نہیں)

اس آیت کریمہ میں لفظ ''لا'' نے قرآن کریم سے جنس ریب کی نفی کردی اور ظاہر کردیا کہ یہ کتاب عظیم اصلا محل شک نہیں۔

اس کے اسم اور خبر کے احکام:

۱۔ لائے نفی جنس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے مبتدأ کو ''لَا کا اسم'' اور خبر کو ''لَا کی خبر'' کہتے ہیں۔ جیسے: آیت کریمہ میں ''رَیْبَ'' لائے نفی جنس کا اسم اور ''فِیْہِ'' اس کی خبر ہے۔

۲۔ اس کے اسم اور خبر کے وہی احکام ہیں جو مبتدأ و خبر کے ہیں۔

۳۔ اس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے۔ جیسے: **لَاسُرُوْرَ دَائِمٌ**. مگر اس کے اسم کی چند صورتیں ہیں: ۱۔ مضاف ہو۔ ۲۔ مشابہ مضاف ہو۔ ۳۔ مفرد نکرہ ہو۔

(۱)......مضاف ہونے سے مراد یہ ہے کہ کسی دوسرے کلمہ کی طرف اس کی اضافت کی گئی ہو۔ جیسے: **لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ** (مرد کا کوئی غلام ذہین نہیں) اس صورت میں یہ بغیر تنوین کے منصوب ہوگا کیونکہ مضاف پر تنوین نہیں آتی۔

(۲)......مشابہ مضاف ہونے سے مراد یہ ہے کہ مضاف تو نہ ہو لیکن وہ ایسا کلمہ ہو جو اپنا معنی دینے میں مضاف کی طرح مابعد کا محتاج ہو۔ جیسے: **لَاطَالِعاً جَبَلاً مَوْجُوْدٌ.** (کوئی بھی پہاڑ پر چڑھنے والا موجود نہیں) اس صورت میں یہ تنوین کے ساتھ منصوب ہوگا۔

(۳)......نکرہ ہونے سے مراد یہ ہے معرفہ نہ ہو اور مفرد ہونے سے مراد یہ ہے کہ مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو۔ جیسے: **لَا رَجُلَ مَوْجُوْدٌ** (کوئی بھی مرد موجود نہیں ہے) اس صورت میں یہ مبنی بر فتح ہوگا۔

(٤)......اگر اس کا اسم معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ **لَا** کا تکرار ضروری ہے ۔جیسے: **لَا زَيْدٌ شَاعِرٌ وَلَا بَكْرٌ** (نہ زید شاعر ہے اور نہ بکر) اس صورت میں **لَا** کوئی عمل نہیں کرے گا اور اس کے بعد آنے والے دونوں اسم مبتدأ و خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوں گے۔

(٥)......اگر لائے نفی جنس کے بعد اسم نکرہ ہو اور دوسرے نکرہ کے ساتھ **لَا** کا تکرار ہو تو مابعد اسم کو مرفوع اور منصوب دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے: **لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ** اسے **لَارَفَثٌ وَلَا فُسُوْقٌ** بھی پڑھ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ** میں پانچ صورتیں جائز ہیں۔ اگر پہلے اسم نکرہ کو فتحہ دیں تو دوسرے پر فتحہ، نصب اور رفع تینوں جائز ہیں۔ جیسے: **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ، قُوَّةً، قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ،** اور اگر پہلے اسم کو رفع دیں تو دوسرے کو رفع اور فتحہ دینا جائز ہیں۔ جیسے: **لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ، قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.**

(٦)......جب بھی لَا کے بعد لفظ "بُدَّ" آجائے تو وہ "لا" لائے نفی جنس اور بُدَّ اس کا اسم ہوگا۔ جیسے: لَا بُدَّ لِلْعَالِمِ مِنَ الْعِلْمِ (عالم کے لئے علم ضروری ہے)۔

(٧)......قرینہ موجود ہو تو لَا کے اسم کو حذف کردینا جائز ہے۔ جیسے: لَا عَلَیْکَ یہ اصل میں لَا بَــأْسَ عَـلَیْکَ ہے، حذف اسم پر قرینہ یہ ہے کہ لائے نفی جنس اسم پر داخل ہوتا ہے جبکہ یہاں حرف "عَلٰی" پر داخل ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا اسم محذوف ہے۔

(٨)......اس کی خبر کو اکثر حذف کردیا جاتا ہے، جبکہ وہ معلوم ہو۔ جیسے: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ یہاں مَوْجُوْدٌ خبر محذوف ہے۔ یعنی لَا اِلٰهَ مَوْجُوْدٌ اِلَّا اللّٰهُ.

درج ذیل صورتوں میں لا مُلْغٰی عن العمل ہوگا یعنی اس کا عمل باطل ہوجائے گا:

١۔ جب اس کا اسم معرفہ آجائے۔ جیسے: لَا زَیْـدٌ عِـنْـدِیْ وَلَا بَـکْـرٌ، لَا الرَّجُلُ فِی الدَّارِ وَلَا ابْنُهٗ.

٢۔ جب لَا اور اس کے اسم کے درمیان فاصلہ آجائے۔ جیسے: لَا فِـی الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ.

٣۔ جب اس سے پہلے حرف جر آجائے۔ جیسے: ضَرَبَنِیْ زَیْدٌ بِلَا وَجْهٍ.

☆☆☆☆☆

۞......الحكاية......۞

"حكى انّ الامام ابو حفص النسفى أراد ان يزور جار اللّٰه الزمخشرى فى مكةَ، فلما قدِم، وصل الى داره ودق الباب، فقال الزمخشرى: "من هذا؟"، فقال: "عمرُ"، فقال الزمخشرى: "انصرفْ"، فقال النسفى: "يا سيدى عمرُ لا ينصرفُ"، فقال الزمخشرى: "اِذَا نُكِّرَ صُرِّفَ".

مشق

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل کلمات کو صحیح ترتیب دیکر لائے نفی جنس کے ساتھ استعمال کریں۔

١ .الدِّیْنِ - اِکْرَاہَ - فِی. ٢ .رُمَّانٍ - شَجَرَۃَ - الْبُسْتَانِ - فِی. ٣ .فَرَساً - الطَّرِیْقِ - رَاکِباً - فِی ٤ .فِی - وَاقِفَۃٌ - سَیَّارَاتٍ - الْمُوْقِفِ. ٥ .مَوْجُوْدٌ - عَالِمَ. ٦ .لِنَفْسِہٖ - خَیْرَ - فِیْ - مَالِ - الْبَخِیْلِ. ٧ .مَوْجُوْدٌ - جَبَلاً - طَالِعاً. ٨ .لِمَنْ - لَہٗ - اِیْمَانَ - مَحَبَّۃَ. ٩ .لِیْ - نَاقَۃَ. ١٠ .فِی - مُعَلِّم - الْمَدْرَسَۃِ.

سوال نمبر2: درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

١ ۔گھر میں کوئی مرد نہیں ٢ ۔کوئی گھوڑ سوار راستہ میں نہیں ہے ٣ ۔آج کے دن کوئی مسافر مسجد میں نہیں ٤ ۔نہیں کوئی معبود مگر اللہ ٥ ۔کوئی مومن اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ٦ ۔کوئی پہاڑ پر چڑھنے والا حاضر نہیں ٧ ۔کوئی مکان قریب نہیں ٨ ۔ پاکستان میں کوئی مجتہد نہیں ٩ ۔کوئی بھی زید سے افضل نہیں ١٠ ۔ اسراف میں کوئی خیر نہیں ١١ ۔خیر میں کوئی اسراف نہیں ١٢ ۔جہنم میں کوئی راحت نہیں ١٣ ۔ جنت میں کوئی غم نہیں ١٤ ۔کوئی عالم ظالم نہیں ١٥ ۔دین میں کوئی ظلم نہیں ١٦ ۔کوئی استاد ظالم نہیں۔

سبق نمبر: 24

﴿......مَا و لاَ المشبهتان بِلَيُسَ کا بیان......﴾

مَا و لَامشبّہتان بِلَيُسَ کی تعریف:

وہ مَا اور لَا جو نفی کا معنی دینے اور مبتدأ وخبر پر داخل ہونے میں لَيُسَ کے مشابہ ہوتے ہیں۔جیسے: مَا زَيُدٌ قَائِماً، لاَ شَجَرٌ مُثُمِراً فِيُ حَدِيُقَتِنَا.

چونکہ یہ دونوں مبتدأ وخبر پر داخل ہونے اور نفی کا معنی دینے میں لَيُسَ کی طرح ہوتے ہیں اس لیے انہیں ''مَا ولَا مشبّہتان بِلَيُسَ'' کہا جاتا ہے۔اوراسی لیے یہ دونوں لَيُسَ کا سا عمل بھی کرتے ہیں یعنی مبتدأ کو رفع دیتے ہیں جسے ''مَا یالَا کا اسم'' کہا جاتا ہے اور خبر کو نصب دیتے ہیں جسے ''مَا یالَا'' کی خبر کہا جاتا ہے۔

درج ذیل صورتوں میں ان کا عمل باطل ہوجاتاھے:

۱۔مَا اور لَا کی خبر ان کے اسم سے پہلے آجائے۔جیسے: مَا قَائِمٌ زَيُدٌ.

۲۔ان کی خبر اِلَّا کے بعد واقع ہو۔جیسے: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوُلٌ.

۳۔مَا اور اس کے اسم کے درمیان اِنُ زائدہ سے فاصلہ آجائے جیسے: مَا اِنُ اَنُتُمُ ذَاهِبُوُنَ.

ما اور لا میں فرق:

۱۔لَا نکرہ کے ساتھ خاص ہے یعنی صرف نکرہ میں عمل کرتا ہے معرفہ میں نہیں کرتا۔جیسے: لَا شَجَرٌ مُثُمِراً فِي الُحَدِيُقَةِ، لَا زَيُدٌ شَاعِرٌ. اور مَا دونوں میں عمل کرتا ہے۔جیسے: مَا هٰذَا بَشَراً، مَا رَجُلٌ قَائِماً.

۲۔مَا صرف زمانہ حال میں کسی چیز کی نفی کرتا ہے جبکہ لَا مطلقاً نفی کے لیے ہے۔

۳۔کبھی لَیْسَ کی طرح مَا کی خبر پر بھی باءزائدہ آجاتا ہے۔جیسے:﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ﴾ البتہ لَا کی خبر پر باءکا دخول جائز نہیں۔

فائدہ:

۱۔کبھی لاَ کے آخر میں تَ بڑھا دی جاتی ہے اس صورت میں اس کا اسم محذوف ہوتا ہے۔جیسے: ﴿فَنَادَوا وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ﴾ اصل میں لَاتَ الْحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ تھا۔

۲۔حرف اِنْ بھی نفی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اور یہ بالکل مَا کی طرح ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: درج ذیل جملوں کا ترجمہ فرمائیں نیز مَا اور لَا کے اسم اور خبر کی نشاندہی کیجیے۔

۱.مَا زَيْدٌ قَائِماً　۲.مَا رَجُلٌ ذَاهِباً　۳.لَا رَجُلٌ مُنْطَلِقاً　٤.لَا أَنْهَارٌ فَائِضَةً　٥.مَا أَنَا بِقَائِمٍ　٦.لَا بُسْتَانٌ وَسِيْعاً　٧.مَا فِى الْحَدِيْقَةِ شَجَرٌ　٨.وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ　٩.مَا اِنْ زَيْد قَائِم　١٠.وَمَا هُوَ بِمَجْنُوْنٍ　١١.لاَ شَجَرٌ اِلَّا مُثْمِرٌ　١٢.﴿لاَ بَيْعٌ فِيْهِ وَلاَ خُلَّةٌ﴾.

سوال نمبر2: درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

۱۔ یہ مرد نہیں ہے۔ ۲۔تمہارا رب اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔ ۳۔قیامت کے دن ظلم نہیں ہے۔ ٤۔کوئی شے گھر میں باقی نہیں ہے۔ ٥۔جاہل محترم نہیں ہے۔ ٦۔میرے پاس کتاب نہیں ہے۔ ٧۔آج کا دن یوم جہاد نہیں ہے۔ ٨۔تم عقلمند نہیں ہو۔

القواعد المتفرقة

☆......إذا جُرَّت (ما) الاستفهامية، بحرف جرّ، وجب حذف ألفها، فيقال :(عمَّ - فيمَ -حتّامَ -إلامَ -علامَ).

☆...... ضمير المتكلم (أنا)، تُحذف الألف لفظاً من آخره .تَكتُب مثلاً :(أنا عربيّ) وتَلفظ :(أنَ عربيّ).

☆......جمعُ ما لا يعقل يجوز أن يعامل معاملة المفرد المؤنث أو الجمع، نحو: أنهار جارية وجاريات، وجبال شاهقة وشاهقات.

(قواعد اللغة العربية وغيره)

وزن الكلمة

☆......إذا عرا الكلمةَ الموزونةَ حذفٌ، حذفتَ من الميزان ما يقابل المحذوف من الكلمة.

فوزن :(قُم :فُل) لأن المحذوف عين الكلمة، وهی الواو، والأصل (قُوم).

ووزن (قاضٍ :فاعٍ) لأن المحذوف لام الكلمة، وهی الياء ، والأصل (قاضی).

ووزن (صِلَة :عِلَة) لأن المحذوف فاء الكلمة، وهو الواو، والأصل (وَصْل).

وإذا عرا الكلمةَ إعلال، فإن الميزان لا يتغير، فوزن (قال وباع) فَعَل .

(قواعد اللغة العربية وغيره)

سبق نمبر: 25

﴿......افعال قلوب کا بیان......﴾

افعال قلوب کی تعریف:

وہ افعال جو شک ویقین پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: عَلِمْتُ زَیْداً فَاضِلاً (میں نے زید کو فاضل یقین کیا)

افعال قلوب کی تعداد:

یہ کل سات افعال ہیں: (۱)عَلِمْتُ (۲)رَأَیْتُ (۳)وَجَدْتُ (۴)ظَنَنْتُ (۵)حَسِبْتُ (۶)خِلْتُ (۷)زَعَمْتُ.

ان میں سے پہلے تین افعال یقین پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: عَلِمْتُ، رَأَیْتُ، وَجَدْتُ زَیْداً فَاضِلاً. ان سب کا مطلب ایک ہی ہے کہ میں نے زید کو فاضل یقین کیا۔

اور ان کے بعد کے تین افعال ظن پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ زَیْداً شَاعِراً. ان سب کا مطلب ایک ہی ہے کہ میں نے زید کو شاعر گمان کیا۔

اور زَعَمْتُ مشترک ہے یعنی کبھی یقین کے لیے آتا ہے۔ جیسے: زَعَمْتُ بَکْراً مُنَجِماً (میں نے بکر کو نجومی یقین کیا) اور کبھی ظن پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: زَعَمْتُ عَمْرًوا مُھَنْدِساً ''میں نے عمرو کو انجینئر گمان کیا''۔

وجہ تسمیہ:

قلوب قلب کی جمع ہے اور قلب کا معنی ہے ''دل''۔ چونکہ ان افعال میں یقین وظن کا معنی پایا جاتا ہے اور ان معانی کا تعلق دل سے ہے نہ کہ دوسرے اعضاء سے اس لیے انہیں ''افعال قلوب'' کہا جاتا ہے۔ نیز انہیں ''افعالِ شک ویقین'' بھی کہتے ہیں ؛ کیونکہ ان میں سے بعض افعال شک (ظن) اور بعض افعال یقین پر دلالت کرتے ہیں۔

افعال قلوب کا عمل:

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اس کے دونوں اجزاء (مبتدأ وخبر) کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔ جیسے مذکورہ مثالوں سے واضح ہے۔

افعال قلوب کے احکام:

(۱)......افعال قلوب کے دونوں مفعولوں میں سے کسی ایک کو حذف کرنا ناجائز ہے اگر حذف کرنے ہوں تو دونوں کیے جاتے ہیں ورنہ دونوں کو ذکر کیا جاتا ہے۔

(۲)......بعض صورتوں میں افعال قلوب کا عمل لفظاً ومعنی دونوں طرح باطل ہوجاتا ہے اسے ''الغاء'' کہتے ہیں اور بعض صورتوں میں صرف لفظاً عمل باطل ہوجاتا ہے اسے ''تعلیق'' کہتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

دوصورتوں میں افعال قلوب کا عمل لفظاً اور معنی باطل ہوجاتا ہے:

۱۔ جب افعال قلوب مبتدأ وخبر سے مؤخر آئیں۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ عَلِمْتُ.

۲۔ جب یہ افعال مبتدأ وخبر کے درمیان آجائیں۔ جیسے: زَیْدٌ عَلِمْتُ عَالِمٌ.

2 1

تین صورتوں میں افعال قلوب کا عمل صرف لفظاً باطل ہو جاتا ہے:

۱۔ جب مبتدأ وخبر سے پہلے حرف نفی آ جائے۔ جیسے: عَلِمْتُ مَا زَيْدٌ عَالِمٌ.

۲۔ جب مبتدأ وخبر سے پہلے حرف استفہام آ جائے جیسے: ظَنَنْتُ أَزَيْدٌ قَائِمٌ أَوْ بَكْرٌ.

۳۔ جب مبتدأ وخبر سے پہلے لام ابتدائیہ آ جائے۔ جیسے: عَلِمْتُ لَزَيْدٌ عَالِمٌ.

فائدہ: ۱

خیال رہے کہ الغاء اور تعلیق میں دو طرح سے فرق ہے: (۱) الغاء کا مطلب ہے افعال قلوب کے عمل کو لفظاً اور معنی دونوں طرح باطل کر دینا اور تعلیق کا مطلب ہے ان کے عمل کو صرف لفظاً باطل کر دینا۔ (۲) الغاء صرف جائز ہے واجب نہیں لہٰذا الغاء کی جو دو صورتیں اوپر ذکر کی گئی ہیں ان میں یہ بھی جائز ہے کہ افعال قلوب کو عمل دیا جائے۔ جیسے: زَيْداً عَالِماً عَلِمْتُ يا زَيْداً عَلِمْتُ عَالِماً. جبکہ تعلیق واجب ہے لہٰذا تعلیق کی مذکورہ صورتوں میں یہ جائز نہیں کہ افعال قلوب کو عمل دیا جائے۔

فائدہ: ۲

لفظاً اور معنی عمل کا باطل ہونا تو ظاہر ہے۔ صرف لفظاً عمل کے باطل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس صورت میں مبتدأ وخبر معنی منصوب ہوں گے لہٰذا نصبِ جزئین کے ساتھ ایک اور جملہ اسمیہ کا اس پر عطف کرنا جائز ہوگا۔ جیسے: عَلِمْتُ لَزَيْدٌ قَائِمٌ وَبَكْراً قَاعِداً.

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب ظَنَنْتُ بمعنی اِتَّهَمْتُ، عَلِمْتُ بمعنی عَرَفْتُ، رَأَيْتُ بمعنی أَبْصَرْتُ اور وَجَدْتُ بمعنی أَصَبْتُ ہو تو یہ افعال متعدی بیک مفعول ہوں گے نیز اس صورت میں یہ افعال قلوب نہیں کہلائیں گے۔ جیسے: ظَنَنْتُ زَيْداً (میں نے زید پر وہم کیا) عَلِمْتُ زَيْداً (میں نے زید کو پہچان لیا) رَأَيْتُ زَيْداً (میں نے زید کو دیکھ لیا) وَجَدْتُ الضَّالَّةَ (میں نے گم شدہ چیز کو پا لیا)

☆☆☆☆☆

3 4

سبق نمبر: 26

﴿......مفعول بہ کا بیان......﴾

مفعول به کی تعریف:

وہ اسم جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو مارا)

مفعول به کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ صریح. ۲۔ غیر صریح.

۱۔صریح کی تعریف:

وہ اسم جو بغیر تاویل کے اور بلا واسطہ حرفِ جر مفعول بہ واقع ہو۔ جیسے: أَكَلْتُ خُبْزاً، رَأَيْتُهُ.

۲۔غیر صریح کی تعریف:

وہ اسم جو بتاویل یا بواسطہ حرفِ جر مفعول بہ واقع ہو۔ اس کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ جملہ مفرد کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ بنے۔ جیسے: عَلِمْتُ أَنَّکَ عَالِمٌ.

۲۔ جملہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ بنے۔ جیسے: زَعَمْتُ أَنْ تَفُوْزَ.

۳۔ کوئی اسم حرفِ جر کے واسطے سے مفعول بن رہا ہو۔ جیسے: ﴿أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾.

فائدہ:

۱۔ مفعول صریح و غیر صریح بعض اوقات ایک ہی جملے میں اکٹھے آجاتے ہیں جیسے: ﴿أَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا﴾ اس میں أَمَانَاتِ مفعول بہ صریح اور أَهْلِهَا مفعول بہ غیر صریح ہے۔

۲۔ایک فعل کے ایک سے زائد مفعول بہ بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسے: أَعْطَيْتُ زَيْداً دِرْهَماً، أَعْلَمْتُ زَيْداً بَكْراً فَاضِلاً (میں نے زید کو بکر کے فاضل ہونے کے بارے میں بتایا)۔

۳۔جس فعل کے دو یا تین مفعول ہوں اسے مجہول بنانے کی صورت میں پہلے مفعول کو نائب الفاعل اور باقی کو مفعول بہ بنایا جاتا ہے۔ جیسے: أُعْطِيَ زَيْدٌ دِرْهَماً، أُعْلِمَ زَيْدٌ بَكْراً فَاضِلاً (زید کو بکر کے فاضل ہونے کے بارے میں بتایا گیا)۔

مفعول بہ کی تقدیم:

اصل یہ ہے کہ مفعول بہ، فعل اور فاعل کے بعد آئے۔ مگر کبھی یہ فاعل سے اور کبھی فعل سے بھی پہلے آجاتا ہے۔ جیسے: ضَرَبَ عَمْرًوا زَيْدٌ اور زَيْداً ضَرَبْتُ. البتہ درج ذیل صورتوں میں اسے فاعل پر مقدم کرنا واجب ہے:

۱۔جب فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو مفعول بہ کی طرف لوٹ رہی ہو۔ جیسے: ﴿اِبْتَلٰى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ﴾ (ابراہیم کو ان کے رب نے آزمایا)

۲۔جب مفعول بہ ضمیر متصل اور فاعل اسم ظاہر ہو۔ جیسے: ضَرَبَنِيْ زَيْدٌ.

۳۔جب مفعول بہ ایسا کلمہ ہو جسے کلام کی ابتداء میں لانا ضروری ہو۔ مثلاً استفہام اور شرط۔ جیسے: مَنْ رَأَيْتَ؟ مَنْ تُكْرِمْ يُكْرِمْكَ (جس کی تو عزت کریگا وہ تیری عزت کریگا)۔

مفعول بہ کے فعل کا حذف:

مفعول بہ کے فعلِ عامل کو کبھی جوازاً اور کبھی وجوباً حذف کر دیا جاتا ہے۔

جوازاً حذف کی صورت:

جب فعل محذوف پر قرینہ موجود ہو مگر اس کا قائم مقام نہ پایا جائے تو اس کا حذف جوازی ہوتا ہے۔ جیسے: کوئی کہے: مَنْ ضَرَبْتَ؟ تو جواب میں کہا جائے: زَیْداً. یہاں زَیْداً سے پہلے ضَرَبْتُ فعل محذوف ہے اور اس پر قرینہ سائل کا سوال ہے کیونکہ جو چیز سوال میں مذکور ہوتی ہے وہ جواب میں بھی ملحوظ ہوتی ہے۔

وجوباً حذف کی صورت:

اس کی تین صورتیں ہیں: ۱۔مُنَادٰی ۲۔اِغْرَاء وَتَحْذِیْر ۳۔مَا أُضْمِرَ عَامِلُهُ عَلٰی شَرِیْطَةِ التَّفْسِیْرِ.

ان سب کا تفصیلی بیان آئندہ اسباق میں آئے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول بہ کی پہچان کریں۔

۱. ﴿وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ﴾ ۲. ﴿وَاِذَا ابْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ رَبُّهٗ﴾ ۳. ﴿فَرِیْقاً کَذَّبْتُمْ﴾ ۴. ﴿اِنَّا أَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ﴾ ۵. ﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتَابَ﴾ ۶. ﴿فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُوْراً﴾ ۷. أَکْرَمَ الْأُسْتَاذُ تِلْمِیْذَهٗ ۸. مَنْ أَخَذْتَ؟ ۹. أَکْرَمَکَ رَجُلٌ ۱۰. مَنْ تَضْرِبْ یَضْرِبْکَ ۱۱. ﴿أَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ﴾

سبق نمبر: 27

﴿......مفعول مطلق کا بیان......﴾

مفعول مطلق کی تعریف:

وہ مصدر منصوب جو ماقبل فعل کا ہم معنی ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْباً، قَعَدْتُ جُلُوْساً.

مفعول مطلق کی اقسام

اس کی تین اقسام ہیں: ۱۔تاکیدی ۲۔نوعی ۳۔عددی.

۱۔مفعول مطلق تاکیدی کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جو ماقبل فعل کی تاکید کے لیے لایا جائے۔ جیسے: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً﴾ (اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو)

۲۔مفعول مطلق نوعی کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جو ماقبل فعل کی حالت ونوعیت بیان کرنے کے لیے لایا جائے۔ جیسے: جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِيْ (میں قاری کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا) ثلاثی مجرد سے یہ عموماً فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔

۳۔مفعول مطلق عددی کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جو ماقبل فعل کی تعداد بیان کرنے کے لیے لایا جائے۔

جیسے: أَکَلْتُ أَکْلَةً (میں نے ایک مرتبہ کھایا)

تنبیہ:

اگر مفعول مطلق فعل کے معنی میں کوئی زیادتی نہ کرے بلکہ وہی مصدر ہو جس پر فعل دلالت کر رہا ہے تو وہ تاکید کے لیے ہوگا۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْباً.

اگر مفعول مطلق مضاف ہو یا اس کی صفت ذکر کی گئی ہو تو وہ نوعیت کے لیے ہوگا۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبَ الْقَارِيْ یا ضَرَبْتُ ضَرْباً شَدِیْداً.

اور اگر فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا اس کا تثنیہ ہو یا اسمِ عدد مضاف بمصدر ہو تو وہ عدد کے لیے ہوگا۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبَةً یا ضَرَبْتُ ضَرْبَتَیْنِ یا ضَرَبْتُ ثَلاَثَ ضَرَبَاتٍ.

مفعول مطلق کے فعل عامل کا حذف:

مفعول مطلق کے فعل عامل کو کبھی جوازاً اور کبھی وجوباً حذف کر دیا جاتا ہے۔

جوازا حذف کی صورت:

جب فعل محذوف پر کوئی قرینہ موجود ہو تو اسے حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کسی آنے والے سے خَیْرَ مَقْدَمٍ کہا جائے تو اس سے پہلے قَدِمْتَ فعل محذوف ہوگا، اصل عبارت یوں ہوگی: قَدِمْتَ قُدُوْماً خَیْرَ مَقْدَمٍ.

وجوبا حذف کی صورت:

خیال رہے کہ مفعول مطلق کے فعل عامل کا وجوباً حذف دو طرح ہے:

(۱)......سماعاً (۲)......قیاساً.

سماعاً وجوب حذف کا مفہوم:

جس مفعول مطلق کے فعل عامل کو ذکر کرنا اہل عرب سے اصلاً مسموع نہ ہو وہاں اس

حذف کرنا سماعاً واجب ہوتا ہے۔ یہ چند الفاظ میں ہوتا ہے جو درج ذیل ہیں:

(۱)......سَقْیاً یعنی سَقَاکَ اللّٰہُ سَقْیاً (اللہ تعالی تجھے سیراب کرے)۔

(۲)......رَعْیاً یعنی رَعَاکَ اللّٰہُ رَعْیاً (اللہ تعالی تیری رعایت فرمائے)۔

(۳)......خَیْبَۃً یعنی خَابَ الرَّجُلُ خَیْبَۃً (مرد ناامید ہوگیا)۔

(۴)......جَدْعاً یعنی جُدِعَ جَدْعاً (اس کے ناک کان کاٹ دیئے گئے)۔

(۵)......حَمْداً یعنی حَمِدْتُ اللّٰہَ حَمْداً (میں نے اللہ تعالی کی حمد کی)۔

(۶)......شُکْراً یعنی شَکَرْتُ شُکْراً (میں نے شکریہ ادا کیا)۔

(۷)......عَجَباً یعنی عَجِبْتُ عَجَباً (میں نے تعجب کیا)۔

قیاسا وجوبِ حذف کا مفہوم:

اگر فعل محذوف پر قرینہ اور قائم مقام دونوں پائے جائیں تو وہاں پر مفعول مطلق کے فعل عامل کا حذف کرنا قیاساً واجب ہوتا ہے۔ اس کے بھی چند مخصوص مواقع ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:

(۱)...... جب مفعول مطلق مکرر واقع ہو۔ جیسے: زَیْدٌ سَیْراً سَیْراً یعنی یَسِیْرُ سَیْراً (زید چلنے والا ہے)

(۲)......جب مفعول مطلق بصیغہ تثنیہ واقع ہو۔ جیسے: لَبَّیْکَ یعنی اُلِبُّ لَکَ اِلْبَابَیْنِ (میں تیری اطاعت کے لیے ہر وقت حاضر ہوں)

تنبیہ:

ان کا مفصل بیان بڑی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

1 2

فائدہ:

درج ذیل الفاظ عموماً افعال محذوفہ کے لیے مفعول مطلق واقع ہوتے ہیں:

۱۔سُبْحَانَ اللّٰہِ یعنی:سَبَّحْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ(میں نے اللہ عزوجل کی پاکی بیان کی)۔

۲۔مَعَاذَ اللّٰہِ.یعنی:عُذْتُ مَعَاذَ اللّٰہِ(میں اللہ عزوجل کی پناہ میں آیا)۔

۳۔أَیْضاً یعنی آضَ أَیْضاً (وہ لوٹا)۔

٤۔أَلْبَتَّۃَ یعنی بَتَّ أَلْبَتَّۃَ (اس نے پختہ کیا)۔

٥۔مَثَلاً یعنی مَثَّلْتُ مَثَلاً (میں نے مثال بیان کی)۔

٦۔یَقِیْناً یعنی تَیَقَّنْتُ یَقِیْناً (میں نے یقین کیا)۔

تنبیہ:

کبھی مفعول مطلق محذوف ہوتا ہے،اوراس کی صفت وغیرہ اس کے نائب کے طور پر ذکر کی جاتی ہے۔جیسے:﴿أُذْکُرُوْا اللّٰہَ کَثِیْرًا﴾ یعنی ذِکْرًا کَثِیْرًا، جَرَی التِّلْمِیْذُ سَرِیْعًا یعنی جَرْیًا سَرِیْعًا (شاگرد نے تیز دوڑ لگائی)

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول مطلق کی پہچان کریں اور یہ بھی بتائیں کہ وہ مفعول مطلق کی تینوں اقسام میں سے کونسی قسم ہے؟

۱.﴿کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْماً﴾ ۲.﴿وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبّاً جَمّاً﴾

3 4

٣.سَافَرْتُ اِلٰی کَراتَشِی سَفْرَتَيْنِ ٤.خَيْرَ مَقْدَمٍ. ٥.لا اَفْعَلُ هٰذَا الاَمْرَ البَتَّةَ ٦.أَكَلْتُ أُكْلَتَيْنِ. ٧.ضَرَبْتُ ضَرْباً. ٨.﴿أُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْراً﴾ ٩.اَلْبَاءُ مَثَلاً حَرْفُ الْجَرِّ. ١٠.﴿مَعَاذَ اللّٰهِ﴾. ١١.جَاءَ زَيْدٌ أَيْضاً. ١٢.نَمْ نَوْمَةَ الْعُرُوْسِ. ١٣.ضَرَبَ الخَادِمُ الْعَقْرَبَ ضَرْبَةً. ١٤.مَرَّ الْقِطَارُ مَرَّ السَّحَابِ. ١٥.خَطَفَ الثَّعْلَبُ الدَّجَاجَةَ خَطْفاً.

قاعدة كلية لا تتخلف

لا يُبدأ في العربية بساكن، ولا يوقَف على متحرِّك .فما كان متحرك الآخر كنحو :(شربَ -يشربُ -لن يشربَ -كيفَ -أينَ) تُسكِّن آخرَه إذا وقفتَ عليه، فتقول :(شربْ -يشربْ -لن يشربْ -كيفْ -أينْ) وهكذا...

المصدر الصناعي

المصدر الصناعي :اسمٌ زِيدتْ في آخره ياء مشدّدة، بعدها تاء مربوطة: (يّة)، للدلالة على ما فيه من الخصائص .نحو :(الإنسانيّة)، فإنها تدل على خصائص الإنسان، و (اللصوصيّة)، فإنها تدل على خصائص اللصوص.

ولا فرق في ذلك بين أن يكون الاسم عربياً أو أعجمياً، أو جامداً أو مشتقاً، أو مثنىً، أو جمعاً، ...نحو :(الحيوانية -الرأسمالية -الاشتراكية -الأقدمية -الكيفية -الماهيّة -الهُويّة -الأنانية -الديموقراطية...)

قاعدة كليّة

(إذا خَلَت الجملةُ من ضميرٍ يربطها بصاحب الحال، وجبت الواو)، نحو: (سافر زهير و الشمس مشرقة).

وتجب أيضاً إذا كان صدر الجملة ضميراً منفصلاً، نحو :(جاء زهيرٌ وهو يضحک) .ويجوز الوجهان بعد (إلاّ)، نحو :(ما جاء إلاّ وبيده كتاب =إلاّ بيده كتاب).

(قواعد اللغة العربية)

سبق نمبر: 28

......مفعول فیہ کا بیان......

مفعول فیہ کی تعریف:

وہ اسم جو اس زمان یا مکان پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو۔ جیسے: دَخَلْتُ الْمَدِیْنَةَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ. اسے ''ظرف'' بھی کہتے ہیں۔

ظرف کی اقسام

ظرف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ظرف زمان ۲۔ظرف مکان.

۱۔ظرف زمان کی تعریف:

وہ اسم جو اس زمانے پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ زَیْدًا یَوْمَ الْجُمُعَةِ میں یَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۲۔ظرف مکان کی تعریف:

وہ اسم جو اس مکان پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو۔ جیسے: دَخَلْتُ الْمَدِیْنَةَ میں الْمَدِیْنَةَ.

ظرف زمان کی اقسام

ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ظرف زمان غیر محدود ۲۔ظرف زمان محدود

۱۔ظرف زمان غیر محدود کی تعریف:

وہ اسم جو ایسے زمانے پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین نہ ہو۔ جیسے: صُمْتُ دَهْرًا. (میں نے ایک زمانے تک روزے رکھے) اسے ''ظرف مبہم'' بھی کہتے ہیں۔

ظرف زمان محدود کی تعریف:

وہ اسم جو ایسے زمانے پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین ہو۔ جیسے: صُمْتُ شَهْراً. (میں نے ایک ماہ تک روزے رکھے)

ظرف زمان کے احکام:

(۱)......ظرف زمان اگر مبہم (غیر محدود) ہو تو اس پر فِیْ کے حذف کے ساتھ نصب واجب ہے۔ جیسے: صُمْتُ دَهْراً.

(۲)......ظرف زمان اگر محدود ہو تو اس پر فِیْ کے حذف کے ساتھ نصب بھی جائز ہے اور فِیْ کے ذکر کے ساتھ جر بھی جائز ہے۔ جیسے: قُمْتُ يَوْمًا، ﴿اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾.

ظرف مکان کی اقسام

ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہیں: ۱۔ غیر محدود ۲۔ محدود.

۱۔ ظرف مکان غیر محدود کی تعریف:

وہ اسم جو ایسی جگہ پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین نہ ہو۔ جیسے: جَلَسْتُ أَمَامَ الْأَمِيْرِ (میں امیر کے سامنے بیٹھا)

۲۔ ظرف مکان محدود کی تعریف:

وہ اسم جو ایسی جگہ پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین ہو۔ جیسے: دَخَلْتُ فِی الْمَدْرَسَةِ.

ظرف مکان کے احکام:

(۱) اگر ظرف مکان غیر محدود ہو تو فِیْ کے حذف کے ساتھ منصوب ہوگا۔ جیسے: جَلَسْتُ أَمَامَ الأَمِيْرِ.

(۲) اگر ظرف مکان محدود ہو تو فِــــیْ کے ذکر کے ساتھ مجرور ہوگا[1]۔ جیسے:

ذَهَبْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ.

تنبیہ:

(۱)......لفظ لَدَى اور عِــنْدَ وغیرہ بھی ظرف مکان غیر محدود پر محمول کیے جاتے ہیں لہٰذا ان پر نصب پڑھی جاتی ہے، لیکن اگر عِنْدَ سے پہلے مِنْ آجائے تو عِنْدَ مجرور ہوگا جیسے: مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ (غیر اللہ کی طرف سے).(سورة النساء)

(۲)...... بوقتِ قرینہ مفعول فیہ کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی کہے: مَتٰى صُمْتَ ؟ تو جواب میں کہا جاسکتا ہے: يَوْمَ الْجُمُعَةِ. یہاں يَوْمَ سے پہلے صُمْتُ فعل محذوف ہوگا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول فیہ کی پہچان کیجئے نیز یہ بھی بتائیے کہ وہ ظرف کی کونسی قسم ہے؟

١. صُمْتُ شَهْرًا. ٢. جَلَسْتُ فِي الْمَسْجِدِ. ٣. دَخَلْتُ الدَّارَ. ٤. أَيْنَ زَيْدٌ؟ ٥. مَتٰى جِئْتَ؟ ٦. قُمْتُ خَلْفَ الامَامِ. ٧. حَضَرْتُ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ. ٨. ﴿اَلْاٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ﴾ ٩. جَلَسْتُ دَهْرًا. ١٠. حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا. ١١. اِنْتَظَرْتُ لَدَى الْبَابِ.

❁......❁......❁......❁

---

1 ...... اگر ظرف مکان محدود ہو اور دخول، سکون، نزول اور ان مصادر کے مشتقات کے بعد واقع ہو تو اس پر فِیْ کے حذف کے ساتھ نصب پڑھنا بھی جائز ہے اور ان کو مفعول بہ بنانا بھی جائز ہے۔

سبق نمبر: 29

﴿......مفعول معہ کا بیان......﴾

مفعول معہ کی تعریف :

وہ اسم جو ایسی واؤ کے بعد واقع ہو جو مع کے معنی میں ہو۔ یہ واؤ مصاحبت کے لیے ہوتی ہے یعنی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کا مدخول ماقبل فعل کے معمول کے ساتھ ہے۔ جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی جبوں کے ساتھ آئی)۔

مفعول معہ کا اعراب:

۱۔ اگر مفعول معہ کا فعل لفظاً عبارت میں موجود ہو اور عطف بھی جائز ہو تو مفعول معہ پر معطوف علیہ کے مطابق اعراب اور نصب دونوں پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے: جِئْتُ أَنَا وَزَيْدٌ اور زَيْدًا۔

۲۔ اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز ہو تو معطوف علیہ کے مطابق ہی اعراب آئے گا۔ جیسے: مَا لِزَيْدٍ وَعَمْرٍو. کیونکہ اس کا معنی ہے: مَا يَصْنَعُ زَيْدٌ وَعَمْرٌو یعنی زید کو عمرو کے ساتھ کیا چیز حاصل ہوئی؟

۳۔ اور اگر عطف جائز نہ ہو تو نصب ضروری ہوگا خواہ ماقبل فعل لفظاً ہو یا معنیً۔ جیسے: جِئْتُ وَزَيْدًا (میں زید کے ساتھ آیا)، مَا لَكَ وَزَيْدًا (تجھے زید کے ساتھ کیا چیز حاصل ہوئی)۔

فائدہ:

اگر کوئی اسم لفظ مَعَ کے بعد آئے گا تو وہ مفعول معہ نہیں ہوگا۔ جیسے: ذَهَبْتُ مَعَ زَيْدٍ.

☆☆☆☆☆

1 2

مشق

سوا ل نمبر1: مندرجہ ذیل جملوں میں سے مفعول معہ کی پہچان کریں۔

۱۔جِئتُ أَنَا وَزَیْداً　۲۔مَاتَ زَیْدٌ وَالشَّاۃَ　۳۔اِسْتَوٰی الْمَاءُ وَالْخَشُبَۃَ　٤۔جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ　۵۔ کَیْفَ حَالُکَ وَالْحَوَادِثَ　٦۔ مَالَکَ وَاِیَّاہُ ۔۷ اَمَا تُقِیْمِیْنَ وَاَخَاکِ　۸۔ کُنْ وَجَارَکَ مُتَوَافِقَیْنِ　۹.تُرِکَتِ النَّاقَۃُ وَفَصِیْلَتَھَا　۱۰ ۔ مَالَکَ اَیُّھَا الطَّالِبُ وَالمَبَاحِثَ الْفَلْسَفِیَّۃَ

☆......إذا أمکن استعمال الضمیر المتصل، لم یجز استعمال المنفصل. وعلی ذلک تقول :(سافرت)، ولا یجوز (سافر أنا) .اللھم إلا أن یکون الضمیر خبراً لکان وأخواتھا، أو المفعول الثانی لـ (ظنّ وأخواتھا)، ففی ھاتین الحالتین لک الخیار :أن تأتی بہ متصلاً أو منفصلاً، نحو :(کنتُہ=کنتُ إیّاہ) و (ظننتُکہ =ظننتُک إیّاہ).

☆......یکثر حذف (کان) واسمھا، بعد أداتین شرطیتین ھما :(إنْ) و(لو)، کنحو قولک :(زھیرٌ ممتدَحٌ إنْ حاضراً وإنْ غائباً) و(اِلتمسْ ولو خاتماً من حدید)

☆......(کان غفوراً) :من خصائص (کان) أنھا وإن کانت ماضویّۃ الصیغۃ قد تدلّ علی الثبوت والاستمرار، فتتجرّد من الدلالۃ الزمنیۃ، فیکون زمانھا متصلاً بغیر انقطاع .وھو ما تراہ فی الآیۃ، فإنّ المعنی :کان اللہ وما زال وسیظلّ غفوراً .ومنہ قولہ تعالی :)کنتم خیرَ أُمَّۃٍ أُخرجَت للناس.　(قواعد اللغۃ العربیۃ)

3 4

سبق نمبر: 30

﴿......مفعول لہ کا بیان......﴾

مفعول لہ کی تعریف:

وہ مفعول ہے جو فعل مذکور کے واقع ہونے کا سبب بنے۔ جیسے ضَرَبْتُهٗ تَادِيْبًا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے مارا) اس مثال میں تَادِيْبًا مفعول لہ ہے جو فعلِ ضرب کے واقع ہونے کا سبب بنا۔

مفعول لہ کے چند ضروری قواعد:

۱۔ مفعول لہ کو مَفْعُوْل لِأَجْلِهٖ بھی کہتے ہیں۔

۲۔ مفعول لہ کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ وہ ایسا مصدر ہوتا ہے جو ماقبل فعل کے متعلق سوال کا جواب ہوتا ہے۔ جیسے جب یہ کہا جائے ضَرَبْتُهٗ (میں نے اسے مارا) تو اگر سوال کیا جائے لِمَاذَا ضَرَبْتَ؟ کہ (تو نے کیوں مارا؟) تو جواب میں تَادِيْبًا (ادب سکھانے کیلئے) کہیں گے۔

۳۔ مفعول لہ منصوب اسی صورت میں ہوگا جب مصدر ہوگا۔ اگر مصدر نہیں ہوگا تو منصوب بھی نہیں ہوگا، جیسے وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ (اللہ نے زمین کو مخلوق کے لئے بنایا)۔ اس مثال میں "للانام" مصدر نہ ہونے کی وجہ سے منصوب نہیں ہے۔

٤۔ مفعول لہ کے منصوب ہونے کیلئے ضروری ہے کہ فعل اور مفعول کا زمانہ ایک ہو نیز دونوں کا فاعل بھی ایک ہی ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو مفعول لہ منصوب نہیں ہوگا۔ جیسے اَكْرَمْتُكَ الْيَوْمَ لِوَعْدِیْ بِذٰلِكَ أَمْسِ. (میں نے آج آپ کی عزت کی کیونکہ کل میں نے اس کا وعدہ کیا تھا) اس مثال میں فعل کا زمانہ آج ہے اور مفعول

(وعدی بذلک أمس) کا زمانہ گذشتہ ہے۔أَکْرَمْتُہٗ لِاکْرَامِہٖ أَخِیْ (میں نے اس کی عزت کی اس لیے کہ اس نے میرے بھائی کی تعظیم کی)اس مثال میں فعل (اکرمت) کا فاعل متکلم ہے جبکہ مفعول لہ (لاکرامہ) کا فاعل غائب ہے۔ لہذا ان دونوں مثالوں میں مفعول لہ منصوب نہیں ہوسکتا۔

۵۔اگر مفعول لہ منصوب ہوتو اسے مفعول لہ صریح کہتے ہیں۔اور اگر مجرور ہوتو اسے مفعول لہ غیر صریح کہتے ہیں۔جیسے﴿ یَجْعَلُوْنَ أَصَابِعَھُمْ فِیْ أٰذَانِھِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان:''اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں،کڑک کے سبب،موت کے ڈر سے''۔اس مثال میں حَذَرَ الْمَوْتِ مفعول لہ صریح ہے اور مِنَ الصَّوَاعِقِ مفعول لہ غیر صریح ہے۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول لہ کی پہچان کریں۔

۱.أَحْتَرِمُ الْقَانُوْنَ دَفْعاً لِلضَّرَرِ ۲. قُمْتُ اِجْلَالاً لَکَ ۳.ذَھَبْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ لِاَدَاءِ الْفَرِیْضَةِ ۴. تَنَزَّھْتُ طَلَبَ الرَّاحَةِ ۵. أَجْلِسُ بَیْنَ الْأَصْدِقَاءِ لِلصُّلْحِ ٦. ھَجَرْتُ الصُحُفَ الھَزْلِیَّةَ النُّفُوْرَ مِنْھَا ۷. تَحَفَّظْتُ فِیْ کَلَامِیْ خَشْیَةَ الزَّلَلِ ۸. أَسْأَلُ الْخَبِیْرَ قَصْدَ الْاِسْتِرْشَادِ ۹. زُرْتُ الْمَرِیْضَ اِطْمِئْنَاناً عَلَیْهِ ۱۰. لَا تَبْخُلُوْا خَشْیَةَ الْفَقْرِ ۱۱. لَازَمْتُ الْبَیْتَ اِسْتِجْمَاماً ۱۲. اَطَلْتُ الْمَشْیَ بَیْنَ الزُّرُوْعِ التَّمَتُّعَ بِھَا.

سوال نمبر 2:۔مذکورہ بالا جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

سبق نمبر: 31

﴿......حال کا بیان......﴾

حال کی تعریف:

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت فاعلی یا مفعولی کو بیان کرے۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید میرے پاس آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس مثال میں رَاکِبًا حال ہے۔ اور یہ زَیْدٌ کی حالت فاعلی کو بیان کر رہا ہے. ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا) اس مثال میں مَشْدُوْدًا حال ہے اور یہ زید مفعول کی حالت مفعولی کو بیان کر رہا ہے۔

نوٹ:

جس کی حالت بیان کی جائے اس کو ذوالحال کہتے ہیں، جیسے مذکورہ مثالوں میں زید ذوالحال ہے کیونکہ پہلی مثال میں اس کی حالت فاعلی اور دوسری مثال میں اس کی حالت مفعولی کو بیان کیا گیا ہے۔

حال کے چند ضروری قواعد:

۱۔ حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔

۲۔ اگر کبھی حال معرفہ ہو تو یہ نکرہ کی تاویل میں ہوگا۔ جیسے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ (میں اللہ عزوجل پر ایمان لایا اس حال میں کہ وہ ایک ہے) اس مثال میں وَحْدَهٗ حال ہے جو کہ معرفہ ہے لیکن یہ مُنْفَرِدًا کی تاویل میں ہے۔ اور مُنْفَرِدًا نکرہ ہے۔

2 1

۳۔اگر ذوالحال نکرہ ہوتو حال کو اس پر مقدم کریں گے۔جیسے جَاءَ نِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ اس مثال میں رَاکِبًا رَجُلٌ کا حال واقع ہورہا ہے۔اور رَجُلٌ کیونکہ نکرہ ہے۔اس لئے رَاکِبًا حال کو ذوالحال پر مقدم کیا گیا۔

٤۔حال عموما اسم مشتق ہوتا ہے لیکن کبھی اسم جامد بھی حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے کَرَّ عَلِیٌّ أَسَدًا ۔(علی نے شیر کی طرح حملہ کیا) اس مثال میں أَسَدًا حال واقع ہورہا ہے جو کہ اسم جامد ہے۔

۵۔کبھی جملہ خبریہ بھی حال واقع ہوتا ہے۔جیسے رَأَیْتُ الْأَمِیْرَ وَ هُوَ رَاکِبٌ (میں نے امیر کو سواری کی حالت میں دیکھا)۔

٦۔جب جملہ حال بن رہا ہو تو اس صورت میں حال اور ذوالحال کے درمیان تعلق پیدا کرنے کیلئے ایک رابطے کا ہونا ضروری ہے اور یہ رابطہ واؤ یا ضمیر یا دونوں ہوسکتے ہیں۔ جیسے لاَ تَضْرِبِ الرَّجُلَ وَ هُوَ مَظْلُوْمٌ (آدمی کو نہ مار اس حال میں کہ وہ مظلوم ہے) اس مثال میں تعلق کیلئے واؤ اور ضمیر دونوں موجود ہیں۔اور کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ (میں نبی تھا اس حال میں کہ آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے) اس مثال میں تعلق پیدا کرنے کیلئے واؤ موجود ہے۔ضَرَبْتُ زَیْدًا هُوَ قَائِمٌ اس میں هُوَ تعلق پیدا کرنے کیلئے موجود ہے۔

۷۔حال کبھی جملہ فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی جملہ اسمیہ۔اگر حال جملہ فعلیہ ہو اور ماضی ہو تو اس سے پہلے قَدْ کا ہونا ضروری ہے۔جیسے جَاءَ الْمُصَلِّی وَقَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (نمازی آیا اس حال میں کہ جماعت کھڑی ہوچکی تھی)۔

3 4

۸۔ اگر حال مضارع ہو اور مثبت ہو تو اس میں صرف ضمیر کافی ہے۔ جیسے ذَهَبَ السَّارِقُ يَرْكَبُ (چور گیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا)

۹۔ کبھی کبھی حال کا عامل حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے رَاشِدًا مَهْدِيًّا اصل میں سِرْ رَاشِدًا مَهْدِيًّا تھا پھر حال کے عامل سِرْ کو حذف کر دیا گیا۔

۱۰۔ اگر حال مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع اور تذکیر و تانیث میں ذوالحال سے مطابقت ضروری ہے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا ،جَاءَ الرجَلانِ رَاكِبَيْنِ، جَاءَ تِ الْمَرْأَتَانِ رَاكِبَتَيْنِ ۔

۱۱۔ اگر جملہ خبریہ درمیان کلام یا آخر کلام میں معرفہ کے بعد واقع ہو تو وہ حال واقع ہوگا۔ جیسے رَجَعَ الْقَائِدُ هُوَ مَنْصُوْرٌ (قائد لوٹا اس حال میں کہ وہ کامیاب تھا)۔

۱۲۔ مِنْ بیانیہ سے پہلے کوئی اسم معرفہ ہو تو وہ ذوالحال اور من بیانیہ اپنے مدخول سے مل کر حال بنے گا۔ جیسے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ۔ اس مثال میں أَلرِّجْسَ ذوالحال اور مِنَ الْأَوْثَانِ حال ہے۔

۱۳۔ وَحْدَهٗ، کا لفظ جہاں بھی آئے گا حال ہی بنے گا۔ جیسے نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ.

☆☆☆☆☆

2 1

مشق

سوال نمبر1:۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود حال کی پہچان کریں۔

١. خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ٢. جَاءَ نِیْ رَاكِبًا رَجُلٌ ٣.ظَهَرَ الْبَدرُ كَامِلاً ٤. نَجا الْغَرِيْقُ شَاحِباً ٥.أَبْصَرْتُ النُّجُوْمَ مُتَوَجِّهاً ٦.أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّاكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتًا ٧. اُدْخُلُوْا رجلًا رجلًا ٨. يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ أٰمَنُوْ لَا تَقْرَبُوْ ا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى ٩. اِذَا اجْتَهَدَ الطالبُ صَغيرًا سَادَ كبيرًا ١٠. جَاءَ زَيْدٌ يَضْرِبُ اَخَاهٗ ١١. صَافَحَ الْمُضِيْفُ ضَيْفَهٗ وَاقِفَيْن.

سوال نمبر2:۔مذکورہ بالا جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

الفرائد المنثورة

☆......الأصل في الفاعل أن يَتَّصل بفعله، لأنه كالجزءِ منه، ثُم يأتي بعدَه المفعولُ. وقد يُعكَسُ الأمرُ. وقد يَتقدَّمُ المفعولُ على الفعل والفاعل معاً. وكلُّ ذلك إمَّا جائزٌ، وإمَّا واجبٌ، وإمَّا مُمتنع.

☆......الاسمُ العلمُ لا يكونُ صفةً، وإنما يكونُ موصوفاً. ويُوصفُ بأربعةِ أَشياءَ بالمعرَفِ بأل نحو: "جاءَ خليلٌ المجتهدُ" وبالمضاف إلى معرفةٍ، نحو: " جاءَ علی صديقُ خالدٍ"، وباسمِ الإشارةِ، نحو: " أُكرِمُ علياً هذا"، بالاسم الموصولِ المُصدرِ بأل، نحو: "جاءَ عليٌّ الذی اجتهد".

3 4

سبق نمبر: 32

﴿......استثناء کا بیان......﴾

استثناء کی تعریف:

استثناء کالغوی معنی کسی چیز کو الگ کرنا ہے، جبکہ اصطلاح میں حرف استثناء کے ساتھ کسی کو ماقبل کے حکم سے نکال دینا استثناء کہلاتا ہے۔ جیسے جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے) اس مثال میں زید کو حرف استثناء الا کے ذریعے ماقبل کے حکم سے خارج کیا گیا ہے۔ جس کو خارج کیا جائے اس کو مستثنی اور جس سے خارج کیا جائے اس کو مستثنی منہ اور حرف جس کے ذریعے استثناء کیا جائے اس کو حرف استثناء کہتے ہیں۔ جیسے کہ مذکورہ بالا مثال میں اَلْقَوْمُ مستثنی منہ اور زَیْدًا مستثنی اور اِلا حرف استثناء ہے۔

حروف استثناء:

حروف استثناء گیارہ ہیں۔ ۱.اِلَّا ۲. غَیْرَ ۳. سِوٰی ٤. سِوَاءَ ٥.خَلاَ ٦. مَاخَلاَ ۷. عَدَا ۸.مَا عَدَا ۹. حَاشَا ۱۰. لَیْسَ 11. لاَ یَکُوْنُ.

مستثنی کی اقسام

مستثنی کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مستثنی متصل ۲۔ مستثنی منقطع

۱۔ مستثنی متصل کی تعریف:

مستثنی متصل اسے کہتے ہیں جو مستثنی منہ کے حکم میں داخل ہو لیکن حرف استثناء

کے ذریعے اسے نکال دیا گیا ہو۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا، زید قوم کے حکم میں داخل تھا لیکن اِلَّا حرف استثناء کے ذریعے اس کو نکال دیا گیا۔

۲۔مستثنی منقطع کی تعریف:

مستثنی منقطع اسے کہتے ہیں جو مستثنی منہ کے حکم میں داخل نہ ہو۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا، اس مثال میں حِمَارًا مستثنی ہے جو کہ مستثنی منہ اَلْقَوْمُ کے حکم میں داخل نہیں۔

جس کلام میں استثناء ہو اسکی دو قسمیں ہیں:

۱۔کلام موجب ۲۔کلام غیر موجب

۱۔کلام موجب:

جس میں نفی، نہی یا استفہام نہ پایا جائے۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا.

۲۔کلام غیر موجب:

جس میں نفی، نہی یا استفہام ہو۔جیسے مَا جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا.

مستثنی کا اعراب:

مستثنی کے اعراب کی چار صورتیں ہیں

۱۔منصوب ۲۔منصوب یا ماقبل کے مطابق ۳۔عامل کے مطابق ٤۔مجرور

۱۔منصوب:

۱۔جب مستثنی اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو،جیسے جَاءَنِیَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا.

۲۔جب مستثنی، مستثنی منہ سے پہلے اور کلامِ غیر موجب میں واقع ہو۔جیسے

ماجاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا أَحَدٌ.

۳۔ جب مستثنٰی منقطع ہو۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا.

٤۔جب مستثنٰی مَاخَلاَ، مَاعَدَا ،لَیْسَ یا لاَ یَکُوْنُ کے بعدواقع ہو۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ مَاخَلاَ زَیْدًا.

۵۔جب مستثنٰی خَلاَ اور عَدَا کے بعدواقع ہوتواکثرعلماءکےمذہب پرمنصوب ہوگا۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ عَدَا زَیْدًا.

۲۔منصوب یا ماقبل کے مطابق:

جب مستثنٰی کلام غیرموجب میں اِلَّا کے بعدواقع ہواورمستثنٰی منہ مذکوراورمقدم ہوتو دوطرح سے پڑھنادرست ہے منصوب اورماقبل کےمطابق،جیسے مَااَثْمَرَتِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً اور شَجَرَةٌ(درخت پھل نہیں لائے سوائے ایک درخت کے)۔

۳۔عامل کے مطابق :

جب مستثنٰی مفرغ ہو(یعنی مستثنٰی منہ مذکورنہ ہو)اورکلام غیرموجب میں واقع ہو تواس صورت میں اس کااعراب عامل کےمطابق ہوگا۔جیسے مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ.

٤۔مجرور:

جب مستثنٰی لفظ غَیْـرَ، سِوٰی، سَواءَ کے بعدواقع ہوتومستثنٰی کومجرور پڑھیں گے۔اوراکثرنحویوں کےنزدیک حَـاشَـا کےبعدبھی مجرور پڑھیں گے۔ جیسے جَـاءَ نِیَ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ، جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ سِوٰی زَیْدٍ، جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ سِوَاءَ زَیْدٍ، جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ.

غَیۡرَ کے اعراب :

لفظ غَیۡرَ کا اعراب اِلَّا کے بعد واقع ہونے والے مستثنی کی طرح ہوتا ہے۔

جیسے جَاءَ نِیَ الۡقَوۡمُ غَیۡرَ زَیۡدٍ، مَاجَاءَ نِیۡ غَیۡرُ زَیۡدٍ، مَارَأَیۡتُ غَیۡرَ زَیۡدٍ.

ترکیب: **جَاءَ نِیَ الۡقَوۡمُ اِلَّا زَیۡدًا**

جَاءَ فعل، نون وقایہ، ی ضمیر متکلم مفعول بہ، اَلۡقَوۡمُ مستثنی منہ، اِلَّا حرف استثناء، زَیۡدًا مستثنی۔ مستثنی منہ اپنے مستثنی سے ملکر جَاءَ فعل کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر 1: ۔مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور مستثنی منہ اور مستثنی کی پہچان کریں۔

۱ .مَا تَخَلَّفَ الطُّلَّابُ اِلَّا وَاحِدًا ۲. سَجَدَ الۡمَلٰئِکَةُ اِلَّا اِبۡلِیۡسَ ۳.تَنَاوَلۡتُ الطَّعَامَ اِلَّا الۡمَاء ٤. رَأَیۡتُ الۡقَوۡمَ سِوٰی زَیۡدٍ ٥. مَاجَاءَ نِیۡ غَیۡرَ زَیۡدِنِ الۡقَوۡمُ ٦. مَاضَرَبَ أَحَدًا اِلَّا زَیۡدًا ۷. مَامَرَرۡتُ اِلَّا بِزَیۡدٍ ۸. جَاءَ نِیَ الۡقَوۡمُ مَا عَدَا زَیۡدًا ۹. عَالِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡهِرُ عَلٰی غَیۡبِهٖ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ ۱۰ . قَالَ النَّبِیُّ: کُلُّ الذُّنُوۡبِ یَغۡفِرُاللّٰهُ مِنۡهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوۡقَ الۡوَالِدَیۡنِ.

سوال نمبر 2: ۔مذکورہ بالا جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

2

سبق نمبر: 33　1

﴿......صفت مشبہ کا بیان......﴾

صفت مشبہ کی تعریف:

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جواس ذات پر دلالت کرے جو دائمی طور پر مصدری معنی سے موصوف ہو۔جیسے کَرِیْمٌ (کرم کرنے والا)۔ثلاثی مجرد سے اس کے چاراوزان مشہوراور کثیرالاستعمال ہیں۔ ١. أَفْعَلُ جیسے أَسْوَدُ ٢. فَعْلاَنُ جیسے عَطْشَانُ ٣.فَعْلٌ جیسے صَعْبٌ ٤. فَعِیْلٌ جیسے کَرِیْمٌ.

اسکے عمل[1] کی شرائط:

اسکےعمل کے لئے ضروری ہے کہ یہ، مبتدا ،موصوف ، ذوالحال،حرف نفی یا استفہام میں سے کسی ایک کے بعدآئے۔مبتداکے بعدجیسے اَلْوَلَدُ حَسَنٌ(لڑکا خوبصورت ہے)موصوف کے بعدجیسے جَاءَ رَجُلٌ حَسَنٌ وَجْھُہُ(وہ آدمی آیا جس کا چہرہ خوبصورت ہے)ذوالحال کے بعدجیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌاَحْمَرَ وَجْھُہُ (میرے پاس زیداس حال میں آیا کہ اس کا چہرہ سرخ تھا) حرف نفی کے بعدجیسے مَا حَسَنٌ زَیْدٌ (زیدخوبصورت نہیں ہے) استفہام کے بعدجیسے أَحَسَنٌ کِتَابُکَ؟(کیا تمہاری کتاب خوبصورت ہے؟)

اسکے استعمال کی صورتیں:

صفت مشبہ کا صیغہ دوطریقوں سے استعمال ہوتا ہے۔

3　4

[1]......صفت مشبہ عمل میں اپنےفعل مشتق منہ کی طرح ہے۔

۱۔معرف باللام جیسے زَیْدُنِ الْحَسَنُ الْوَجْہِ.

۲۔غیرمعرف باللام ۔جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْھُہٗ.

اسکے معمول کی صورتیں:

اسکے معمول کی تین صورتیں ھیں

۱۔معرف بلام جیسے زَیْدُ نِ الْکَثِیْرُالْمَالِ.

۲۔مضاف جیسے حَسَنٌ وَجْھُہٗ.

۳۔نہ مضاف نہ معرف بلام جیسے اَلْوَلَدُ حَسَنٌ وَجْھًا.

نیز اعراب کے اعتبار سے بھی اسکے معمول کی تین صورتیں ھیں:

۱۔فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا جیسے زَیْدٌحَسَنٌ وَجْھُہٗ۔

۲۔مفعول بہ سے مشابہت کی وجہ سے منصوب ہوگا بشرطیکہ وہ معرفہ ہو جیسے اَلْمَسْجِدُ الْفَسِیْحُ السَّاحَۃَ اوراگرمعمول نکرہ ہوتومفعول بہ کی مشابہت یاتمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا جیسے اَلْحَیَاۃُ قَلِیْلٌ مَوْتًا۔

۳۔مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا جیسے زَیْدٌ شَدِیْدُ الْمُطَالَعَۃِ۔

نوٹ:

صفت مشبہ کا معمول اس سے مقدم نہیں ہوسکتا۔

صفت مشبہ کے چند قواعد:

☆......صفت مشبہ اوراسم فاعل میں یہ فرق ہے کہ صفت مشبہ میں معنی مصدری دائمی

طور پر پائے جاتے ہیں۔ جبکہ اسم فاعل میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس میں معنی مصدری حدوثی طور

پر پائے جاتے ہیں۔ جیسے عَلِیْمٌ (ہمیشہ جاننے والا) اور عَالِمٌ (جاننے والا)۔

☆......صفت مشبہ کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں۔ اور سب سماعی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ جو رنگ، عیب یا حلیے پر دلالت کریں ان سے صفت مشبہ واحد مذکر أَفْعَلُ اور واحد مونث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے۔ اور دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے أَحْمَرُ، حَمْرَاءُ، اور جمع حُمْرٌ اسی طرح أَخْرَسُ (گونگا)، خُرْسَاءُ اور جمع خُرْسٌ).

۲۔ اہل حرفہ یعنی پیشہ ور لوگوں کیلئے زیادہ تر فَعَّالٌ کا وزن استعمال کیا جاتا ہے، جیسے خَیَّاطٌ (درزی)، نَجَّارٌ (بڑھئی)، خَبَّازٌ (نانبائی)، حَجَّامٌ (نائی)، بَزَّازٌ (کپڑا فروش)، اور کبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنا لیتے ہیں، بَقْلَةٌ (ساگ) سے بَقَّالٌ (سبزی فروش)، جَمَلٌ سے جَمَّالٌ (ساربان).

☆......جب صفت مشبہ کا معمول مرفوع ہو تو اس میں ضمیر نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت اسکا معمول اسکا فاعل ہوتا ہے۔ لہذا صفت کا صیغہ اس صورت میں ہمیشہ واحد آئے گا، خواہ معمول واحد ہو یا تثنیہ یا جمع اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہو تو صفت میں ضمیر ہوگی جو موصوف کی طرف راجع اور اسکا فاعل ہوگی نیز یہ ضمیر تذکیر و تانیث اور تثنیہ و جمع میں موصوف کے مطابق ہوگی۔

ترکیب: جَاءَ زَیْدٌ کَرِیْمٌ أَبُوْهُ

جَاءَ فعل زَیْدٌ ذوالحال کَرِیْمٌ صفت مشبہ أَبُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے ملکر کَـرِیْمٌ صفت مشبہ کا فاعل صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر حال، حال ذوالحال سے ملکر فاعل فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

ترکیب: زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ

زَیْدٌ مبتدا حَسَنٌ صفت مشبہ وَجْـهُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف ،مضاف الیہ سے ملکر حَسَنٌ کا فاعل، حَسَـنٌ صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1:۔مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

۱. أَللهُ کَرِیْمٌ ۲. بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ ۳. زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ ٤. بَکْرٌ جَمِیْلٌ ٥. أَنَا عَطْشَانُ ٦. کَانَ الامَام أَحْمَد رضا جَمِیْلَ الصُّوْرَةِ حَسَنَ الْعَیْنَیْنِ وَالْمَضْحَکِ حُلوَ الْاِبْتِسَامَةِ مَسْنُوْنَ الْوَجْهِ جَیِّدَ الْبَیَانِ عَذْبَ الْاَلْفَاظِ ۷. أَ حَسَنٌ زَیْدٌ؟ ۸. جَاءَ نِیَ الرِّجَالُ الْحَسَنُوْنَ وَجْهًا ۹. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۰.رَأَیْتُ طِفْلَةً حَسَنَةَ الصُّوْرَةِ وَ نَظِیْفَةَ الثِّیَابِ. ۱۱.هٰذِه الْبَقَرَةُ سَوْدَاءُ عَیْنُهَا وَأَبْیَضُ رَأْسُهَا.

سبق نمبر: 34

﴾......قسم اور جوابِ قسم......﴿

بعض اوقات کلام میں تاکید پیدا کرنے کے لئے یا کسی شیء کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے قسم اٹھائی جاتی ہے۔ قسم کیلئے اکثر اوقات حروف قسم (باء، واؤ، تاء، لام) استعمال ہوتے ہیں، لیکن کبھی کبھی افعالِ قسم (حَلَفَ اور أَقْسَمَ) بھی لائے جاتے ہیں۔ جیسے (أَقْسَمَ بِاللّٰهِ عُمَرُ) عمر نے اللہ کی قسم کھائی۔

وضاحت:

قسم کیلئے جوابِ قسم کا ہونا ضروری ہوتا ہے جیسے واللّٰہِ لَنْ أَتْرُكَ الصَّلٰوۃَ (اللہ کی قسم میں ہرگز نماز ترک نہیں کروں گا)، میں لَنْ أَتْرُكَ الصَّلٰوۃَ جوابِ قسم ہے۔ جوابِ قسم یا تو جملہ اسمیہ ہوگا یا فعلیہ۔

جملہ اسمیہ ہوتو:

مثبتہ ہوگا یا منفیہ:

اگر مثبتہ ہوتو اس سے پہلے اِنَّ یا لامِ ابتدائیہ لایا جاتا ہے۔ جیسے وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، اور وَاللّٰهِ لَزَیْدٌ قَائِمٌ.

اگر منفیہ ہوتو اسکے ماقبل مَا مشابہ بلیس ہوگا۔ یا لائے نفی جنس یا اِنْ نافیہ جیسے وَاللّٰهِ مَا زَیْدٌ کَاتِبًا، وَاللّٰهِ اِنْ عَلِیٌّ کَاتِبًا (اللہ کی قسم علی لکھنے والا نہیں ہے)۔

جملہ فعلیہ ہو تو:

1 2

مثبتہ ہوگا یا منفیہ:

اگر مثبتہ ہوتو شروع میں لَقَد یا صرف لام ابتدائیہ آئیگا۔ جیسے وَاللّٰہِ لَقَدْ فَازَ الْمُؤْمِنُ اور وَاللّٰہِ لَأَدْخُلَنَّ فِی الْمَسْجِدِ.

اور اگر منفیہ ہوتو فعل ماضی ہوگا۔ یا مضارع۔ اگر ماضی ہوتو مَا نافیہ سے شروع ہوگا، جیسے وَاللّٰہِ مَا وَعَدْتُہٗ اور مضارع ہوتو لاَ یا لَنْ سے شروع ہوگا۔ جیسے وَاللّٰہِ لاَ أُکَلِّمُہٗ أَبَدًا ، وَاللّٰہِ لَن یُّکَذِّبَ زَیْدٌ.

جواب قسم کا حذف:

جب قرینہ پایا جائے تو جواب قسم کو وجوبی طور پر حذف کر دیا جاتا ہے۔ اسکی درج ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ جب قسم سے پہلے ایسا جملہ آجائے جو جواب قسم بن سکتا ہو جیسے اَللّٰہُ وَاحِدٌ وَاللّٰہِ.

۲۔ جب قسم ایسے جملے کے درمیان میں آجائے جو جواب قسم بن سکتا ہو جیسے اَللّٰہُ وَاللّٰہِ وَاحِدٌ.

ترکیب: وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

واؤ حرف جر برائے قسم اَللّٰہِ اسم جلالت مجرور جار مجرور سے ملکر أُقْسِمُ فعل مقدر کا ظرف مستقر، أُقْسِمُ فعل اس میں أَنَا ضمیر فاعل، أُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل زَیْدًا اس کا اسم قَائِمٌ اس کی خبر اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب قسم۔

3 4

1 2

ترکیب: وَاللّٰہِ لَأَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ

واؤ حرف جار برائے قسم اَللّٰہِ اسم جلالت مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر أُقْسِمُ فعل مقدر کا ظرف مستقر أُقْسِمُ فعل، اس میں أَنَا ضمیر فاعل أُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔ لَأَدْخُلَنَّ، میں لام برائے تاکید مثبت اس میں أَنَا ضمیر اس کا فاعل اور اَلْمَسْجِدَ اس کا مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم ہوا۔

نــــوٹ: اللہ تعالیٰ جب اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی شیٔ کی قسم اٹھاتا ہے تو وہ اس لیے نہیں ہوتی کہ وہ شیٔ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ سے عظیم ہے بلکہ حکمت یہ ہوتی ہے کہ اس چیز کو وہ شرف وعظمت نصیب ہوجائے۔ (فتاوی رضویہ، ج ۵)۔ اور کمال ادب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے قسم کے ساتھ لفظ کھانا استعمال نہ کیا جائے بلکہ یوں ترجمہ کیا جائے جیسے اعلحضرت علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا کہ میں قسم یاد فرماتا ہوں یا مجھے اس شہر کی قسم وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر 1: ۔مندرجہ ذیل جملوں میں قسم وجواب قسم کی پہچان کریں۔

۱. وَاللّٰہِ لاکرمن الضیف ۲. اقسم باللّٰہ زید ۳. أُقْسِمُ بِاللّٰہِ بِأَنَّ اللّٰہَ وَاحِدٌ ٤. تَاللّٰہِ لَعَلِیٌّ صَادِقٌ ٥. وَاللّٰہِ لَقَدِاجْتَہَدَ التِّلْمِیْذُ ٦. اَللّٰہُ وَاحِدٌ وَاللّٰہِ ۷. بِالرَّحْمٰنِ لَقَدْ فَازَ الْمُسْلِمُ ۸. وَاللّٰہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ لَوَاجِبَۃٌ ۹. وَاللّٰہِ لَأُسَاعِدَنَّ الْفَقِیْرَ ۱۰. وَاللّٰہِ مَا عَلِیٌّ مُسَافِرًا ۱۱. لِلّٰہِ لاَیُؤَخَّرُ الْأَجَلُ ۱۲. فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ

3 4

سبق نمبر: 35

﴿......نداء کا بیان......﴾

کسی کی توجہ اپنی طرف کرنے کیلئے نداء کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس کیلئے مخصوص حروف استعمال کیے جاتے ہیں۔جنھیں حروف نداء کہتے ہیں اور جسکی توجہ مطلوب ہو اسے منادٰی کہتے ہیں۔

حروف نداء :

یہ پانچ ہیں۔ یَا ،أَیَا ، هَیَا، أَیُ، اورهَمزۂ مَفتُوحه.

اِن کا استعمال:

یا: قریب وبعید اور متوسط سب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

أَیَا وَهَیَا: یہ صرف بعید کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

أَیُ، همزۂ مفتوحه: یہ قریب کیلئے ہیں۔

منادٰی:

منادٰی ایسا اسم ہے جو حروف ندا کے بعد آتا ہے۔اور اس سے منادٰی کی توجہ مطلوب ہوتی ہے۔جیسے یا رسولَ اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیه وسلم)

منادٰی کی اقسام واعراب

منادٰی کی پانچ اقسام ہیں۔

۱۔ مفرد معرفه:

یعنی جب منادٰی معرفہ ہو، مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو۔تو اس صورت میں مرفوع ہوگا۔جیسے یَا زَیْدُ.

نکرہ معینہ:

یعنی جب نکرہ معین ہو۔تواس صورت میں بھی مرفوع ہوگا۔جیسے یَا رَجُلُ.

۳۔نکرہ غیر معینہ:

یعنی جب منادٰی نکرہ غیرمعین ہوگا تو اس صورت میں منصوب ہوگا۔جیسے کسی اندھے کا کہنا یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ)۔

٤۔مضاف:

یعنی جب منادٰی مضاف ہوتواس صورت میں بھی منصوب ہوگا۔جیسے یَا سَیِّدَ الْبَشَرْ.

٥۔مشابہ مضاف:

یعنی وہ اسم جو مضاف تو نہ ہولیکن مضاف کی طرح دوسرے اسم سے ملے بغیر مکمل نہ ہواوراپنے مابعد میں عامل ہوتواس صورت میں بھی منصوب ہوگا جیسے یَا طَالِعًا جَبَلاً (اے پہاڑ پر چڑھنے والے)۔

تنبیہ:

حروف نداء أَدْعُوْ فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ منادٰی أَدْعُوْ فعل محذوف کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محلا ہمیشہ منصوب ہوتا ہے اگرچہ بعض اوقات لفظا مرفوع ہوتا ہے۔جیسے یَا زَیْدُ یعنی أَدْعُوْ زَیْدًا۔

حروف نداء کے چند ضروری قواعد:

١۔اسم جلالت پرنداء کے لئے حرف یاء داخل ہوتا ہے جیسے یَا اَللّٰهُ۔

٢۔اگر منادٰی معرف باللام ہوتو حرف نداء اور منادٰی کے درمیان مذکر کی صورت میں اَیُّھَا اور مؤنث کی صورت میں اَیَّتُھَا کا اضافہ کرتے ہیں۔

2 1

جیسے یَا أَیُّھَاالاِنْسَانُ اور یَا أَیَّتُھَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ.

٣۔ مقام دعا میں حرف نداء یَـــا کوگرا کر اسم جلالت کے آخر میں میم مشدد کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے أَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا.

٤۔ کبھی منادٰی کو حذف کر دیا جاتا ہے جب کہ قرینہ پایا جائے۔ جیسے اَلا یَـــا اسْجُدُوْا یہاں لفظ قَوْمُ منادٰی محذوف ہے اور قرینہ حرف نداء کا فعل پر داخل ہونا ہے۔

٥۔ کبھی کبھی حرف نداء کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے جیسے یُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا اصل میں یَا یُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا اور اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ اصل میں اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا أَیُّھَا النَّبِیُّ تھا۔

٦۔ اگر منادی غُـــلامٌ، رَبٌّ، أُمٌّ وغیرہ الفاظ ہوں اور یہ یائے متکلم کی طرف مضاف بھی ہوں تو انکو چار طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں۔ یَـا غُلاَمِیْ ،یَا غُلاَمِیَ ، یَاغُلاَمِ ، یَاغُلاَمَا اور اسی طرح یَـا رَبِّیْ ،یَا رَبِّیَ، یَا رَبِّ ، یَا رَبَا، اسی طرح مذکورہ دیگر الفاظ بھی۔

٧۔ اگر منادی مفرد معرفہ ہو اور اسکے بعد اِبْنٌ یا بِنْتٌ کا لفظ آجائے تو منادی اِبْنٌ اور بِنْتٌ سمیت منصوب جبکہ بعد والا علم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا۔ جیسے یَا عَلِیَّ ابْنَ أَبِیْ طَالِبٍ اور یَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم.

ترکیب: **یَا غُلاَمَ زَیْدٍ**

یَا حرف نداء قائم مقام أَدْعُوْ فعل کے أَدْعُوْ فعل اس میں أَنَا ضمیر فاعل، غُلاَمَ مضاف اور زَیْدٍ مضاف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر منادٰی قائم مقام مفعول بہ ہوا أَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

3 4

ترکیب: **یَاأَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ**

یَـا حرف ندا قائم مقام **أَدْعُوْ** فعل کے، **أَدْعُوْ** فعل اس میں **أَنَـا** ضمیر اس کا فاعل، **أیُ** مضاف **ھَا** ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف **اَلنَّبِیُّ** صفت موصوف اپنے صفت سے ملکر منادٰی قائم مقام مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ **جَاھِدِ** فعل امر اس میں **أَنْتَ** ضمیر فاعل، **الْکُفَّارَ** اس کا مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء ہوا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر 1: ۔درج ذیل جملوں میں منادٰی، حروف نداء، اور جواب نداء کی پہچان کریں۔

١ .یَـا أَیُّھَـاالْوَلَدُ .٢ .یَـا آدَمُ اسْـکُـنْ أَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ.٣.یَا نَـارُکُـوْنِـیْ بَـرْدًا وَّ سَـلٰمًا .٤.یَـا زَیْـدُ کُفَّ لِسَانَکَ .٥.یَـا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ.٦ .یَـا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا.٧.یَا قَوْمِ انْصُرُوْنِیْ .٨.رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا.٩ .اَلاَ یَا اسْجُدُوْا.١٠ .یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ .١١ .أیْ أَفْضَلَ الْقَوْمِ .١٢ .یَا رَاکِبًا فَرَسًا.١٣ یَا أَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ.١٤ .یَا سَیِّدِیْ .١٥ .ھَیَا سَیِّدَ التُّجَّارِ .١٦ . یَا مُجِیْبَ الدُّعَاءِ.١٧ .یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا.١٨ .أَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا.١٩ .یَا لَیْلُ طُلْ یَا نَوْمُ زُلْ یَا صُبْحُ قِفْ لَا تَطْلَعْ .

سبق نمبر: 36

﴿......مرفوعات ومنصوبات ومجرورات......﴾

جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اسمیں موجود اسماء یا تو مرفوع ہونگے یا منصوب یا مجرور۔ چنانچہ مرفوعات، منصوبات اور مجرورات بیان کیے جاتے ہیں۔

مرفوعات:

یہ کل آٹھ ہیں: ۱۔فاعل ۲۔نائب الفاعل ۳۔مبتدا ٤۔خبر ٥۔افعال ناقصہ کا اسم ٦۔ماولا المشبھتان بلیس کا اسم ۷۔حروف مشبہ بالفعل کی خبر ۸۔لائے نفی جنس کی خبر۔

منصوبات:

یہ کل بارہ ہیں: ۱۔مفعول بہ ۲۔مفعول مطلق ۳۔مفعول لہ ٤۔مفعول فیہ ٥۔مفعول معہ ٦۔حال ۷۔تمییز ۸۔مستثنی ۹۔افعال ناقصہ کی خبر ۱۰۔ماولا المشبھتان بلیس کی خبر ۱۱۔حروف مشبہ بالفعل کا اسم ۱۲۔لائے نفی جنس کا اسم۔

مجرورات:

یہ فقط دو ہیں: ۱۔مضاف الیہ ۲۔مجرور بحرف جر

نوٹ:

مرفوعات ومنصوبات ومجرورات کی کل تعداد بائیس ہے۔

2 1

تنبیہ:

مرفوعات ومنصوبات ومجرورات کی یہ تقسیم اسماء کے اعتبار سے ہے ورنہ فعل مضارع بھی مرفوع ومنصوب ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1:۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود مرفوعات ومنصوبات ومجرورات کی پہچان کریں۔

١ .اَلْهَـوَاء ضَرُوْرِى لِلْحَيَاة. ٢ .اِذَاطَـلَـعَـتِ الشَّمْس طَلَعَ النَّهَار وَظَهَرَ الصُّبْـح وَ يَسْتَيْـقِـظُ الـنَّاس صَبَاحا. ٣ .هَـلْ تَشْـكُـرُ الـلّٰه بَعْد الطَّعَام؟. ٤ .أَيُّهَا الطَّالِب الذَّكِى! اِخْتَرِالصَّدِيْق الَّذِىْ يَتَّصِفُ بِالْأَخْلَاق الْفَاضِلَة. ٥ .اَلْمَسْجِد بَيْت اللّٰه. ٦ .يَجْتَمِعُ النَّاس فِى الْمَسْجِد خَمْس مَرَّات فِىْ يَوْم. ٧ .خَـرَجَ فَرِيْد مِنَ الْبَيْت . ٨ .اَلـرَّاشِى وَالْمُرْتَشِى كِلاَهُمَا فِى النَّار . ٩ .ذِكْر اللّٰه شِفَاء الْقُلُوْب . ١٠ .اَلرَّجُل عَلٰى دِيْن خَلِيْله فَلْيَنْظُر أَحَدكم مَن يُّخَالِلُ.

3 4

سبق نمبر: 37

﴿......فعل کی اقسام......﴾

فعل کی مختلف اعتبار سے تقسیم کی جاتی ہے۔

۱۔زمانے کے اعتبار سے۔

۲۔مفعول بہ کی ضرورت ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔

۳۔فاعل معلوم ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔

یہاں صرف آخری دو اعتبارات سے فعل کی اقسام بیان کی جائیں گی۔

۱۔مفعول بہ کی ضرورت ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے فعل کی اقسام

اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں:

۱۔لازم　　　۲۔متعدی

۱۔لازم کی تعریف:

وہ فعل جو صرف فاعل سے ملکر مکمل معنی ظاہر کرے۔اور اسے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو۔جیسے جَلَسَ زَیۡدٌ (زید بیٹھا)۔

۲۔متعدی کی تعریف:

وہ فعل جو صرف فاعل سے ملکر مکمل معنی ظاہر نہ کرے۔بلکہ اسے مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو۔جیسے ضَرَبَ زَیۡدٌ طِفۡلَہٗ .(زید نے اپنے بچے کو پیٹا)

فعل متعدی کی تین اقسام ہیں:

۱۔متعدی بیک مفعول۔ ۲۔متعدی بدو مفعول۔ ۳۔متعدی بسہ مفعول

۱۔ متعدی بیک مفعول :

وہ فعل ہے جو صرف ایک مفعول بہ چاہتا ہے۔جیسے أَكْرَمْتُ زَيْدًا.(میں نے زید کی تعظیم کی)۔

۲۔ متعدی بَدو مفعول:

وہ فعل ہے جو دو مفعول بہ چاہتا ہے۔جیسے أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا.(میں نے زید کو ایک درہم دیا)

۳۔متعدی بسہ مفعول :

وہ فعل ہے جو تین مفعول بہ چاہتا ہے۔جیسے أَرَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ (اللہ تعالی نے مومن کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھایا)۔

۲۔فاعل معلوم ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے فعل کی اقسام

فعل چاہے لازم ہو یا متعدی اسکی دو اقسام ہیں۔

۱۔معروف ۲۔مجہول

۱۔معروف:

وہ فعل جس کا فاعل معلوم ہو۔یعنی فعل کی نسبت فاعل کی طرف کی گئی ہو۔جیسے

مَرَّنَ اُسْتَاذٌ (استاد نے مشق کرائی)۔

۲۔مجھول:

وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو یعنی فعل کی نسبت مفعول کی طرف کی گئی ہو۔جیسے ضُرِبَ تِلْمِیْذٌ (شاگرد کو مارا گیا)، یہاں مارنے والا معلوم نہیں۔

ضروری وضاحت:

فعل مجہول فعل لازم سے نہیں بنتا اس لئے کہ فعل مجہول میں فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہوتی ہے اور فعل لازم کا مفعول آتا ہی نہیں۔البتہ اگر فعل لازم سے فعل مجہول بنانا ہو تو فعل کو مجہول ذکر کر کے اس کے بعد ایسا اسم ذکر کر دیا جاتا ہے۔جس پر حرف جر باء داخل ہو ۔جیسے کُرِمَ بِزَیْدٍ.(زید کی تعظیم کی گئی)

فائدہ:

جَــاءَ اور دَخَــلَ اگرچہ لازم ہیں مگر متعدی کی طرح بھی استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ ،دَخَلَ زَیْدُنِ الْمَسْجِدَ.

☆☆☆☆☆

﴿......الفرائد المنثورة......﴾

قال الجمهورُ من حقِّ الموصوفِ أن يكون أخصَّ من الصفة وأعرفَ منها أو مساوياً لها. وحقُّ الصفةِ أَن تَصحَبَ الموصوفَ. وقد يُحذَفُ الموصوف إذا ظهرَ أَمرُهُ ظُهوراً يُستغنى معه عن ذكره. فحينئذٍ تقومُ الصفةُ مَقامَهُ كقوله تعالى: ﴿أَنِ اعمَلْ سابغاتٍ﴾، أى "دُروعاً سابغاتٍ ". وقد تُحذَفُ الصفةُ، إن كانت معلومةً، كقوله تعالى:﴿يأخذُ كلَّ سفينة غَصباً﴾، والتقدير يأخذُ كلَّ سفينةٍ صالحةٍ.

مشق

سوال نمبر1: ۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود فعل لازم ومتعدی اورمعروف و مجہول کی پہچان کریں۔

١ .وَإِذَا أَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡإِنۡسَانِ أَعۡرَضَ وَنَأٰى بِجَانِبِهٖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا. ٢ .وَقُلۡ جَاءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ إِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا. ٣ .وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنۡزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرٰى أَعۡيُنَهُمۡ تَفِيضُ مِنَ الدَّمۡعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الۡحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ. ٤. حَسِبۡتُ أَخَاكَ صَالِحًا. ٥. خَرَجَ فَرِيۡدٌ. ٦ .نَزَلۡتُمۡ مِنَ الۡبَاصِّ. ٧ .لَعِبَ عَلِيٌّ فِي الۡمَيۡدَانِ. ٨. تُفۡسِدُ الۡيَهُوۡدُ وَ النَّصَارٰى أَقَلِّيَّةَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ. ٩ .فَرِحَ زَيۡدٌ. ١٠ .رَجَعَ مُسَافِرٌ. ١١ .فُتِحَ الۡبَابُ. ١٢ .اذا زُلۡزِلَتِ الۡأَرۡضُ زِلۡزَالَهَا.

سوال نمبر2: ۔اعراب لگائیں۔اورترجمہ کریں۔

١ . أكل اسد ظبيا. ٢ .من قتل نفسا بغير نفس أو فساد فى الارض فكأنما قتل الناس جميعا ومن أحياها فكانما أحيا الناس جميعا . ٣. شربت عصير التفاح. ٤. اللّٰه يعلم ما فى صدوركم. ٥. وعظت أخاك. ٦ ـ اجتهد أخوك. ٧. بعثت أخى إلى السوق. ٨. هل أنت تقرء هذا الكتاب فى الجامعة وماذا تقول عنها. ٩ .هو يسئل ولا يسئل.

2 1

سبق نمبر: 38

فعل کا عمل

فعل کے عمل کے بارے میں پیچھے اجمالا گزر چکا اب ہم قدرے تفصیل بیان کرتے ہیں۔کوئی بھی فعل غیر عامل نہیں ہوتا، چاہے لازم ہو یا متعدی۔ فاعل کو رفع اور درج ذیل چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔

۱۔مفعول مطلق:۔جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا (لازم) ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا (متعدی)۔

۲۔مفعول فیہ:۔جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (لازم) ضَرَبْتُ زَیْدًا فَوْقَ السَّقَفِ (متعدی)

۳۔مفعول معہ:۔جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (لازم) رَأَیْتُ الْاَسَدَ وَ الْفِیْلِ (متعدی)۔

٤۔مفعول لہ:۔جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا (لازم) ضَرَبْتُهٗ تَادِیْبًا (متعدی)۔

٥۔حال:۔جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (لازم)ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (متعدی)۔

٦۔تمییز:۔جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا (لازم) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا(متعدی)

نوٹ:

فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔جیسے نَصَرَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔فعل کا

3 4

یہ عمل تو اس صورت میں تھا جب کہ وہ معروف ہو اور اگر مجہول ہو تو درج ذیل صورت ہوگی۔

فعل مجہول کا عمل:

فعل مجہول فاعل کے بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور اس مفعول بہ کو نائب الفاعل کہتے ہیں۔ جیسے أُكِلَ رُمَّانٌ (انار کھایا گیا)، اور بقیہ اسماء کو نصب دیتا ہے جیسے وُزِّعَ الْكُتَيِّبَاتُ وَالْعَمَائِمَ تَوْزِيْعاً يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْمَسْئُوْلِ تَالِيْفاً لِّلْقُلُوْبِ. (رسالے عماموں کے ساتھ خوب تقسیم کئے گئے، جمعہ کے دن ذمہ دار کے سامنے دلوں میں محبت پیدا کرنے کے لئے)

مشق

سوال نمبر1:۔ مندرجہ ذیل جملوں میں فعل کا عمل پہچانئے۔

١. كَلَّمْتُ عَلَى الْجَوَّالِ تَكْلِيْماً. ٢. جِئْتُ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ. ٣. اِسْتَيْقَظَ زَيْدٌ وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ. ٤. كَظَمْتُ الْغَيْظَ طَلْباً للثَّوَابِ. ٥. أَكَلْتُ الْفَطِيْرَةَ مَحْشُوَّةً بِلَحْمٍ جَالِساً فِي الْفُنْدُقِ. ٦. زَادَ اللّٰهُ الْمَدِيْنَةَ الْمُنَوَّرَةَ شَرْفاً وَّ تَعْظِيْماً. ٧. قُتِلَ كَافِرٌ. ٨. أُعْطِيَ زَيْدٌ جَوَّالَةً للذَّهَابِ اِلَى السُّوْقِ. ٩. حَفِظْتُ نِصَابَ النَّحْوِ حِفْظًا. ١٠. وُلِدَ بَكْرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

سوال نمبر2:۔ درج ذیل حکایت پر اعراب لگائیں اور فعل کے عمل کی نشاندہی کریں۔

حکی ان لصا دخل بیت رابعة بصریة وهی نائمة فجمع امتعة البیت وهم بالخروج من الباب فخفی علیه الباب فقعد ینتظر ظهور الباب واذا هاتف یقول له ضع الثیاب واخرج من الباب فوضع الثیاب فظهر له الباب فعلمه ثم اخذ الثیاب فخفی علیه الباب فوضعها فظهر له الباب فاخذها فخفی وهکذا ثلث مرات او اکثر فناداه الهاتف ان کانت رابعة قد نامت فالحبیب لاینام ولا تاخذه سنة ولا نوم فوضع الثیاب و خرج من الباب.

معانی الهمزة

إن همزة الاستفهام قد ترد لمعان أخر، بحسب المقام، والأصل فی جمیع ذلک معنی الاستفهام .الأول: التسویة: نحو ﴿سواء علیهم أأنذرتهم أم لم تنذرهم﴾. الثانی: التقریر: وهو توقیف المخاطب علی ما یعلم ثبوته أو نفیه .نحو قوله تعالی:﴿أأنت قلت للناس اتخذونی﴾. الثالث: التوبیخ: نحو ﴿أأذهبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا﴾. الرابع: التحقیق: نحو قول جریر: ألستم خیر من رکب المطایا ... وأندی العالمین بطون راح. الخامس :التذکیر: نحو: " ألم یجدک یتیماً فآوی ". السادس: التهدید: نحو: "ألم نهلک الأولین ". السابع: التنبیه: نحو﴿ألم تر أن الله أنزل من السماء ماء﴾. الثامن: التعجب: نحو ﴿ألم تر إلی الذین تولوا قوماً غضب الله علیهم﴾. التاسع: الاستبطاء: نحو ﴿ألم یأن للذین آمنوا﴾. العاشر :الإنکار: نحو﴿أصطفی البنات علی البنین﴾. الحادی عشر: التهکم: نحو﴿قالوا یا شعیب أصلاتک﴾.الثانی عشر: معاقبة حرف القسم کقولک: آلله لقد کان کذا. فالهمزة فی هذا عوض من حرف القسم. وینبغی أن تکون عوضاً من الباء دون غیرها، لأصالة الباء فی القسم.

1 2

سبق نمبر: 39

﴿......توابع کا بیان (صفت)......﴾

یاد رہے کہ پیچھے جتنے بھی اسمائے معربہ گزرے ان کا اعراب بالاصالت تھا۔ اس طور پر کہ ان پر رفع نصب یا جر دینے والے عوامل داخل تھے۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اسم پر اپنے ماقبل کی تبع میں اعراب ظاہر ہوتے ہیں اور بذات خود اس پر کوئی عامل داخل نہیں ہوتا۔ ایسے اسم کو تابع کہتے ہیں۔ اسکی اصطلاحی تعریف درج ذیل ہے۔

تابع کی تعریف:

ہر وہ اسم جسے ایک ہی جہت [1] سے اپنے ماقبل کا اعراب دیا گیا ہو۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ [2] عَالِمٌ. اس مثال میں عَالِمِ تابع ہے۔ جسے ماقبل رجل کا اعراب دیا گیا ہے۔

متبوع:

وہ اسم جو تابع سے پہلے ہو۔ جیسے مذکورہ مثال میں رَجُلٌ.

تابع کی اقسام

تابع کی پانچ اقسام ہیں۔

۱۔صفت ۲۔بدل ۳۔تاکید ٤۔عطف بحرف ٥۔عطف بیان۔

1 ......جہت ایک ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر پہلے اسم پر فاعل ہونیکی وجہ سے رفع ہو تو دوسرے پر بھی اسی وجہ سے رفع ہو اسی طرح نصب و جر میں بھی۔

2 ......رجلٌ پر رفع اسکے فاعل ہونے کی وجہ سے اور عالمٌ پر آنیوالا رفع بھی رجل کی فاعلیت کی وجہ سے ہے لہٰذا دونوں میں رفع کی جہت ایک ہوئی۔

3 4

صفت:

ایسا تابع جو اپنے متبوع یا اسکے متعلق میں موجود وصف پر دلالت کرے۔
متبوع کوموصوف اور تابع کوصفت کہتے ہیں۔

صفت کی اقسام

صفت کی دو اقسام ہیں۔

۱۔صفت حقیقی ۲۔صفت سببی

۱۔صفت حقیقی:

وہ صفت جو اپنے متبوع (موصوف) میں موجود وصف پر دلالت کرے۔جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ، یہاں عَالِمٌ صفت حقیقی ہے جس نے اپنے متبوع (موصوف) رَجُلٌ میں موجود وصفِ علم پر دلالت کی۔

۲۔ صفت سببی:

وہ صفت جو اپنے متبوع (موصوف) میں موجود وصف پر دلالت نہ کرے۔ بلکہ متبوع (موصوف) کے متعلق میں جو وصفی معنی پائے جاتے ہوں ان پر دلالت کرے۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْہٗ، یہاں عَالِمٌ صفت سببی ہے۔جس نے رَجُلٌ کے متعلق أَبُوْہٗ میں موجود وصفِ علم پر دلالت کی۔لیکن یاد رہے کہ ترکیب میں دونوں جگہ عَالِمٌ کو رَجُلٌ ہی کی صفت بنایا جائے گا۔

موصوف صفت میں مطابقت:

صفت کا اپنے موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اگر صفت حقیقی ہوتو

اپنے موصوف سے دس چیزوں میں موافقت رکھے گی۔ جوکہ درج ذیل ہیں۔

۱۔رفع ۲۔نصب۔ ۳۔جر ٤۔اِفراد ٥۔تثنیہ ٦۔جمع ۷۔تعریف

۸۔تنکیر ۹۔تذکیر ۱۰۔تانیث

اسکی مثالیں مرکب توصیفی کے بیان میں گزر چکی ہیں۔ مذکورہ بالا دس چیزوں میں سے بیک وقت چار چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔ جیسے **قصرٌ عظیمٌ. عظیم** چار چیزوں یعنی مرفوع، مفرد، مذکر اور نکرہ ہونے میں موصوف کے مطابق ہے۔ اور اگر صفت سببی ہو تو اسکا اپنے موصوف سے پانچ چیزوں میں موافق ہونا ضروری ہے۔ لیکن بیک وقت دو چیزیں پائی جائیں گی۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔

۱۔تعریف ۲۔تنکیر ۳۔رفع ٤۔نصب ٥۔جر

جیسے تعریف و رفع میں **جَاءَ زَیْدُنِ الْعَالِمُ أَبُوْہُ** اور تنکیر و نصب میں **رَأَیْتُ رَجُلاً عَالِمًا أَبُوْہُ (علی ھذا القیاس)**۔

صفت کے فوائد:

☆......موصوف نکرہ ہو تو صفت لگانے سے نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے جیسے **رَجُلٌ عَالِمٌ مَوْجُوْدٌ** (عالم آدمی موجود ہے)۔

☆......اور اگر معرفہ ہو تو صفت موصوف کی وضاحت کیلئے آتی ہے۔ جیسے **جَاءَ الْأُسْتَاذُ الْفَقِیْہُ** (فقیہ استاد آیا)

☆......موصوف، صفت لگانے سے پہلے بھی معروف ومشہور ہو تو صفت یا تو مدح کیلئے آتی ہے۔ جیسے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** یا مذمت کیلئے جیسے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ .

☆......کبھی حصول رحم کیلئے بھی صفت ذکر کی جاتی ہے۔جیسے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَبْدَکَ الْمِسْکِیْنَ.

☆......کبھی صفت موصوف کی تاکید کیلئے لگائی جاتی ہے۔جیسے نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ اور تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ میں واحدۃ اور کاملۃ.

صفت کے چند ضروری قواعد:

☆......صفت سببی تذکیروتانیث میں اپنے موصوف کے مطابق ہونے کی بجائے اپنے مابعد کے مطابق ہوتی ہے جیسے جَاءَ تْ فَاطِمَۃُ الْعَاقِلُ زَوْجُھَا .

☆......صفت سببی میں موصوف اگر چہ تثنیہ یا جمع ہو صفت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے جیسے ھٰؤُلاَءِ بَنَاتٌ عَاقِلٌ أَھْلُھَا .

☆......صفت واقع ہونے والے صیغے عموما اسم فاعل،اسم مفعول،صفت مشبہ اور اسم تفضیل کے ہوتے ہیں۔جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ،وَقْتٌ مَّعْلُوْمٌ،طِفْلٌ حَسَنٌ،زَیْدُنِ الْأَفْضَلُ .

☆......یادرہے کہ صفت کے لیے عموما اسم مشتق ہی استعمال ہوتا ہے لیکن کبھی اسم جامد بھی صفت واقع ہوتا ہے اسوقت اسے مشتق کی تاویل میں کیا جاتا ہے جیسے ذُوْ صاحب کے معنٰی میں ہوکر مشتق بن جاتا ہے۔جیسے جَاءَ رَجُلٌ ذُوْمَالٍ(مال والا آدمی آیا)۔

☆......اسم نکرہ کے بعد جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہو تو یہ نکرہ کی صفت واقع ہوتے

جیسے جَاءَ رَجُلٌ أَبُوْهُ مُمَرِّضٌ اور جَاءَ رَجُلٌ یَقْرَءُ الْقُرْآنَ۔

☆......جب جملہ صفت واقع ہورہا ہو تو اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو واحد و تثنیہ و جمع اور تذکیر و تانیث میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ ضَرَبَ زَیْدًا

☆......اگر موصوف جمع مکسر یا غیر ذوی العقول کی جمع ہو تو صفت واحد مؤنث بھی آسکتی ہے۔ جیسے رِجَالٌ کَثِیْرَۃٌ، کُتُبٌ مُفِیْدَۃٌ، أَشْجَارٌ مُثْمِرَۃٌ.

☆......اِبْنٌ یا بِنْتٌ جب کسی کی صفت واقع ہوں تو موصوف سے تنوین گر جاتی ہے نیز اِبْنٌ اور بِنْتٌ سے بھی تنوین گر جاتی ہے کیونکہ یہ مابعد کے لیے مضاف واقع ہوتے ہیں جیسے زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو اور ہِنْدُ بِنْتُ زَیْدٍ.

☆......اسم نکرہ کے بعد لفظ غَیْرُ آجائے تو عموماً یہ نکرہ کی صفت واقع ہوتا ہے جیسے اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ.

☆......اسی طرح اسم نکرہ کے بعد لفظ ذَات آجائے تو یہ بھی نکرہ کی صفت بنتا ہے جیسے فِیْ کُلِّ صَلوٰۃٍ ذَاتِ رُکُوْعٍ وَّ سُجُوْدٍ.

☆☆☆☆☆

مشق

سوال1:۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود موصوف صفت کی پہچان کریں نیز صفت حقیقی اور صفت سببی الگ الگ کریں۔

۱ .جَاءَ رَجُلٌ نَاصِرٌ .۲.مَرَرْتُ بِزَيْدِنِ الْفَاضِلِ .۳.قَامَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ أَخُوْهُ.٤.رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ نَادِمَيْنِ.٥.اِنَّ الرَّجُلَ الْعَالِمَ أَفْضَلُ مِنَ الْعَابِدِ .٦.أُحِبُّ وَلَدًا مُجْتَهِدًا.٧.رَاٰى زَيْدٌ شَجَرَةً طَوِيْلَةً.٨.اِشْتَرَيْتُ أَقْلَامًا جَدِيْدَةً.٩.فِي الْمَدِيْنَةِ رِجَالٌ صَالِحُوْنَ .١٠.رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا.١١ .اَلْاَوْلَادُ السَّابِحُوْنَ قَائِمُوْنَ عَلٰى شَاطِئِى النَّهْرِ .١٢ .جَاءَ نِيْ رَجُلٌ عَالِمَةٌ بِنْتُهٗ.

سوال2:۔مذکورہ بالا جملوں میں صفت کے استعمال سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔

﴿......إنّ وأن......﴾

يشكل على الكتاب حيناً متى تكسر همزة "ان " المشددة ومتى تفتح. والقاعدة فى التفريق بينهما أنه كلما أمكن إنزال " أن " وما بعدها منزلة المفرد فاعلاً أو مفعولاً أو مبتدأ أو مجروراً فتحت همزتها، ففى قولک مثلاً " بلغنى أنک مسافر " جاء أن وما بعدها فى تأويل المفرد مرفوع المحل فاعلاً، أى بلغنى سفرُک. وكلما كانت " ان "وما بعدها فى تقدير الجملة كسرت همزتها، كأن تكون جواب القسم لأن جواب القسم لا يكون إلا جملة نحو: " والله إنک صادق".

1 2

سبق نمبر: 40

﴿......تاکید کا بیان......﴾

تاکید کی تعریف:

تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی طرف کسی چیز کی نسبت کو پختہ کرنے کے لئے لایا جائے۔جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ (میرے پاس زید بذات خود آیا) یا اس بات کو واضح کرنے کیلئے لایا جاتا ہے کہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے۔جیسے فَسَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ کُلُّھُمْ أَجْمَعُوْنَ (تو تمام ملائکہ نے ایک ساتھ سجدہ کیا)۔پہلی مثال میں زید کے آنے کی نسبت کو نفسہ نے پختہ کیا جبکہ دوسری مثال میں کلّھم نے تمام ملائکہ کے سجدہ کرنے کو واضح کیا۔جسکی تاکید بیان کی جائے اسے مؤکَّد کہتے ہیں۔یاد رہے کہ مؤکَّد اور تاکید کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے۔

تاکید کی اقسام

تاکید کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔تاکید لفظی ۲۔تاکید معنوی

۱۔تاکید لفظی:

وہ تاکید ہے جس میں لفظ تکرار کے ساتھ لایا جائے۔جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ زَیْدٌ، اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔

۲۔تاکید معنوی:

3 وہ تاکید ہے جو چند مخصوص الفاظ کے لانے سے حاصل ہو۔وہ الفاظ یہ ہیں۔ 4

نَفْسٌ ،عَيْنٌ ، كِلاَ ، كِلْتَا ، كُلٌّ ،أَجْمَعُ ،أَكْتَعُ ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ

اِن کی تفصیل

۱۔نفس اور عین:

صیغے اور ضمیر کی تبدیلی کے ساتھ واحد، تثنیہ اور جمع تینوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ نَفْسُهٗ، جَاءَ نِیَ الزَّیدانِ أَنْفُسُهُمَا،اور جَاءَ نِیَ الزَّیْدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ۔اسی طرح عَیْنٌ کی مثال جیسے عَیْنُهٗ، أَعْیُنُهُمَا،أَعْیُنُهُمْ .مونث کیلئے مونث کی ضمیر لگا کر استعمال کرتے ہیں۔جیسے جَاءَ نِیْ هِنْدٌ نَفْسُهَا ،جَاءَ نِی هِنْدَانِ أَنْفُسُهُمَا، جَاءَ نِی هِنْدَاتٌ أَنْفُسُهُنَّ اسی پر لفظ عَیْنٌ کو قیاس کریں۔

۲۔ کلا و کلتا :

صرف تثنیہ مذکر و مونث کیلئے استعمال ہوتے ہیں جیسے جَاءَ الرَّجُلاَنِ کِلاَهُمَا ،اور جَاءَ تِ الْمَرْءَ تَانِ کِلْتَاهُمَا.

۳۔کل ، اجمع ، اکتع، ابتع، اور ابصع:

واحد اور جمع کیلئے آتے ہیں۔فرق صرف اتنا ہے کہ کُلٌّ میں ضمیر متصل کو بدلنا پڑتا ہے جبکہ باقی الفاظ میں صیغوں کو۔جیسے سَمِعْتُ الْکَلاَمَ کُلَّهٗ،جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ أَکْتَعُوْنَ أَبْتَعُوْنَ أَبْصَعُوْنَ،اِشْتَرَیْتُ الرِّزْمَةَ کُلَّهَا جَمْعَاءَ ،کَتْعَاءَ، بَتْعَاءَ، بَصْعَاءَ، قَامَتِ النِّسَاءُ کُلُّهُنَّ ،جُمَعُ ، کُتَعُ ،بُصَعُ ،بُتَعُ.

نوٹ :

أَجْمَعُ ،أَکْتَعُ ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ بھی کُلٌّ کے معنٰی میں ہیں .

تاکید کے چند ضروری قواعد:

☆......ضمیر متصل بارز یا مستتر کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل سے لائی جاتی ہے خواہ ضمائر موکدہ مرفوع ہوں یا منصوب یا مجرور، جیسے ضمیر متصل بارز کی مثال۔ قُمْتُ أَ نَا، مَارَاکَ أَنْتَ أَحَدٌ ، سَلَّمْتُ عَلَیْہِ ھُوَ اور ضمیر متصل مستتر کی مثال أَنْصَحُ أَنَا زَیْدًا.

☆......أَکْتَعُ، أَبْتَعُ، اور أَبْصَعُ یہ تینوں أَجْمَعُ کے تابع ہیں یعنی نہ تو أَجْمَعُ کے بغیر آتے ہیں اور نہ ہی أَجْمَعُ سے پہلے آتے ہیں۔

☆......اگر ضمیر مرفوع متصل بارز و مستتر کی تاکید معنوی نَفْسٌ یا عَیْنٌ سے لانی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے تاکید لائی جاتی ہے اسکے بعد نَفْسٌ یا عَیْنٌ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے قُمْتُ أَنَا نَفْسِیْ ،ضَرَبَ ھُوَ نَفْسُہٗ.

☆......اگر انکے بجائے ضمیر منصوب یا مجرور ہو تو اب نَفْسٌ یا عَیْنٌ کو تاکید کیلئے براہ راست لایا جائے گا۔ جیسے ضَرَبْتُھُمْ أَنْفُسَھُمْ ،مَرَرْتُ بِہٖ نَفْسِہٖ.

☆......اسم ظاہر کو ضمیر کے ساتھ مؤکد نہیں کر سکتے ۔لہذا یوں کہنا غلط ہوگا، جَاءَ زَیْدٌ ھُوَ۔

☆......لیکن ضمیر، ضمیر اور اسم ظاہر دونوں سے مؤکد کی جاسکتی ہے جیسے جِئْتَ أَنْتَ نَفْسُکَ، أَحْسَنْتَ اِلَیْھِمْ أَنْفُسِھِمْ.

☆......عموما أَجْمَعُ کا استعمال کُلٌّ کے بعد ہوتا ہے جیسے سَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ کُلُّھُمْ أَجْمَعُوْنَ اور بعض اوقات اکیلا بھی آتا ہے۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ أَجْمَعُ .

☆......نَفْسٌ یاعَیْنٌ سے تثنیہ کی تاکید کرنی ہوتوانکی جمع سے کرینگے، جیسے جاءَ الرَّجُلانِ أَنْفُسُهُمَا یا أَعْیُنُهُما اور نَفْسَاهُمَا یاعَیْنَاهُمَا نہیں کہیں گے۔

☆......نَفْسٌ کی جگہ عَیْنٌ بھی بولا جاتا ہے. کُلٌّ کی جگہ جَمِیْعٌ بھی آسکتا ہے، جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا نَفْسَهُ ،عَیْنَهُ،اور جَاءَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ، جَمِیْعُهُمْ.

☆......کبھی جَمِیْعٌ بغیر اضافت کے استعمال ہوتا ہے اسوقت وہ بجائے تاکید کے حال واقع ہوتا ہے۔جیسے جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ جَمِیْعًا .

☆......تاکید لفظی میں بعینہ سابقہ لفظ کا اعادہ ضروری نہیں ۔ بلکہ ماقبل کا ہم معنی لفظ بھی لایا جاسکتا ہے۔جیسے أَتیٰ جَاءَ زَیْدٌ،اور ضَرَبْنَا نَحْنُ.

☆......اگرکسی اسم ظاہر کے بعد نَفْسٌ یا عَیْنٌ حرف جر باء کی وجہ سے مجرور نظر آئے تووہ باء ہمیشہ زائدہ ہوگی،اور مابعد اسم براہ راست تاکید بنے گا۔جیسے جَاءَ زَیْدٌ بِنَفْسِهٖ، بِعَیْنِهٖ.

☆☆☆☆☆

......الفرائد المنثورة......

یُبدَلُ کلٌّ من الاسمِ والفعلِ والجملة من مثله. فإبدالُ الاسمِ من الاسمِ کقولک: " أعجبتنی علمُکَ"، فعلمُک بدلٌ من " التاءِ " التی هی ضمیرُ الفاعل. وإبدالُ الفعل من الفعل کقوله تعالی:﴿ومَنْ یفعلْ ذلکَ یَلق أثاماً یُضاعفُ له العذابُ﴾ أبدل "یُضاعف " من "یلقَ" . وإبدالُ الجملة من الجملة کقوله تعالی:﴿أمَدَّکم بما تَعلمونَ أمدَّکم بأنعامٍ وبنین﴾ فأبدل جملة "أمدَّکم بأنعامٍ وبَنینَ " من جملة "أمدَّکم بما تَعلمون".

2 1

مشق

سوال1: ۔درج ذیل جملوں میں موجودموکدتاکید کی پہچان کریں۔

١.الصَّحابَةُ كُلُّهم عَدُوْلٌ. ٢.رَغِبْتَ أنْتَ نَفْسُک فی الْخير. ٣.رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ أَنْفُسَهُمَا. ٤.اِنّ الشّمْس اِنّها قَاتِلة للْجَراثيم. ٥.وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهٖ أَجْمَعِيْنَ. ٦.كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ. ٧.حَدَّثَنِيَ الْوَزِيْرُ نَفْسُهٗ.٨.دَخَلَ زَيْدٌ بِعَيْنِهٖ.٩.جَاءَ النِّسَاءُ أكرَمتُ كُلَّهُنَّ. ١٠.ذَهَبَ الْقَوْمُ أَجْمَعُ أَكْتَعُ أَبْتَعُ أَبْصَعُ. ١١.فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ. ١٢.اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهٗ.١٣.كَذَبَ عَمْرٌو بِنَفْسِهٖ.١٤.مَاتَ الْقَوْمُ جَمِيْعُهُمْ.١٥.أَحْسَنَ اِلَيْهِمْ أَنْفُسِهُمْ.

سوال2: ۔مذکورہ بالا جملوں کی نحوی ترکیب کریں۔

القاعدة

القاعدة فی باب الضمير أنه متى أمكن الإتيان بالضمير المتصل فلا يعدل إلى الضمير المنفصل؛ لأن الغرض من وضع الضمير الاختصار والمتصل أشد اختصاراً من المنفصل. تقول: أكرمتک، ولا تقول: أكرمت إياک لإمكان المتصل.

(تعجيل الندى بشرح قطر الندى)

3 4

سبق نمبر: 41

﴿......عطف بحرف (معطوف) اور عطف بیان......﴾

معطوف کی تعریف:

معطوف وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اور تابع ومتبوع دونوں مقصود بالنسبۃ ہوں۔تابع کو معطوف اور متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں، جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو. میں زَیْدٌ معطوف علیہ اور عَمْرٌو معطوف ہے۔

نوٹ:

تابع اور متبوع دونوں مقصود بالنسبۃ تو ہونگے لیکن ضروری نہیں کہ دونوں کی طرف نسبت کی نوعیت بھی ایک ہو جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ لاَ عَمْرٌو، یہاں زَیْدٌ کی طرف آنے کی اور عَمْرٌو کی طرف نہ آنے کی نسبت کی گئی ہے۔اور یہاں یہ مقصود بھی تھا کہ زَیْدٌ کی طرف آنے کی نسبت کی جائے اور عَمْرٌو سے اسکی نفی کی جائے لہذا یہ دونوں مقصود بالنسبۃ ہوئے اگرچہ نسبت کی نوعیت مختلف ہے۔

حروفِ عطف دس ہیں :

۱۔واؤ ۲۔فاء ۳۔ ثُمَّ ۴۔ حتّٰی ۵۔ أَو ۶۔اِمَّا ۷۔ اَمْ ۸۔ لاَ ۹۔بَلْ ۱۰۔لٰکِنْ

معطوف کے چند ضروری قواعد:

☆......اسم کا عطف اسم پر، فعل کا فعل، حرف کا حرف، مفرد کا مفرد، جملے کا جملے، نیز عامل کا عامل، اور معمول کا معمول پر ہوتا ہے۔

☆......جملہ اسمیہ کا عطف جملہ اسمیہ پر اور فعلیہ کا فعلیہ پر مناسب ہوتا ہے لیکن برعکس بھی جائز ہے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَ عَلِيٌّ ذَهَبَ.

☆......اسم ظاہر کا عطف اسم ظاہر یا اسم ضمیر پر اور اسم ضمیر کا عطف اسم ضمیر یا اسم ظاہر پر جائز ہے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو، جَاءَ زَيْدٌ وَأَنْتَ ، مَاجَاءَ نِيْ اِلَّا أَنْتَ وَعَلِيٌّ اور أَنَا وَأَنْتَ صَدِيْقَانِ.

☆......بسا اوقات جملے کے شروع میں واقع ہونے والی واؤ عطف کی غرض سے نہیں آتی بلکہ استیناف کیلئے آتی ہے۔ جیسے وَقَالُوْا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اس وقت اسے واؤ مستانفہ اور جملے کو جملہ مستانفہ کہتے ہیں۔

☆......ضمیر مرفوع متصل بارز یا مستتر پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ اسکی تاکید لانا ضروری ہے۔ جیسے نَجَوْتُمْ اَنْتُمْ وَ مَن مَّعَكُمْ (تم نے اور تمھارے ساتھیوں نے نجات پائی) اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ.

☆......ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو عموما حرف جر کا اعادہ کیا جاتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِهٖ وَبِزَيْدٍ اور بعض اوقات اعادہ نہیں کیا جاتا، جیسے قرآن پاک میں وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ آیا ہے۔

فائدہ :

بعض عبارتوں میں عطف کی یہ نشانیاں ہوتی ہیں۔ عط عط یا عف عف۔

عطفِ بیان کی تعریف:

وہ تابع ہے جو صفت تو نہ ہو لیکن صفت کی طرح اپنے متبوع کو واضح کرے یہ

اپنے متبوع سے زیادہ مشہور ہوتا ہے۔جیسے أَقْسَمَ بِاللّٰہِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ. اس مثال میں عمر تابع ہے جس نے متبوع ابو حفص کو واضح کیا۔اور قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ أَبُوْ ھُرَیْرَۃَ، تابع کو عطف بیان اور متبوع کو مبیَّن کہتے ہیں۔

عطفِ بیان کے چند ضروری قواعد:

☆......اگر کنیت اور علم ایک ساتھ آجائیں تو ان میں سے مشہور کو عطف بیان بنائیں جیسے مذکورہ بالا مثالوں میں پہلی میں عُمَرُ اور دوسری میں أَبُوْھُرَیْرَۃَ عطف بیان ہیں۔

☆......اگر متبوع معرفہ ہو تو عطف بیان اسکی وضاحت کرتا ہے جیسے مذکورہ مثالیں اور نکرہ ہو تو اسکی تخصیص کا فائدہ دیتا ہے۔جیسے وَیُسْقٰی مِنْ مَّاءٍ صَدِیْدٍ.(اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا) اس مثال میں صدید عطف بیان نے ماء متبوع کی تخصیص کی۔

☆......عطف بیان تخصیص اور ازالہ وہم کیلئے بھی آتا ہے جیسے أَوْ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ اور اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ.

وضاحت:

طَعَامُ مَسٰکِیْنَ نے کفارہ کی اقسام میں طعام کو خاص کر دیا ہے اور لفظ رَبِّ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ نے فرعون پر ایمان لانے اور اسکے دعوائے ربوبیت کا ازالہ کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

2 1

مشق

سوال1: ۔مندرجہ ذیل جملوں میں معطوف، معطوف علیہ، مبین اور عطف بیان کی پہچان کریں۔

١ .تَوَضَّأَ زَيْدٌ وَعَلِيٌّ .٢ .قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍرضی الله عنه .٣ .أَكَلْتُ الطَّعَامَ وَشَرِبْتُ الْمَاءَ .٤ .نَحْنُ مُقَلِّدُوالاِمَامِ الْأَعْظَمِ أَبِیْ حَنِيْفَةَ .٥ .مِنْ وَ اِلٰی مِنَ الْحُرُوْفِ الْجَارَّة. ٦ .نُحِبُّ أَمِيْرَ أَهْلِ السُّنَّةِ مُحَمَّدَاِلْيَاس الْعَطَّار الْقَادِرِیّ الرَّضَوِیّ (مُدَّظِلُّهُ الْعَالِیْ) .٧ .ضَرَ بَنِیْ وَأَكْرَمَنِیْ زَيْدٌ .٨ .أَصَابَ زَيْدٌ وَأَخْطَأَ عَمْرٌو .٩ .حِسَابُ الدُّنْيَا يَسِيْرٌ و حِسَابُ الْاٰخِرَة غَيْرُ يَسِيْرٍ .١٠ .كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ .١١ .أَنَا وَأَنْتَ وَزَيْدٌ أَصْدِقَاءُ. ١٢ .يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ.

سوال2: ۔مذکورہ بالا جملوں کا ترجمہ کریں۔

ضرب الأمثال

☆...... مَنْ أَحَبَّ شَيْئاً أَكْثَرَ ذِكْرَه	جو جس سے پیار کرتا ہے اس کو زیادہ یاد کرتا ہے
☆...... لَا تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ لِغَدٍ	آج کا کام کل پہ نہ چھوڑو
☆...... اَلْحَرَكَةُ بَرَكَةٌ	حرکت میں برکت ہے
☆...... كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ	جیسی کرنی ویسی بھرنی
☆...... إِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ	وہ کام ہی نہ کر جس پر پچھتانا پڑے

3 4

سبق نمبر: 42

﴿......بدل کا بیان......﴾

بدل کی تعریف:

بدل وہ تابع ہے جو خود مقصود بالنسبت ہو اور اسکا متبوع بطور تمہید آیا ہو جیسے جَـــاءَ السلطانُ مَـحْمُوْدٌ (سلطان محمود آیا)،اس میں آنے کی اصل نسبت محمود کی طرف ہے جو کہ بدل ہے اور السلطان محض تمہیدا لایا گیا ہے۔متبوع کو مبدل منہ اور تابع کو بدل کہتے ہیں۔

بدل کی اقسام

بدل کی چار اقسام ہیں۔

١۔بدلِ کل ٢۔بدلِ بعض ٣۔بدلِ اشتمال ٤۔بدلِ غلط

١۔بدل کل کی تعریف:

جب بدل اور مبدل منہ دونوں کا مدلول ایک ہو تو ایسے بدل کو بدل کل کہتے ہیں۔جیسے جَاءَ زَیْدٌ صَدِیْقُکَ.(تیرا دوست زید آیا)

٢۔بدل بعض کی تعریف:

جب بدل کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا بعض ہو تو ایسے بدل کو بدل بعض کہتے ہیں۔جیسے أکلتُ البطیخةَ ثُلُثَها (میں نے خربوزے کا تیسرا حصہ کھایا)

٣۔بدل اشتمال کی تعریف:

جب بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو اور نہ جز بلکہ اسکا مبدل منہ سے کچھ تعلق ہو۔

جیسے بَهَرَنِی عُمَرُ عَدْلُهٗ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عدل نے مجھے حیران کردیا)

٤۔بدل غلط کی تعریف:

جب مبدل منہ کو غلطی سے ذکر کردیا جائے پھر اس غلطی کے ازالے کیلئے جو بدل لایا جائے اسے بدل غلط کہتے ہیں۔جیسے اِشْتَرَیْتُ الْبَرَّایَةَ الْمِمْحَاةَ(میں نے شارپنر نہیں بلکہ ربڑ خریدا)۔

بدل کے چند ضروری قواعد:

☆......بدل غلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ اسکا صدور سہواً یا خطأً ہوتا ہے۔

☆......مبدل منہ اور بدل میں تعریف وتنکیر کے اعتبار سے مطابقت ضروری نہیں لہذا ایسا ہوسکتا ہے کہ مبدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ غُلَامٌ لَکَ، یا برعکس جیسے جَاءَ غُلَامٌ لَکَ زَیْدٌ، یا دونوں نکرہ جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ غُلَامٌ لَکَ.

☆......مبدل منہ اور بدل دونوں اسم ظاہر بھی ہوسکتے ہیں جیسے مذکورہ مثالیں اور اسم ضمیر بھی جیسے زَیْدٌ ضَرَبْتُهٗ اِیَّاهُ یا ایک اسم ظاہر دوسرا ضمیر جیسے مَرَرْتُ بِهٖ زیدٍ. (میں زید کے پاس سے گزرا)

☆......ضمیر متکلم ومخاطب کا بدلِ کل نہیں آتا کیونکہ یہ بہت واضح ضمائر ہیں لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ مررتَ بِی بِزیدٍ و مررتُ بِکَ بِعَمْرٍو. ہاں بدلِ بعض آسکتا ہے جیسے اِشْتَرَیْتُکَ نِصْفَکَ (میں نے تجھے آدھے کو خریدا)، أَوْاِشْتَرَیْتَنِیْ نِصْفِی (تونے مجھے آدھے کو خریدا)۔

2 1

☆......معرفہ کا بدل نکرہ لانے کیلئے نکرہ کی صفت لانا ضروری ہے جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَجُلٍ عَالِمٍ ،بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ .

☆......بدل بعض اور بدل اشتمال دونوں ایک ایسی ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں جو مبدل منہ کی طرف لوٹتی ہے۔عَالَجَ الطَّبِيْبُ الْمَرِيْضَ رَاسَهُ(طبیب نے مریض کے سر کا علاج کیا)

☆......اسم اسم سے،فعل فعل سے،اور جملہ جملے سے بدل بنتا ہے۔اور کبھی کبھی جملہ مفرد سے بھی بدل بن جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال1:۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود بدل کی پہچان کریں نیز بتائیں کہ یہ بدل کی کس قسم سے تعلق رکھتا ہے؟

١ . رَأَيْتُ زَيْدًا أَخَاكَ.٢.أَكَلْتُ التُّفَّاحَ الرُّمَّانَ .٣.ضَرَبْتُ السَّارِقَ رَأْسَهُ.٤.صَلَّيْتُ فِي الْمَطْبَخِ الْمَسْجِدِ.٥.اَعْجَبَنِى الرَّجُلُ عِلْمُه. ٦ .خَابَ الْكَافِرُ مَكْرُهُ.٧.زُرْتُ عَالِمًا أُسْتَاذَكَ.٨.يُكَذِّبُ الْمُنَافِقُ بِالْقُرْآنِ اٰيَاتِه.٩.جَاءَ النَّاسُ أَهْلُ مَكَّةَ . ١٠ .أُتْلُوْا الْقُرْآنَ سُوْرَةَ الْمُلْكِ. ١١ .يَأْكُلُ خَالِدٌ الطَّعَامَ الْفَطُوْرَ.١٢.أَسْتَيْقِظُ لَيْلاً صَبَاحًا.١٣ .مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَجُلٍ ذَكِيٍّ .

3 4

2 1

سبق نمبر: 43

﴿......ترخیم واستغاثہ وندبہ کا بیان......﴾

ترخیم کی تعریف:

منادٰی کے آخری حرف کو تخفیف کے لئے گرادینے کو ترخیم کہتے ہیں۔اور ایسے منادٰی کو منادٰی مرخم کہتے ہیں۔جیسے یَامَالِکُ سے یَا مَالُ اور یَا حَارِثُ سے یَاحَارُ .

ترخیم کی شرائط:

ترخیم کی شرائط یہ ہیں۔

۱۔منادٰی مضاف نہ ہو۔

۲۔تین حروف سے زائد ہو۔چنانچہ عُمَرُ میں ترخیم نہیں ہوسکتی۔

۳۔مبنی برضمہ ہو۔

منادٰی مرخم کا اعراب:

ترخیم کے بعد منادٰی کو اصل حرکت کے مطابق مضموم بھی پڑھ سکتے ہیں اور اس حرکت کے ساتھ بھی جو فی الحال آخری حرف پر موجود ہے۔جیسے یا فاطمۃُ کو یا فَاطِمُ اور یافاطِمَ۔

منادٰی کی صورتیں :

منادٰی کی دوصورتیں اور ہیں۔

۱۔استغاثہ　　　۲۔ندبہ

3 4

استغاثہ:

مصیبت کے وقت کسی کو مدد کیلئے نداء کرنا، استغاثہ کہلاتا ہے۔ جیسے **یَالَلْقَوِیِّ لِلضَّعِیْفِ** (اے قوت والے ضعیف کی خبر لے) اور جس سے مدد طلب کی جائے اسے مستغاث کہتے ہیں۔ اور جس کے لئے مدد لی جائے اسے مستغاث لہ کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں قوي مستغاث اور ضعیف مستغاث لہ ہے۔

مستغاث کا اعراب:

۱۔ جب مستغاث سے پہلے لام استغاثہ ہو تو مستغاث مجرور ہوتا ہے۔ جیسے **یَالَلْأَمِیْرِ لِلْفَقِیْرِ**.

فائدہ:

یادر ہے کہ لام استغاثہ مفتوح ہوتا ہے (۱) بشرطیکہ یہ حرف نداء کے ساتھ ہو ورنہ مجرور ہوگا۔

۲۔ کبھی لام استغاثہ کی بجائے مستغاث کے آخر میں الف استغاثہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس وقت مستغاث مفتوح ہوتا کیونکہ الف اپنے ماقبل فتحہ چاہتا ہے۔ جیسے **یَا مُحَمَّدَا**.

۲۔ ندبہ:

کسی مردے یا مصیبت پر پکار کر رونے کو ندبہ کہتے ہیں۔ جیسے **وَازَیْدُ** (ہائے زید)۔ جس پر رویا جائے اسے مندوب کہتے ہیں۔ کبھی مندوب کے آخر میں ہائے وقف لگا دی جاتی ہے۔ جیسے **وَامُصِیْبَتَاہُ** (ہائے مصیبت)۔

---

1 ......لام استغاثہ حرفِ جر ہے اسے فتحہ اس لئے دیا جاتا ہے تاکہ مستغاث اور مستغاث لہ میں فرق ہوجائے چنانچہ مستغاث پر لامِ جارہ مفتوح لایا جاتا ہے جبکہ مستغاث لہ پر مکسور۔

2 1

تنبیہ:

حرفِ ندبہ واؤ، مندوب کے ساتھ ہی خاص ہے۔ جبکہ یا منادٰی اور مندوب دونوں میں مستعمل ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال 1:۔ مندرجہ ذیل جملوں میں موجود منادٰی مرخم، مستغاث اور مندوب کی پہچان کریں۔

١ .وَامُصِيُبَتَاه.٢ .يَامَنُصُ. ٣ .يَـالَلطَّبِيُبِ لِلُمَرِيُضِ .٤ .يَامُحَمَّدَا. ٥ .وَامَحُمُودُ. ٦ .يَا حَارُ .٧ .يَا جعفَ.٨. يَـا لَلُجَوَادِ لِلُمِسُكِيُنِ.٩ .يَا قَوُمَا. ١٠ .وَا رَجُلاهَ.

المحاورات

☆...... قَبُلَ الرَّمُيِ يُرَاشُ السَّهُمُ	پہلے تولو پھر بولو۔
☆...... مَنُ عَزَّ بَزَّ	جس کی لاٹھی اسی کی بھینس۔
☆...... أَنُتَ مَرَّةً عَيُشٌ وَمَرَّةً جَيُشٌ	کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں۔
☆...... أَلُقِ حَبُلَهٗ عَلٰى غَارِبِه	اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔
☆...... صَرَّحَ الُمَحُضُ عَنِ الزُّبُدِ	دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوگیا۔
☆...... اَلدَّرَاهِمُ أَرُوَاحٌ تَسِيُلُ	پیسہ ہاتھ کا میل ہے۔
☆...... مَنُ سَعٰى رَعٰى	جو پہلے آئے پہلے پائے۔

3 4

سبق نمبر: 44

﴿......اضافت کی اقسام وفوائد......﴾

اضافت کے تفصیلی احکام مرکب اضافی کے بیان میں گزر چکے ۔یہاں اضافت کی اقسام وفوائد ذکر کیے جائیں گے۔

اضافت کی اقسام

تعریف وتخصیص حاصل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے اضافت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔اضافت لفظیہ　　۲۔اضافت معنویہ

۱۔اضافت لفظیہ :

وہ اضافت ہے جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔جیسے ضَارِبُ زَیْدٍ .

۲۔اضافت معنویہ:

وہ اضافت ہے جسمیں مضاف صفت کا صیغہ نہ ہو اور اگر ہوتو مضاف الیہ اسکا معمول نہ ہو۔جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اور کَرِیْمُ الْبَلَدِ۔

تنبیہ:

اضافت معنویہ میں مضاف الیہ سے پہلے حروف جارہ من، فی یا لام میں سے کوئی ایک مقدر ہوتا ہے اس اعتبار سے اضافت کی تین قسمیں ہیں۔

۱ ۔اضافت لامیہ ۲۔اضافت منّیہ ۳۔اضافت فیویہ

١۔ اضافت لامیہ:

وہ اضافت ہے جسمیں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر لام مقدر ہو، اس صورت میں مضاف الیہ نہ ظرف ہوتا ہے اور نہ ہی مضاف کی جنس سے۔ جیسے کِتَابُ اللّٰہِ، غُلَامُ زَیْدٍ اصل میں کِتَابٌ لِلّٰہِ اور غُلَامٌ لِزَیْدٍ تھا۔

٢۔اضافت منیہ:

وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر مِــــــن مقدر ہو اس صورت میں مضاف مضاف الیہ کی جنس سے ہوتا ہے۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّۃٍ (چاندی کی انگوٹھی) یہ اصل میں خَاتَمٌ مِنْ فِضَّۃٍ تھا۔

٣۔ اضافت فیویہ:

وہ اضافت ہے جسمیں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر فِـی مقدر ہو اس صورت میں مضاف الیہ مضاف کیلئے ظرف ہوتا ہے۔ جیسے صَلٰوۃُ اللَّیْلِ (رات کی نماز) اصل میں صَلٰوۃٌ فِی اللَّیْلِ تھا۔

اِضافت کا فائدہ:

اضافت اگر لفظیہ ہو تو تعریف کے بجائے فقط تخفیف کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یعنی مضاف کے آخر سے تنوین اور نون تثنیہ وجمع گر جاتے ہیں، اور اگر معنویہ ہو تو تعریف وتخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ یعنی مضاف الیہ معرفہ ہو تو تعریف کا۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اور اگر نکرہ ہو تو تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ جیسے غُلَامُ رَجُلٍ

اضافت کے چند ضروری قواعد:

2 1

☆......مضاف پر الف لام نہیں آتا لیکن چونکہ اضافت لفظیہ تعریف کا فائدہ نہیں دیتی اس لئے اس اضافت میں مضاف پر الف لام کا دخول جائز ہے۔اسکی چند صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔جب مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو۔جیسے اَلضَّارِبَا غُلامٍ اور اَلضَّارِبُوْ غُلامٍ.

۲۔جب مضاف الیہ معرف باللام ہو جیسے اَلضَّارِبُ الْغُلامِ.

۳۔جب مضاف الیہ ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جو معرف باللام ہو۔جیسے اَلضَّارِبُ غُلامِ الرَّجُلِ، یہاں أَلضَّارِبُ پر اس لئے الف لام کا دخول جائز ہے کیونکہ اسکا مضاف الیہ غُلامِ معرف باللام اَلرَّجُلِ کی طرف مضاف ہے۔

☆......جب اسم مفرد صحیح یا جاری مجریٰ صحیح کی اضافت یائے متکلم کیطرف کی جائے تو ی پر جزم اور فتحہ دونوں پڑھ سکتے ہیں۔جیسے کِتَابِیْ ، کِتَابِیَ اور دَلْوِیْ ،دَلْوِیَ ،اور ایسا لفظ اگر جملے کے آخر میں واقع ہو تو اسکے ساتھ ہ بھی بڑھا دینا جائز ہے۔جیسے کِتَابِیَہ (میری کتاب) حِسَابِیَہ (میرا حساب)۔

☆......اگر یائے متکلم کیطرف اسم مقصور یا منقوص یا تثنیہ یا جمع مذکر سالم کی اضافت کی جائے تو اسوقت ی پر فتحہ ہی پڑھا جائے گا، جیسے عَصَایَ، قَاضِیَّ اور مُسْلِمِیَّ.

☆......جب اسمائے ستہ مکبرہ کی اضافت یائے متکلم کی طرف کی جائے تو محذوف حرف کو نہیں لوٹائیں گے۔جیسے أَبِیْ ،أَخِیْ، وغیرہ

3 4

☆......مضاف ہمیشہ اسم ہوتا ہے جبکہ مضاف الیہ اسم ہونے کے ساتھ ساتھ جملہ فعلیہ بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (جس دن حساب قائم ہو گا)۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال1: ۔درج ذیل جملوں میں موجود اضافت کی اقسام کی پہچان کریں۔

١ .مُصَارِعُ الْبَلَدِ. ٢ .نَاصِرُ مَظْلُوْمٍ. ٣ .عَبْدُاللّٰہِ. ٤ .رَسُوْلُ اللّٰہِ. ٥ .طِفْلُ زَیْدٍ. ٦ .حَافِظُ الْقُرْآنِ. ٧ .صَائِمُ الدَّھْرِ. ٨ .مُرْسِلُو النَّاقَةِ. ٩ .نَائِمُ اللَّیْلِ. ١٠ .آیَةُ الْقُرْآنِ. ١١ .مِفْتَاحُ الْبَابِ. ١٢ .صَاحِبُ الرَّأیِ. ١٣ .شَدِیْدُ الْمُطَالَعَةِ. ١٤ .مَرِیْضُ الْمَالِ. ١٥ .مَسْتُوْرُ الْحَالِ. ١٦ .مُسْتَحِقُّ النَّارِ. ١٧ .عَذَابُ النَّارِ. ١٨ .مُسْلِمُوْ مِصْرٍ. ١٩ .دَافِعُ الْبَلَاءِ. ٢٠ .مُنَوَّرُالْوَجْهِ. ٢١ .قَلَمُ ذَھَبٍ. ٢٢ .قِیَامُ اللَّیْلِ. ٢٣ .وَرَقُ شَجَرَةٍ. ٢٤ . غُلَامِیْ. ٢٥ مُسْلِمِی. ٢٦ فَمِیْ.

سوال2: ۔مذکورہ بالا مرکبات اضافیہ میں اضافت سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

سبق نمبر: 45

﴿......افعال مدح وذم کا بیان......﴾

وہ افعال جو کسی کی تعریف یا مذمت بیان کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں یہ چار ہیں۔

١ .نِعْمَ　٢ .حَبَّذَا　٣ .بِئْسَ　٤ . سَاءَ

افعال مدح وذم میں فاعل کے علاوہ ایک اور اسم معرفہ آتا ہے جو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید کیا ہی اچھا آدمی ہے) ،بِئْسَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد کیا ہی برا آدمی ہے)۔ان مثالوں میں اَلرَّجُلُ فاعل جبکہ زَیْدٌ مخصوص بالمدح اور خَالِدٌ مخصوص بالذم ہے۔

حَبَّذَا کے علاوہ ان افعال کے فاعل کی تین صورتیں ہے۔

١۔معرف باللام ہو۔جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ.

٢۔یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَیْدٌ

٣۔یا اسکا فاعل ضمیر مستتر ہو جسکی تمییز نکرہ منصوب آرہی ہو۔جیسے نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ (یہاں نِعْمَ کا فاعل ضمیر مستتر ھُوَ ہے اور رَجُلاً اسکی تمییز ہے)۔یہ تمییز ابہام کو دور کر رہی ہے۔

تنبیہ:

کبھی ضمیر مستتر سے ابہام دور کرنے کیلئے تمییز نکرہ منصوبہ کی بجائے کلمہ مَا (بمعنی شی) کے ساتھ لائی جاتی ہے جیسے اِنْ تُبْدُوْا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ یعنی

فَنِعِمَّا ھِیَ (اگر خیرات اعلانیہ دوتو وہ کیا ہی اچھی بات ہے)۔

اِن کی ترکیب:

ان کی ترکیب دوطرح سے کی جاتی ہے۔ نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ.

۱۔ نِعْمَ فعل اَلرَّجُلُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مقدم، زَیْدٌ مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

۲. نِعْمَ فعل اَلرَّجُلُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر الگ جملہ فعلیہ۔ زَیْدٌ مبتدائے محذوف (ھُوَ) کی خبر، مبتدأ خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

تنبیہ:

کبھی کبھی مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو بوقت قرینہ حذف بھی کردیا جاتا ہے۔جیسے نِعْمَ الْمَاھِدُوْنَ یہاں نَحْنُ محذوف ہے۔اسی طرح نِعْمَ الْمَوْلیٰ وَنِعْمَ النَّصِیْرُ میں ھُوَ محذوف ہے یعنی نِعْمَ الْمَوْلیٰ ھُوَ وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ھُوَ.

افعال مدح وذم کے چند ضروری قواعد:

☆......مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم اکثر فاعل کے بعد آتے ہیں۔اور یہ ہمیشہ مرفوع ہوتے ہیں۔انکا واحد وتثنیہ وجمع اور تذکیر وتانیث میں فاعل کے موافق ہونا ضروری ہے۔جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ اور نِعْمَ الرَّجُلَانِ الزَّیْدَانِ۔

☆...... نَعِمَ اور بَئِسَ بروزنِ فَعِلَ دونوں فعلِ ماضی کے صیغے ہیں فاکلمہ کو عین کلمہ (جو کہ حروفِ حلقی ہیں) کی وجہ سے کسرہ دیا گیا اور تخفیفا عین کلمہ سے کسرہ

حذف کر دیا گیا۔

نوٹ:

نعم میں چار لغات ہیں: نِعْمَ، نَعْمَ، نَعِم، نِعِمَ لیکن اول سب سے زیادہ فصیح اور مشہور ہے۔

☆...... نِعْم اور بِئْسَ کا فاعل جب اسم ظاہر مونث ہو اگرچہ مونث حقیقی ہو تو ان کے ساتھ کبھی تائے تانیث (جوازاً) لاحق ہوتی ہے اس تا کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کرنا جائز ہے جیسے: نِعْمَ اَوْ نِعْمَتْ فَتَاةُ العَمَلِ وَالنَشَاطِ، بِئْسَ اَوْبِئْسَتْ فَتَاةُ الْبَطَالَةِ وَ الخَمُوْلِ.[1] اسی طرح نِعْمَ یا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ۔ (یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے)

☆...... حَبَّذَا میں حَبَّ فعل مدح ہے اور ذَا اسم اشارہ اسکا فاعل اسکے بعد جو اسم آئیگا وہ مخصوص بالمدح ہوگا، نیز حَبَّذَا میں مخصوص بالمدح کا فاعل کے موافق ہونا ضروری نہیں، چنانچہ حَبَّذَا الْمُجَاهِدُوْنَ کہنا درست ہے۔

☆...... اگر حَبَّذَا سے پہلے نفی آجائے تو یہ ذم کے معنی دینے لگتا ہے جیسے لَاحَبَّذَا النَمَّامُ (چغلخور برا ہے)۔

☆...... مخصوص بالمدح یا ذم کو فعل اور فاعل کے درمیان نہیں لا سکتے البتہ فعل پر مقدم کر سکتے ہیں جیسے، زَیْدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ، نیز اس صورت میں ایک ہی ترکیب ہوگی۔ کہ مخصوص بالمدح (زَیْدٌ) مبتدا اور مابعد جملہ خبر بنے گا۔

---

1 ......فتاة العمل والنشاة (کام کاج کرنے والی اور چست لڑکی) فتاة البطالة والخمول (بے کار وسست لڑکی)

☆......حَبَّــذَا کے علاوہ بقیہ افعال سے صرف ماضی کے مخصوص صیغے آتے ہیں، جبکہ حَبَّذَا سے کوئی صیغہ نہیں آتا۔

☆......ان افعال کے فاعل کی تمیز ہمیشہ ان سے متأخر ہوتی ہے۔ لہذا رَجُلاً نِعْمَ زَیْدٌ نہیں کہہ سکتے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوا ل نمبر1:۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود افعال مدح وذم اور مخصوص بالمدح والذم کی پہچان کریں۔

١ . نِعْـمَ الْوَالِدُ الشَّفِيْقُ ٢ . بِـئْـسَ الْعَدُوُّ الشَّيْطَانُ ٣. نِـعْمَ أَجْرُ الْمُخْلِصِيْنَ ٤. بِـئسَ مَصِيْرُ الْمُتَجَبِّرِيْنَ ٥. نِـعْمَ الشّجاعُ رَجُلاً يَقُولُ الـحقَّ غيْرَ هَيَّابٍ ٦. بِـئْـسَ الرَّجُلاَنِ الزَّيْدَانِ ٧. لاَحَبَّـذَا الْكَاذِبُ ٨. بِـئْـسَ رَجُلُ الْجُبْنِ و الكِذبِ مُسَيْلِمَةُ ٩. نِعْمَ النَّصِيْرُ ١٠ . نِعْمَ الَّذِیْ يَـصُـوْنُ لِسَانَه عمَّا لا يَحْسنُ و بِئْسَ الَّذِیْ يَغْتَابُ النَّاسَ ١١ . لاَ حَبَّذَا الزَّيْدَانِ ١٢ . نِعْمَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ ١٣ . سَاءَ سَبِيْلاً ١٤ . حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ١٥ . بِئْسَ رَفِيْقانِ الْجَاهِلُ ١٦ . نِعْمَ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ١٧ . حَبَّذَا الْمُسْلِمُوْنَ. ١٨ .نِعْمَ رَجُلُ الْحَرْبِ خَالِدٌ

سوال نمبر 2:۔مذکورہ بالا جملوں کی ترکیب کریں۔

سبق نمبر: 46

﴿......افعال مُقارَبہ کا بیان......﴾

افعال مُقارَبہ کی تعریف:

وہ افعال جو خبر کو اسم کے قریب کر دیتے ہیں۔ افعال مقاربہ یہ ہیں۔ عَسٰی، کَادَ، کَرَبَ، أَوْشَکَ، یہ بھی افعال ناقصہ کی طرح عمل کرتے ہیں یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع کا صیغہ ہوتی ہے کبھی اَنْ کے ساتھ اور کبھی بغیر اَنْ کے جیسے کَرَبَ الماءُ یَجْمُدُ ۔ (قریب ہے کہ پانی جم جائے)۔

ترکیب: کَرَبَ الْمَاءُ یَجْمُدُ

کَرَبَ فعل مقاربہ، الْمَاءُ اس کا اسم، یَجْمُدُ اس کی خبر، کَرَبَ فعلِ مقاربہ، اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

افعال مقاربہ کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ جو افعال اس بات پر دلالت کرنے کے لیے آئیں کہ خبر کا حصول قریب ہے ان کو افعال مقاربہ کہتے ہیں۔ جیسے کَرَبَ الشِّتَاءُ یَنْقَضِی (قریب ہے کہ سردی ختم ہو جائے) یہ تین ہیں کَرَبَ ، کَادَ اور أَوْشَکَ، کَادَ اور کَرَبَ کی خبر اکثر بغیر أَنْ کے آتی ہے اور أَوْشَکَ کی خبر کے ساتھ اکثر أَنْ آتا ہے۔

۲۔ وہ افعال کہ جن کی خبر کے حاصل ہونے کی امید ہو ان کو افعال رجاء کہتے ہیں یہ بھی تین ہیں۔ عَسٰی ، حَرٰی اور اِخْلَوْلَقَ جیسے عَسٰی رَبُّکُمْ أَنْ یَّرْحَمَکُمْ

(امید ہے کہ تمہارا رب عزوجل تم پر رحم فرمائے)۔

افعال رجاء کبھی تامہ بھی ہوتے ہیں یعنی صرف فاعل کے ساتھ ملکر جملہ بن جاتے ہیں اور خبر کی ضرورت نہیں ہوتی اس وقت انکا فاعل مصدر مؤول ہوگا جیسے عَسٰی أَن یَّقُوْمَ، اِخْلَوْلَقَ أَن یَأْتِیَ (امید ہے کہ وہ آجائے)۔عَسٰی فعل جامد ہے سوائے ماضی کے اس سے کوئی اور صیغہ نہیں آتا اوراس کی خبر کے ساتھ اکثر أَنْ آتا ہے۔ حَرٰی اور اِخْلَوْلَقَ کی خبر کے ساتھ أَنْ کالانا واجب ہے۔جیسے اِخْلَوْ لَقَ الْمُذْنِبُ اَنْ یَّتُوْبَ (امید ہے کہ گناہ گارتوبہ کرلے گا)۔حَرٰی الْغَائِبُ أَن یَّحْضُرَ (امید ہے کہ غائب حاضر ہوجائے)۔

وہ افعال جوخبر کی ابتداءاورشروع کرنے پر دلالت کرتے ہیں ان کوافعال شروع کہتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

اَنْشَأَ،طَفِقَ،أَخَذَ،جَعَلَ ،عَلَقَ،قَامَ،أَقْبَلَ ۔جیسے طَفِقَ الطِّفْلُ یَتَکَلَّمُ (بچہ کلام کرنے لگا)۔ أَخَذَ الِامَامُ أَحْمَدُ رَضَا خَان یُفْتِیْ فِیْ صِغَرِ سِنِّہٖ (امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن چھوٹی سی عمر ہی میں فتوٰی دینے لگے) ان کی خبر بغیر أَنْ کے استعمال ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

2 1

مشق

سوال نمبر1: ۔درج ذیل کا ترجمہ کریں۔

١ .أَوْشَکَ الْـمَـطَـرُ اَنْ يَّنْقَطِعَ. ٢. يَـكَـادُ الْعِلْمُ يَكْشِفُ أَسْرَارَ الْكَوَاكِبَ ٣. أَنْشَـأَالْطِفْلُ يَبْكِیْ. ٤. جَـعَلَ النَّاسُ يَمُوْتُوْنَ مِنَ الْغَلاءِ. ٥. حَرٰی الْغَمَامُ اَنْ يَّنْقَشِعَ. ٦. عَسٰـی الْضِيْقُ اَنْ يَّنْفَرِجَ. ٧. اِخْلَوْلَقَ اَنْ يُّثْمِرَ الْبُسْتَانُ. ٨. أَوْشَکَ الْقَوِیُّ اَنْ يَّتْعَبَ. ٩. يُوْشِکُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْـرَ مَـالِ الْـمُسْـلِمِ غَنَمٌ. ١٠. مَـنْ يَـرْتَـعُ حَـوْلَ الْحِمَی يُوْشِکُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ. ١١. كَادَ الْبَيْتُ يَسْقُطُ. ١٢. يَكَادُ الْوَقْتُ أَنْ يَخْرُجَ

سوال نمبر2: ۔ مندرجہ بالا جملوں میں موجود افعال کی پہچان کریں کہ وہ کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

✿.....✿.....✿.....✿

ضرب الأمثال

☆...... أَصْلِحْ نَفْسَکَ يَصْلَحْ لَکَ النَّاسُ (تو خود سیدھا ہو جا لوگ سیدھے ہی ہیں)

☆...... يَا طَبِيْبُ طِبَّ نَفْسَکَ (پہلے خود تو سدھر جاؤ)

☆...... إِنَّ النِّسَاءَ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ (عورتیں شیطان کا جال ہیں)

☆...... مَنْ نَظَرَ فِی الْعَوَاقِبِ تَسْلَمُ مِنَ النَّوَائِبِ (جو انجام پر نظر رکھے گا حادثوں سے محفوظ رہے گا)

☆...... مَنْ نَهَشَتْهُ الْحَيَّةُ حَذِرَ الرَّسَنَ (سانپ کا کاٹا رسی سے بھی ڈرتا ہے)

☆...... فِیْ سَعَةِ الْأَخْلَاقِ كُنُوْزُ الْأَرْزَاقِ (وسعت اخلاق میں رزق کے خزانے ہیں)

☆...... لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ (ہر مرض کی دوا ہے۔)

3 4

سبق نمبر: 47

﴿......اغراء وتحذیر کا بیان......﴾

اغراء کی تعریف:

اغراء کے لغوی معنی ابھارنا، اکسانا، آمادہ کرنا کے ہیں، جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد مخاطب کو کسی اچھے وپسندیدہ کام پر آمادہ کرنا یا ابھارنا ہے۔

جس کام کے لئے ابھارا جائے اس کو منصوب ذکر کیا جاتا ہے ۔جیسے اَلاِسْتِقَامَۃَ (استقامت اختیار کرو)، اَلصِّدْقَ (سچ لازم کرو)۔

یہ اصل میں اِلْزَمِ الصِّدْقَ اور اِلْزَمِ الاِسْتِقَامَۃَ تھے۔ان سے پہلے اِلْزَمْ فعل کو محذوف کردیا گیا۔

تحذیر کی تعریف:

تحذیر کے لغوی معنی ڈرانا ،متنبہ کرنا ہیں، جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد مخاطب کو کسی ناپسندیدہ و بری چیز سے ڈرانا اور اس سے بچنے کے لیے متنبہ کرنا ہے ۔جیسے اَلْأَسَدَ، اَلاَسَدَ وغیرہ۔ یہ اصل میں اِحْذَرِ الْأَسَدَ، اِحْذَرِ الْأَسَدَ (شیر سے بچ)۔ تھا پھر اِحْذَرْ فعل کو حذف کردیا گیا۔

تحذیر کے مفعول کو مُحَذَّر منہ اور اغراء کے مفعول کو مُغْرٰی بِہ کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثالوں میں اَلاِسْتِقَامَۃَ اور اَلصِّدْقَ مغری بہ ہیں اور اَلْأَسَدَ محذر منہ ہے۔

محذر منہ سے پہلے اِتَّقِ ،بَاعِدْ ،اِحْذَرْ وغیرہ افعال محذوف نکالے جاتے ہیں

ان دونوں کے استعمال کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

۱۔ایک ہی اسم کومکرر ذکر کرنا جیسے اَلصَّبْرَ الصَّبْرَ (صبر کولازم پکڑ)(اغراء کی مثال)۔

اَلشرَّ اَلشرَّ (شر سے بچ)(تحذیر کی مثال)

۲۔اغراو تحذیر کے لیے لائے جانے والے اسموں کو حرف عطف واوٌ کے ذریعے ذکر کرنا جائز ہے۔جیسے اَلْعَمَلَ وَ الاِحْسَانَ(کام اور احسان کولازم کر)،(اغرا کی مثال)۔ اَلْبَرْدَ وَالْمَطَرَ(بارش اور سردی سے بچ)(تحذیر کی مثال)

۳۔جواسم اغرا وتحذیر کے لیئے لائے جائیں انہیں اکیلے ہی ذکر کرنا۔جیسے أَلاِحْسَانَ (احسان کولازم کر)(اغراء کی مثال)، اَلْأَسَدَ (شیر سے بچ)(تحذیر کی مثال)۔

اغراء اور تحذیر کی مثالوں میں پہلی دونوں صورتوں میں فعل کو حذف کرنا واجب ہےاور آخری صورت میں جائز یعنی جب مُغریٰ بہ یامُحذَّر منہ اکیلے مذکور ہوں تو ان کے عامل فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔

تحذیر کے استعمال کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ محذر منہ سے پہلے ضمیر منصوب منفصل ذکر کردی جاتی ہے۔جیسے اِیَّاکَ وَالظُّلْمَ یہ اصل میں اِیَّاکَ بَاعِدْ وَ اِحْذَرِ الظُّلْمَ تھا۔

محذر منہ سے پہلے ضمیر ہو تو اسکے استعمال کے تین طریقے ہیں اور تینوں میں فعل کو حذف کرنا واجب ہے۔

١۔محذر منہ کو واؤ عاطفہ کے ساتھ ذکر کیا جائے۔جیسے اِیَّا کَ وَالْأَسَدَ اصل میں اِیَّاکَ بَاعِدْ وَ اِحْذَرِ الْأَسَدَ تھا۔

٢۔محذر منہ مصدر مؤول ذکر کیا جائے جیسے اِیَّـاکَ أَنْ تَـکْسُلَ اصل میں اِیَّاکَ بَاعِدْمِنْ أَنْ تکْسُلَ۔

٣۔محذر منہ کو حرف جر کے بعد ذکر کیا جائے۔جیسے اِیَّـاکَ مِـنَ الشَّرِ اصل میں اِیَّاکَ بَاعِدْ مِنَ الشَّرِّ تھا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1:۔مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیبیں کریں۔

١ . اَلْمُدَاوَمَةَ على الدَّرسِ، اَلْمُدَاوَمَةَ على الدَّرس ٢. اَلاِخْلاَصَ ٣. اِنْجازَ الْوَعْدِ ٤. اَلْحَسَدَ ٥.اِیَّاکَ وَالشَّرِیْرَ ٦. اِیَّاکَ وَالرِّیَاءَ ٧. اِیَّاکَ أَنْ تَتْرُکَ الصَّلٰوةَ ٨.نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْیَاهَا ٩. اَلْأَسَدَ اَلْأَسَدَ ١٠.اِیَّاکُمْ وَالشِّرْکَ ١١.اَلطَّرِیْقَ الطَّرِیْقَ ١٢. اَلْکَلْبَ اَلْکَلْبَ ١٣. اَلْغِیْبَةَ وَالنَّمِیْمَةَ ١٤. اَلظَّنَّ وَالْکِذْبَ ١٥. اِیَّاکَ مِنَ الْکِذْبِ

2 1

سبق نمبر: 48

﴿......اشتغال ومشغول عنہ کا بیان......﴾

اشتغال کی تعریف:

اشتغال کا لغوی معنی فارغ ہونا ،مصروف ہونا،مشغول ہونا ہے،جبکہ اصطلاح میں جب کسی اسم کے بعد کوئی فعل یاشبہ فعل ہواور یہ فعل یا شبہ فعل اپنے مابعد ضمیر یااس سے متصل اسم میں اسطرح عمل کررہا ہو کہ اگراسکے مابعد معمول کوحذف کردیا جائے تو یہ (فعل یا شبہ فعل) ماقبل اسم کو نصب دے اس عمل کونحویوں کی اصطلاح میں اشتغال کہتے ہیں،اور فعل یا شبہ فعل سے ماقبل آنیوالے اسم کومشغول عنہ کہتے ہیں۔جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ،(میں نے زید کومارا) زَیْدًا ضَرَبْتُ أَخَاہٗ(میں نے زید کے بھائی کو مارا) ان مثالوں میں زَیْــــدًامشغول عنہ ہے۔اوراسکے مابعدفعل بھی ہے جوضمیر یااس سے متصل اسم میں اس طرح عمل کررہا ہے کہ اگراسکے مابعد معمول کوحذف کردیا جائے تو یہ ماقبل اسم کو نصب دیگا۔ اصل عبارت اس طرح تھی ضَـرَبْتُ زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ اور ضَـرَبْـتُ زَیْدًا ضَرَبْتُ أَخَاہٗ پھر زَیْدًا سے پہلے ضربت کوحذف کردیا گیا،کیونکہ مابعدفعل اس کی تفسیر بیان کررہا ہے۔اسے اضمار علـی شـریطة التفسیر بھی کہتے ہیں،یہاں پہلے فعل کوحذف کرناواجب ہے۔ مشغول عنہ کے اعراب کی مختلف صورتیں ہیں کبھی رفع واجب کبھی نصب واجب اور کبھی دونوں جائز۔

3 4

۱۔رفع واجب:

جب اسم مشغول عنہ سے پہلے ایسے حروف آجائیں جو حروف اسماء ہی پر داخل ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں رفع واجب ہے جیسے دَخَلْتُ الْبُسْتَانَ فَاِذَا الْأَعْدَاءُ أَشَاهِدُهُمْ (میں باغ میں داخل ہوا تو اچانک میں نے دشمنوں کو دیکھا)۔

اس مثال میں اِذَا فجائیہ، أَلْأَعْدَاءُ مشغول عنہ سے پہلے آگیا یہ حرف اسموں پر ہی داخل ہوتا ہے۔ لہذا اس صورت میں رفع واجب ہے۔ یہ رفع مشغول عنہ کے مبتداء بننے کی وجہ سے واجب ہے۔ اسی طرح لَيْتَمَا الْعِلْمُ حَصَّلْتُهُ، اس میں بھی أَلْعِلْمُ پر رفع واجب ہے۔

۲۔نصب واجب:

جب مشغول عنہ سے پہلے ایسے کلمات آجائیں جو صرف افعال ہی پر داخل ہوتے ہیں تو اس صورت میں نصب واجب ہے۔ مثلاً کلمات شرط اِنْ، لَوْ، حَيْثُمَا، مَتٰی وغیرہ جیسے اِنْ الْبُسْتَانَ دَخَلْتَهُ فَلَا تَقْطَفِ الْأَزْهَارَ. (اگر تو باغ میں داخل ہو تو کلیوں کو مت توڑنا)۔ حروف تحضیض هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا جیسے:۔ هَلَّا ضَعِيْفًا نَصَرْتَهُ (تو نے کمزور کی مدد کیوں نہیں کی)۔

نوٹ:

اگر ہمزہ کے علاوہ کلماتِ استفہام آجائیں تو پھر بھی نصب واجب ہے۔ جیسے أينَ الكتابَ وضعتَه.

۳۔رفع و نصب دونوں جائز:

جہاں مذکورہ بالا دونوں صورتیں نہ پائی جائیں وہاں رفع پڑھنا بھی جائز

ہے جیسے مَحمودٌ دعوتُہ اس صورت میں اسے مبتدا مان لیں گے اور نصب بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے مَحمُوداً دَعَوْتُہ اس صورت میں مشغول عنہ سے پہلے فعل محذوف مان لیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال1: ۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود مشغول عنہ کی پہچان کریں نیز مشغول عنہ پر تینوں صورتوں میں سے کون سا اعراب آئے گا؟

۱ .القمر قدرناه.۲ .المريض هل زرته؟.۳.تلميذا ضرب الاستاذ صديقه ٤ .السيارة ركبتها. ٥ .الشرير اجتنبه. ٦ .والله الذنوب لا أرتكبها. ۷ .جليسك انصفه.۸ .ليتما المال تركته.۹ .لولا علم حصلته لهلكت. ۱۰ .متى عملا تباشره؟ .۱۱ .زَمِيلكَ أكرمتَ والدَه. ۱۲ .ألا زيارة واجبة توديها؟ ۱۳ .الحيوان ارحمه ،الطيور لا تعذبها،اللهم الشهيد ارحم ۱٤ . لا الوعد أخلفته ولا الواجب أهملته ۱۵ . أطائرة ركبتها.

سبق نمبر: 49

﴿......اسماءاعدادکابیان......﴾

اسمائے اعداد کی تعریف:

وہ اسماء جن کے ذریعے کسی شے کے افراد کوشمار کیا جائے ان اسماء کواسماء اعداد کہتے ہیں، جسے شمار کیا جائے اس کومعدوداورتمیز کہتے ہیں۔جیسے، خَمْسَةُ أَقْلامٍ (پانچ قلم)، ثَلاَثَةُ أَنْهَارٍ (تین نہریں). مذکورہ مثالوں میں ثَلاَثَةُ اور خَمْسَةُ اسم عدداور أَقْلامٍ و أَنْهَارٍ معدود ہیں۔تمام اعداد کی اصل بارہ کلمات ہیں۔ایک سے دس تک کے اعداداور مِائَةُ اور أَلْفٌ کومفرد کہتے ہیں یعنی اکائیاں جیسے أَحَدٌ، اِثْنَانِ، ثَلاَثٌ ،اور مِائَةٌ ،أَلْفٌ وغیرہ۔گیارہ سے انیس تک کے اعداد کومرکب کہتے ہیں۔ جیسے أَحَدَ عَشَرَ ،اِثْنَا عَشَرَ وغیرہ۔اکیس سے لے کرننانوے تک کے اعداد کی اکائیوں اوردہائیوں کے درمیان حرف عطف ذکر کیا جاتا ہے۔اس لئے ان اعداد کوعطف کہا جاتا ہے۔جیسے أَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ ،اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ. عَشَرَةٌ، عِشْرُوْنَ، ثَلاَثُوْنَ ،أَرْبَعُوْنَ، خَمْسُوْنَ، سِتُّوْنَ ، سَبْعُوْنَ، ثَمَانُوْنَ تِسْعُوْنَ کودھائیاں کہتے ہیں۔

اِن کے استعمال کا طریقہ :

وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ صفت بن کراستعمال ہوتے ہیں اورانکااستعمال قیاس کے مطابق ہوتا ہے۔یعنی اگر موصوف مذکر ہےتو اسکے لئے عدد بھی مذکر لا یا جائے گا۔اور

اگر موصوف مونث ہے تو عدد بھی مونث ہی لایا جائے گا، اور واحد ہے تو واحد اور تثنیہ ہے تو تثنیہ۔ جیسے رَجُلٌ وَاحِدٌ ، اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ.

تین سے دس تک :

تین سے لے کر دس تک کے اعداد کو اضافت کے ساتھ اور خلافِ قیاس استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی معدود مذکر ہو تو عدد مونث لائیں گے، اور اگر معدود مونث ہو تو عدد مذکر لائیں گے۔ جیسے ثَلاَثَةُ رِجَالٍ ، ثَلاَثُ نِسْوَةٍ ،أَرْبَعُ نِسْوَةٍ.

گیارہ سے بارہ تک :

گیارہ اور بارہ کا استعمال مطابق قیاس ہوگا۔ جیسے اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً ،اِحْدٰی عَشْرَةَ اِمْرَأَةً یعنی اگر معدود مذکر ہو تو دونوں عدد مذکر اور اگر معدود مونث ہو تو دونوں عدد مونث ہونگے۔

تیرہ سے انیس تک :

تیرہ سے انیس تک پہلا جز خلاف قیاس ہوگا، اور دوسرا جز موافق قیاس ہوگا، جیسے ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلاً ،ثَلٰثَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً یعنی تیرہ سے انیس تک معدود اگر مونث ہے تو عدد کا دوسرا جز بھی مونث ہوگا اور پہلا مذکر، اور اگر معدود مذکر ہے تو عدد کا دوسرا جز مذکر ہوگا اور پہلا مونث جیسا مذکورہ بالا مثالوں میں۔

تمام دہائیاں عِشْرُوْنَ سے لےکر تِسْعُوْنَ تک ہمیشہ مذکر ہی میں رہیں گی، چاہے ان کا معدود مذکر ہو یا مونث جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلاً ،عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً۔

اکیس، بائیس، اکتیس، بتیس، اکتالیس، بیالیس، اکیاون، باون، اکسٹھ، باسٹھ، اکہتر، بہتّر، اکیاسی، بیاسی، اکیانوے، بیانوے کا استعمال موافق قیاس ہوگا، یعنی

اگر معدود مذکر ہے تو پہلا عدد مذکر اور اگر معدود مونث ہے تو پہلا عدد مونث، جیسے أَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلاً ، اِحْدٰی وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً تیئیس سے انتیس تک، تینتیس سے انتالیس تک اور اسی طرح ننانوے تک استعمال خلاف قیاس ہوگا۔ جیسے ثَلاَثَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً ، ثَلٰثٌ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً . یعنی اگر معدود مذکر ہے تو عدد کا پہلا جز مونث اور اگر معدود مونث ہے تو عدد کا پہلا جز مذکر ہوگا۔ تین سے لیکر دس تک اور مِأَةٌ، أَلْفٌ ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے مِأَةُ كِتَابٍ، أَلْفُ شَهْرٍ، مِائَتَا عَالِمٍ ،أَلْفَا عَالِمَةٍ ، ثَلاَثَةُ أَقْلاَمٍ .

معدود (تمییز) کے احکام :

١ ۔ وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ جب مفرد ہوں تو یہ کسی اسم کی صفت بن کر استعمال ہوتے ہیں، ان کی تمییز ذکر نہیں کی جاتی۔ جیسے رَجُلٌ وَاحِدٌ ،اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، رَجُلاَنِ اِثْنَانِ، اِمْرَأَتَانِ اِثْنَتَانِ

٢۔ تین سے لے دس تک اعداد کی تمییز جمع اور مجرور ہوتی ہے۔ جیسے ثَلاَثَةُ رِجَالٍ.

٣۔ گیارہ سے ننانوے تک کی تمییز منصوب اور مفرد ہوتی ہے۔ جیسے أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا جیسے فَازَ ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلاً (تیرہ شخص کامیاب ہوئے) ثَلاَثَ عَشَرَةَ تِلْمِيْذَةً۔

٤ ۔ مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ اور جمع کی تمییز مفرد اور مجرور ہوتی ہے۔ جیسے مِائَةُ عَامِلٍ (سو عامل) مِائَةُ اِمْرَأَةٍ اور مِائَتَا رَجُلٍ ، مِائَتَا اِمْرَأَةٍ.

☆☆☆☆☆

2 1

مشق

سوال نمبر1: ۔مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔

١ . اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ. ٢ . فِیْ صَفِّنَا سِتُّوْنَ طَالِبَةً. ٣ . اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَشَهْرًا. ٤ . فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا. ٥ . يَا اَبَتِ اِنِّیْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا. ٦ . لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ. ٧ . اَطْلُبُ مِنْكَ خَمْسَ مِائَةِ رُوْبِيَةٍ لِلشِّرَاءِ. ٨ . اِشْتَرَيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ فِی ثَلٰثِ مُجَلَّدَاتٍ بِاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ رُوْبِيَةً. ٩ . كَانَتْ مُدَّةُ خِلافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ(رضی الله عنه) سَنَتَيْنِ وَ ثَلٰثَةَاَشْهُرٍوَّاَحَدَ عَشَرَيَوْمًا. ١٠ . عَدَدُ الدُّوَلِ الاسلامِيَّةِ يَزِيْدُ مِنْ خَمْسِيْنَ دَوْلَةً. ١١ . اُسْتُشْهِدَ فِیْ غَزْوَةِ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ مُجَاهِدًا. ١٢ . اَلْقُرْاٰنُ الْكَرِيْمُ ثَلٰثُوْنَ جُزْءً وَّفِيْهِ مِائَةٌ وَّ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سُوْرَةً مِنْهَا ثَمَانٍ وَّ ثَمَانُوْنَ مَكِّيَةٌ وَّ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ مَدَنِيَّةٌ.

3 4

سبق نمبر: 50

﴿......اسمائے افعال کا بیان......﴾

وہ اسماء جن میں فعل کے معنی پائے جائیں لیکن وہ فعل کی علامات کو قبول نہ کریں۔انہیں اسمائے افعال کہتے ہیں۔

اسمائے افعال کی زمانے کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں۔

۱۔اسماءالافعال بمعنی ماضی۔ ۲۔اسماءالافعال بمعنی امر حاضر۔

اسماء الافعال بمعنی ماضی :

وہ اسماء جن میں فعل ماضی والا معنی پایا جاتا ہے۔جیسے هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ (وہ دور ہوا)۔

اِن کا عمل:

یہ اپنے مابعد اسم کو رفع دیتے ہیں اسمائے افعال بمعنی ماضی مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ جیسے هَيْهَاتَ زَيْدٌ .(زید دور ہوا)۔

۲۔ شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ وَ عُمَرُ،(زید اور عمر جدا ہوئے)۔

۳۔سَرْعَانَ بمعنی أَسْرَعَ جیسے سَرْعَانَ البَاصُّ(بس تیز ہوئی)۔

اسماء الافعال بمعنی امر حاضر :

یہ وہ اسماء ہیں جو فعل امر کا معنی دیتے ہیں۔

اِن کا عمل :

یہ اپنے مابعد اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

یہ مندرجہ ذیل ہیں:

١ ۔رُوَیْدَ بمعنی اِمْھَلْ (تومہلت دے) جیسے رُوَیْدَ الْمُخْطِیءَ (تو خطاء کار کو مہلت دے)۔

٢ ۔بَلْہَ بمعنی دَعْ (تو چھوڑ دے) جیسے بَلْہَ زَیْدًا (تو زید کو چھوڑ دے)۔

٣ .حَیَّھَلَ بمعنی اِیتِ (آؤ) جیسے حَیَّھَلَ الثَّرِیْدَ (ثرید کے پاس آؤ)۔

٤ ۔حَیّ بمعنی اَقْبِلْ ،عَجِّلْ (آؤ،جلدی کرو) جیسے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ (نماز کی طرف آؤ)۔

٥ ۔ دُوْنَکَ بمعنی خُذْ (پکڑ) جیسے دُوْنَکَ الْقَلَمَ (قلم پکڑو)۔

٦ ۔عَلَیْکَ بمعنی اِلْزَمْ (لازم پکڑو) جیسے عَلَیْکَ الصِّدْقَ (سچ اختیار کر)۔

٧ ۔ھَا[1] بمعنی خُذْ (پکڑو) جیسے ھَا الْمِسْطَرَ (اسکیل پکڑو)۔

٨ ۔اٰمِیْن بمعنی اِسْتَجِبْ (تو قبول کر) جیسے اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن (اے رب قبول فرما)

٩ ۔ ھَاتِ بمعنی أَعْطِ (تو دے) جیسے ھَاتِ زَیْدًا الْقَلَمَ (تو زید کو قلم دے)۔

١٠ ۔ ھَلُمَّ بمعنی اِیت بہ (لاؤ) جیسے ھَلُمَّ الْکِتَابَ (کتاب لاؤ) اور ھَلُمّ بمعنی أَقْبِلْ (آؤ) جیسے ھَلُمّ اِلَی الدَّرْس (درس کی طرف آؤ)۔

نوٹ:

کچھ ایسے کلمات بھی ہیں جن میں فعل مضارع والا معنی پایا جاتا ہے اور یہ سب مبنی بر سکون ہوتے ہیں، اپنے مابعد اسم کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے قَدْ، قَطْ، زَہْ، اُفْ.

1 ......اس سے واحد تثنیہ اور جمع کے صیغے بھی آتے ہیں. ھاءَ ،ھاءا ،ھاءوا . اسی طرح ھَاتِ سے بھی جیسے: ھَاتِ، ھَاتِیَا، ھَاتُوا۔

١ . قَدْ، قَطْ، بمعنی یَکْفِیْ (کافی ہے) ٢ .زَهْ بمعنی أَسْتَحْسِنُ (میں پسند کرتا ہوں) ٣ .اُف بمعنی أَکْرَهُ (میں ناپسند کرتا ہوں)۔

ترکیب: رُوَیْدَ زَیْدًا

رُوَیْدَ اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف اس میں أَنْتَ ضمیر فاعل زَیْدًا مفعول رُوَیْدَ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب: هَیْهَاتَ زَیْدٌ

هَیْهَاتَ اسم فعل بمعنی ماضی زَیْدٌ اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال1: ۔مندرجہ ذیل جملوں میں اسمائے افعال کا استعمال کیا گیا ہے آپ انہیں پہچان کر بتائیں کہ یہ ماضی، مضارع یا امر میں سے کس معنی میں استعمال ہوئے ہیں؟

١ .هَیْهَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ . ٢ .شَتَّانَ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ . ٣ .سَرْعَانَ فَرِیْدٌ . ٤ .حَیْهَلَ الْمَاءَ. ٥ .بَلْهَ غُلامًا . ٦ .عَلَیْکَ الرِّفْقَ. ٧ .اٰمِیْنَ بِجَاهِ النَّبِیِّ الاَمِیْن. ٨ .هَاتِ الْمَاءَ . ٩ .هَا یَدِیْ. ١٠ .دُوْنَکَ الْخُبْزَ الْمُطَبَّقَ. ١١ .اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا . ١٢ .هَلُمَّ الطَّعَامَ . ١٣ .عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ .

2 1

سبق نمبر: 51

﴿......کلمات شرط کا بیان......﴾

ایسے کلمات جو شرط کے معنی دیں اور دو جملوں پر داخل ہوں ان کلمات کو کلمات شرط کہا جاتا ہے۔ پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزاء کہتے ہیں جیسے: **اِنْ تَجْتَهِدْ تَجِدْ** (اگر تم محنت کرو گے تو پا لو گے)۔

فعل کو جزم دینے یا نہ دینے کے اعتبار سے کلمات شرط کی دو قسمیں۔

۱۔ جازمہ　　　۲۔ غیر جازمہ

...... ۱۔ جازمہ:

کچھ کلمات ایسے بھی ہیں جو دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں اور اگر وہ مضارع ہوں تو ان کو جزم دیتے ہیں۔ پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے **اِنْ تَسُقِ الْجَوَّالَةَ سَامِعَانِ الْجَوَّالَ تَصْطَلِدْمُ** (اگر تم فون سنتے ہوئے موٹر سائیکل چلاؤ گے تو ایکسیڈنٹ ہو جائے گا)۔

یہ کلمات درج ذیل ہیں۔

۱۔مَتٰی، ۲۔اَیٌّ، ۳۔ مَنْ، ۴۔مَا، ۵۔ اَنّٰی، ٦۔اَیْنَمَا، ۷۔ مَهْمَا، ۸۔ اِذْمَا، ۹۔حَیْثُمَا

ان کے معنی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

☆...... ۱۔ مَنْ:

3 4

یہ ذوی العقول کیلئے آتا ہے جیسے مَنْ یَّجْتَھِدْ یَفُزْ (جو کوشش کرے گا وہ کامیاب ہوگا)۔

☆...... ۲۔ مَا:

یہ غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے۔ جیسے مَا تَفْعَلْ خَیْرًا تَفْرَحْ (تو جو اچھائی کرے گا خوش ہوگا)۔

☆...... ۳۔ اَیٌّ:

یہ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے أَیُّ کِتَابٍ تَقْرَاءُ أَقْرَءُ (تو جو کتاب پڑھے گا میں بھی پڑھوں گا)۔

☆...... ٤۔ مَتٰی:

یہ زمان کیلئے آتا ہے جیسے مَتٰی تَجْلِسْ أَجْلِسْ (جب تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)۔

☆...... ٥۔ مَھْمَا:

یہ ظرف زمان ہے۔ جیسے مَھْمَا تَقْرَءْ أَقْرَءْ (جب تو پڑھے گا میں بھی پڑھوں گا)۔

☆...... ٦، ٧، ٨، انی، اینما، حیثما:

یہ تینوں مکان کیلئے آتے ہیں۔ جیسے أَنّٰی تَأْکُلِ الْمُشَبَّکَ اٰکُلْ ھُنَاکَ (جہاں تو جلیبی کھائے گا وہاں میں کھاؤں گا)۔ أَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ (تم جدھر بھی منہ کرو، خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے) حَیْثُمَا تَجِدِ الْمَنْطِقَ تَجِدِ الرُّوْحَ وَالعَقْلَ وَالاسْتِطَاعَۃَ (جہاں تو نطق پائے گا، وہیں روح، عقل اور استطاعت پائے گا)۔

☆...... ۹۔ اِذْمَا:

یہ ظرف زمان ہے اور جب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اِذْمَا تَعْصِ

اللہ یَسْوَدَّ قَلْبُکَ (جب تو اللہ کی نافرمانی کرے گا،تو تیرا دل کالا ہو جائے گا)۔

۲۔غیر جازمہ:

وہ کلمات جو شرط کا معنی دیتے ہیں لیکن فعل مضارع کو جزم نہیں دیتے انہیں غیر جازمہ کہتے ہیں۔ یہ سات ہیں۔

۱۔لَوْ(اگر)۲۔ أَمَّا(بہرحال)۳۔ لَوْلاَ(اگرنہ) ٤. کُلَّمَا(جب بھی) ٥۔ اِذَا(جب)٦۔ لَوْمَا(اگرنہ) ٧۔لَمَّا(جب)۔

اِن کی تفصیل درج ذیل ھے :

☆......لَوْ:

یہ اس بات کے اظہار کیلئے آتا ہے کہ شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے جزاء بھی نہیں پائی جارہی ہے۔جیسے لَوْ کُنْتُ أَعْمَلُ لَفُزْتُ (اگر میں عمل کرتا تو ضرور کامیاب ہو جاتا)۔

☆......أَمَّا:

یہ اسم پر اس لئے داخل ہوتا ہے تاکہ شرط کے معنی کی تفصیل بیان کرے اس کے جواب پر فاء کا داخل کرنا لازم ہے۔جیسے لِزَیْدٍ صَدِیْقَانِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَصَالِحٌ وَأَمَّا ثَانِیْهِمَا فَشُجَاعٌ.

☆......لَوْلا، لَوْمَا:

یہ دونوں کلمات اس بات کے اظہار کیلئے آتے ہیں کہ شرط کے پائے جانے کی وجہ سے جزاء نہیں پائی جارہی انکے بعد والا اسم ہمیشہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع

2 1

ہوگا۔اوراس کی خبر وجو باً محذوف ہوگی،اس کا جواب اگر ماضی ہوتواس پر لام کا داخل کرنا جائز ہے ورنہ نہیں۔جیسے لَوْلاَ الْأُسْتَاذُ مَافَھِمْتُ الدَّرْسَ(اگراستاذ نہ ہوتا تو میں سبق نہ سمجھتا)اس مثال میں الْأُسْتَاذُ کے بعد مَوْجُوْدٌ خبر محذوف ہے۔ لَوْمَا الْقِصَاصُ لَعَمَّتْ اِرَاقَةُ الدِّمَاءِ ،(اگر قصاص نہ ہوتا تو خون بہانا عام ہوجاتا) اس مثال میں الْقِصاصُ کے بعد مَوْجُوْدٌ خبر محذوف ہے۔

☆......کُلَّمَا:

یہ معنی کے تکرار کا فائدہ دیتا ہے اس کے بعد ہمیشہ فعل ماضی ہوتا ہے اور یہ ظرف زمان ہے۔جیسے کُلَّمَا أَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَھَا اللّٰہُ(جب جب ان لوگوں نے جنگ کی آگ بھڑکائی اللہ عزوجل نے اسے بجھادیا)۔

☆......اِذَا:

یہ بھی ظرف زمان ہے اور یہ مستقبل کیلئے آتا ہے اوراس کے بعد فعل کا آنا ضروری ہے۔چاہے لفظا ہو یا تقدیرا۔جیسے اِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ (اور جب میں بیمار ہوجاتا ہوں تو وہ مجھے شفاء دیتا ہے)۔

☆......لَمَّا:

یہ ظرف زمان ماضی کیلئے آتا ہے۔اوراس کے ساتھ ہمیشہ فعل ماضی آتا ہے۔ جیسے لَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ ظَھَرَ الْحَقُّ (جب قرآن نازل ہوا تو حق ظاہر ہوگیا)۔

☆☆☆☆☆

3 4

مشق

سوال1: ۔مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

١ .لَـوْلاَ عَلِيٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ .٢ .وَأَمَّاالْيَتِيْمَ فَلاَ تَقْهَرْ .٣.لَوْ شِئْتَ لَوَجدتَّ. ٤ .کُـلَّـمَا لَقِيْتُ زَيْدًا فَرِحَ. ٧ .اِذَا تَـعَـارَضَا تَسَاقَطَا. ٨ .لَمَّا رَأَيْتُهُ خَافَ . ٩ .مَـنْ تُحِبُّ أُحِبَّ . ١٠ .مَـا تَفْعَلْ تُفْعَلْ . ١١ .أَيَّ رَجُلٍ تَـنْصُرْاَنْصُرْ . ١٢ .مَتٰى تَسْكُتْ أَسْكُتْ. ١٣ .مَهْـمَا تَصُمْ أَصُمْ . ١٤ . أَيْنَمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ.

سوال2: ۔مندرجہ ذیل کلمات شرط کو جملوں میں استعمال کریں۔

١ . أَمَّا .٢ .مَتٰی .٣ .لَوْلاَ .٤ .لَوْمَا .٥ .كُلَّمَا .٦ .اِذَا .٧ .مَهْمَا .٨ .لَمَّا .٩ . مَنْ .١٠ . مَا.

❁……❁……❁……❁

﴾……ضرب الأمثال……﴿

☆…… ويُقال فيمن يَغْتَرُّ بمَنْ لا خير فيه، ولا نَفْعَ يُرْجَى لديه.

☆…… يَسْتَسْمِنُ ذَا وَرَمٍ.

☆…… لاَ يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

☆…… ويـقـال لـمـن يَتْـرُكُ العملَ زاعماً أنَّ التوكُّلَ على الله يكفيه، ما قال الرسول صلى الله عليه وسلم للأعرابی حين سأله: أ أَعْقِلُ ناقتی يا رسول الله أم أتوكّل: اِعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ.

سبق نمبر: 52

﴿......ظروف مبنیہ......﴾

وہ اسماء جو کسی فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا زمانے پر دلالت کریں ۔انہیں اسمائے ظروف کہا جاتا ہے۔جیسے یَوْمُ، قَبْلُ، بَعْدُ وغیرہ۔ظروف معرب بھی ہوتے ہیں اور مبنی بھی۔

جن ظروف کا آخر عامل کے تبدیل ہونے کی وجہ سے تبدیل ہو جائے انہیں معرب کہتے ہیں اور جن کا آخر تبدیل نہ ہوانہیں مبنی کہتے ہیں ۔معرب کی مثال:۔ جیسے جَاءَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (وہ جمعہ کے دن آیا)۔

ظروف جو مبنی ہوتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

١. اِذْ ٢.اِذَا ٣.اَنّٰی ٤.مَتٰی ٥.أَيَّانَ ٦. مُذْ ٧.مُنْذُ ٨. لَدٰی ٩. لَدُنْ ١٠. أَيْنَ ١١. كَيْفَ ١٢.أَمْسِ ١٣. قَطُّ ١٤ . عَوْضُ ١٥. حَيْثُ ١٦. اسمائے جہات ستہ

١۔اِذْ:

یہ ظرف زمان ہے بمعنی جب اور یہ زمانہ ماضی کیلئے آتا ہے اگر چہ مضارع پر داخل ہو اس کے بعد جملہ اسمیہ بھی آسکتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی ۔اور ہمیشہ جملے کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔جیسے ضَرَبْتُهُ اِذْ ضَرَبَنِیْ (جب اس نے مجھے مارا تو میں نے اسے مارا)۔

اذا:

یہ بھی ظرف زمان ہے بمعنی جب اور یہ زمانہ مستقبل کیلئے استعمال ہوتا ہے اگر چہ ماضی پر داخل ہو اس کے بعد فعل کا ہونا اسوقت ضروری ہے جب یہ شرط کے معنوں میں ہو۔ جیسے **اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا**۔ **اِذَا** جب مفاجات کیلئے استعمال ہوتو اس کے مابعد جملہ اسمیہ کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے **خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ** (میں نکلا تو اچانک درندہ کھڑا تھا)۔

۳۔ اَنّٰی:

یہ ظرف مکان کیلئے استعمال ہوتا ہے بمعنی جہاں اور اس کو استفہام کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ظرف زماں کی مثال: **اَنّٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ** (جہاں تو بیٹھے گا میں بھی وہاں بیٹھوں گا) استفہام کی مثال: **اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ؟** (میرے ہاں بچہ کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟)۔

٤۔ مَتٰی:

یہ ظرفِ زمان ہے بمعنی جس وقت خواہ زمانہ ماضی ہو یا مستقبل کبھی استفہام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ خواہ بڑی شے کے بارے میں سوال کیا جائے یا چھوٹی شے کے متعلق اور کبھی شرط کیلئے آتا ہے۔ جیسے **مَتٰی تَقْرَءُ؟** (تو کب پڑھے گا) (استفہام) **مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ** (جب تو روزہ رکھے گا میں بھی رکھوں گا) (شرط)۔

٥۔ أَيَّانَ:

یہ زمانہ مستقبل کیلئے آتا ہے بمعنی کب۔ اور عظیم امور کے متعلق دریافت کرنے

کیلئے آتا ہے۔ جیسے أَیَّانَ القِتَالُ (جہاد کب ہوگا)۔

٦،٧ ۔مُذْ مُنْذُ:

یہ دونوں کبھی تو کسی کام کی ابتدائی مدت بتانے کیلئے آتے ہیں۔ جیسے مَارَأَیْتُهُ مُذْ، مُنْذُیَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) اور کبھی پوری مدت بتانے کیلئے آتے ہیں۔ اس صورت میں ان کے بعد کسی ایسے عدد کا ہونا ضروری ہے جو پوری مدت پر دلالت کرے۔ جیسے مَارَأَیْتُهُ مُذْ ، مُنْذ یَوْمَیْنِ (میں نے اسے پورے دو دن سے نہیں دیکھا)۔

٨،٩۔ لَدٰی ، لَدُنْ:

یہ عِنْدَ کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں ۔اَلْکِتَابُ لَدٰی / لَدُنْ زَیْدٍ.عِنْدَ اوران میں فرق یہ ہے کہ لَدٰی اور لَدُنْ کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب شے پاس موجود ہو اور عِنْدَ کا استعمال دونوں صورتوں میں ہوتا ہے خواہ اس وقت چیز پاس ہو یا کہیں اور۔

١٠۔ أَیْنَ:

یہ سوال اور شرط کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ أَیْنَ زَیْدٌ؟ (زید کہاں ہے؟) أَیْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ (جہاں آپ بیٹھیں گے وہاں میں بھی بیٹھوں گا)۔

١١۔ کَیْفَ:

یہ حالت دریافت کرنے کیلئے آتا ہے۔ جیسے کَیْفَ أَنْتَ ؟ (آپ کیسے ہیں؟)۔

١٢۔ أَمْسِ:

أَمْسِ اگر بغیر الف لام ہوتو اس سے مراد گزرا ہوا کل ہوتا ہے اور اگر الف لام کے ساتھ ہوتو اس صورت میں گزرے ہوئے دنوں میں سے کوئی سا بھی مراد لے سکتے ہیں، اس وقت یہ معرب ہوگا اور جب یہ بغیر الف لام کے ہوتو اس وقت یہ لفظا مبنی بر کسرہ ہوگا اور مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے محلا منصوب ہوگا۔جیسے جِئْتُ أَمْسِ (میں گزرے ہوئے کل آیا) ،جِئْتُ الْأَمْسَ (میں کل آیا).

١٣۔ قَطُّ:

یہ گزرے ہوئے سارے زمانے میں کسی کام کی نفی پر دلالت کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے مَاضَرَبْتُهُ قَطُّ(میں نے اس کو گزشتہ زمانے میں کبھی نہیں مارا)۔

١٤۔ عَوْضُ:

یہ آنے والے سارے زمانے میں کسی کام کی نفی پر دلالت کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے لاَ أَضْرِبُهُ عَوْضُ (میں اس کو کبھی نہیں ماروں گا)۔

١٥۔ حیث:

یہ اکثر ظرف مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے اور جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے خواہ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ۔جیسے اِقْرَءْ حَيْثُ زَيْدٌ يَقْرَءُ (تو اس جگہ سے پڑھ جہاں زید پڑھ رہا ہے)

١٦۔ اسمائے جہات ستہ:

وہ اسماء جو سمتوں پر دلالت کرتے ہیں انہیں اسماء جہات ستہ کہتے ہیں۔اور یہ چھ ہیں،جیسے قَبْلُ (پہلے)،بَعْدُ (بعد میں)،تَحْتُ (نیچے)،فَوْقُ (اوپر)،قُدَّامُ (آگے) خَلْفُ (پیچھے)۔

1 2

☆......اگر یہ اسماء مضاف ہوں اوران کا مضاف الیہ لفظا محذوف ہواور معنی ذہن میں موجود ہوتو اس صورت میں یہ مبنی برضمہ ہوتے ہیں۔ جیسے أَمَّا بَعْدُ، زَيْدٌ فَوْقُ (زیداوپر ہے)

☆......اگر یہ اسماء اضافت کے بغیر استعمال ہوں تو معرب ہونگے جیسے جِئْتُکَ قَبْلاً ، اوراگر یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ لفظا مذکور ہو جب بھی یہ معرب ہونگے جیسے جَاءَ زَيْدٌ قَبْلَ خَالِدٍ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال 1:۔مندرجہ ذیل جملوں میں ظروف کا استعمال کیا گیا ہے آپ ظروف مبنیہ اورمعربہ کو الگ الگ کریں۔

١ .اِذَا جَاءَ نَصرُاللّٰهِ. ٢ .مَتٰی تَذْهَبُ أَذْهَبُ. ٣ .جِئْتُ اِذْ زَيْدٌ قَائِمٌ .٤ .نَصَرْتُکَ اِذَا ضَرَبَکَ . ٥ .مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ. ٦ .أَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ؟. ٧ .أَيَّانَ يَوْمُ الْجزَاءِ؟. ٨ .مَازُرْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. ٩ .مَارَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. ١٠ .أَيْنَ كَرِيْمٌ؟. ١١ .أَيْنَ تَذْهَبُ أَذْهَبُ. ١٢ .كَيْفَ حَالُکَ؟. ١٣ .أَكَلْتُ أَمْسِ. ١٤ .مَارَأَيْتُهُ قَطُّ. ١٥ .لاَ أُكَلِّمُهُ عَوْضُ. ١٦ .جَاءَ زَيْدٌ مِنْ قَبْلُ . ١٧ .جَلَسْتُ تَحْتُ. ١٨ .قَامَ زَيْدٌ بَعْدَ عَمْرٍو . ١٩ .اَلْأَمْرُ فَوْقَ الْأَدَبِ. ٢٠ .قَامَ الْمُقْتَدِیْ خَلْفَ الإمَامِ.

سوال2:۔مندرجہ ذیل ظروف مبنیہ کن کن معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟

١ .اَنّٰی. ٢ .أَيَّانَ. ٣ .لَدٰی . ٤ .كَيْفَ . ٥ .أَيْنَ . ٦ .أَمْسِ . ٧ . قَطُّ. ٨ .حَيْثُ. ٩ .مَتٰی. ١٠ .عَوْضُ.

3 4

سبق نمبر: 53

﴿......کلمات استفہام کا بیان......﴾

کلمات استفہام کی تعریف:

استفہام کے لغوی معنی سوال کرنا ، پوچھنا ہے،جبکہ اصطلاح میں کلمات استفہام سے مراد وہ کلمات ہیں جن کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے۔کلمات استفہام دوقسموں پر ہیں۔

۱۔حروف استفہام   ۲۔اسمائے استفہام

......۱۔حروف استفہام:

حروف استفہام دو ہیں۔   ۱. ”أ“   ۲. ”ھل“

۱۔:   ھمزہ (أ)

ہمزہ کبھی استفہام کیلئے آتا ہےاور کبھی استفہام انکاری [1] کیلئے۔ استفہام کی مثال أَ أَنْـتَ یُوْسُفُ؟ (کیاتم یوسف ہو؟) استفہام انکاری کی مثال۔ أَ یُحِبُّ أَحَدُکُمْ أَن یَّأْکُلَ لَحْمَ أَخِیْہِ مَیْتًا۔(کیاتم میں کوئی پسند رکھےگا کہ اپنے مرے بھائی کاگوشت کھائے)

۲۔ھل:

دوسراحرف استفہام ھل ہےاسکی مثال ھَلْ عِنْدَکَ کِتَابٌ؟(کیا تمہارے پاس کتاب ہے؟)

---

1 ......وہ ہمزہ جواستفہام انکاری کیلئے آتا ہے۔اگراس ہمزہ کے بعد فعل مثبت ہوتو یہ ہمزہ نفی کا معنیٰ دیتاہے۔جیسے مذکورہ بالا مثال۔

ترکیب: هَلْ عِنْدَکَ کِتَابٌ؟

هَلْ حرف استفہام عِنْدَ مضاف ،کَ ضمیر مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر مقدم کِتَابٌ مبتدا موخر،مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

❁...... ۲۔اسمائے استفہام کی تفصیل:

اسماءاستفہام گیارہ ہیں۔

۱ .مَنْ .۲ .مَا .۳ .أَیُّ .٤ .أَیَّةُ .٥ .مَاذَا .٦ .کَمْ .۷ .کَیْفَ .۸ .مَتٰی . ۹ .أَیْنَ .۱۰ .أَنّٰی .۱۱ . أَیَّانَ.

۱۔مَنْ: ذوی العقول کے لیے آتا ہے۔جیسے مَنْ ضَرَبْتَ؟ (تونے کس کو مارا؟) مَنْ اَکَلَ هٰذَا الطَّعَامَ؟ (یہ کھانا کس نے کھایا؟)

۲۔ مَا: غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے جیسے مَافِیْ یَدِکَ؟(تیرے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟)۔

ترکیب : مَافِیْ یَدِکَ؟

اس کی ترکیب اس طرح ہوگی مَا بمعنی أَیُّ شَیْءٍ مبتدا فِیْ حرف جار یَدِ مضاف کَ ضمیر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ثَابِتٌ متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر،مبتدا،خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

۳،٤۔ اَیُّ ، اَیَّةُ:

یہ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کیلئے استعمال ہوتے ہیں جیسے أَیُّ الْبِلَادِ أَحْسَنُ؟(کونسا شہر زیادہ اچھا ہے؟)

ترکیب: أَیُّ الْبِلَادِ اَحْسَنُ؟

2 أَیُّ مضاف أَلْبِلَادِ مضاف الیہ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا أَحْسَنُ صیغہ اسم تفضیل ھُوَ ضمیر فاعل،اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر،مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ 1

نوٹ :

أَیٌّ ،أَیَّةٌ معرب ہیں باقی تمام اسمائے استفہام مبنی ہیں۔

۵۔ ماذا:

یہ أَیُّ شَیْءٍ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔جیسے مَاذَا تَفْعَلُ فِی هٰذِهِ الْأَیَّامِ ؟ (تم آج کل کیا کررہے ہو؟)

٦۔ کم:

اس سے عدد مبہم کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اس کی تمییز مفرد اور منصوب ہوگی جیسے کَمْ أَخًا لَکَ؟ (تیرے کتنے بھائی ہیں؟) کم خبریہ بھی ہوتا ہے۔اور اسکی تمییز مجرور ہوتی ہے۔جیسے کَمْ کِتَابٍ عِنْدَکَ (تیرے پاس بہت کتابیں ہیں)۔

۷،۸۔ این وانی:

یہ دونوں ظرف مکان کیلئے آتے ہیں۔ان کے ذریعے کسی جگہ یا مکان کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔اوران کے بعد کسی اسم یا فعل کا ہونا ضروری ہے۔جیسے أَیْنَ زَیْدٌ (زید کس جگہ ہے)۔أَنّٰی تَجْلِسُ ؟ (تو کہاں بیٹھے گا)۔کبھی کبھی أَنّٰی کَیْفَ کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔اَنّٰی یَکُوْنُ لِیُ وَلَدٌ ؟(میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا؟)۔

۹۔ کیف:

3 یہ کسی کی حالت کے متعلق سوال کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے 4

كَيْفَ أَنْتَ؟ (آپ کیسے ہے؟)۔

۱۰، ۱۱۔ متی، ایان:

یہ دونوں وقت کی تعیین کیلئے سوال کرتے وقت استعمال ہوتے ہیں جیسے مَتٰی تَذْهَبُ؟ (تو کب جائے گا؟) مَتٰی کے ذریعے امورِ عظیمہ اور صغیرہ دونوں کے متعلق سوال کیا جا سکتا ہے۔اور أَيَّانَ سے زمانہ مستقبل میں امورِ عظیمہ کے متعلق ہی سوال کیا جاتا ہے۔جیسے أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ (یوم جزا کب ہوگا)۔اسماءِ استفہام ترکیب کلام میں فاعل ،مبتدا مفعول فیہ،مفعول بہ واقع ہوتے ہیں ۔مگر حروف استفہام کا اعراب میں کوئی محل نہیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال1: ۔مندرجہ ذیل جملوں میں کلمات استفہام استعمال ہوئے ہیں ان کو پہچان کر ان کا معنی بتائیں۔

۱ .مَنْ أَبُوْكَ ؟. ۲ .أَزَيْدٌ قَائِمٌ ؟. ۳ .أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ؟. ٤ .هَلْ يَسْتَوِيْ الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ؟. ٥ .مَادِيْنُكَ؟. ٦ .أَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ مُصِيْبٌ؟. ۷ .مَاذَا اسْمُكَ؟. ۸ .كَمْ رِجُلاً لَكَ؟. ۹ .كَيْفَ أَنْتَ؟. ۱۰ .مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ؟. ۱۱ .أَيْنَ زَيْدٌ؟ . ۱۲ .أَنّٰى تَقْرَءُ؟. ۱۳ .أَيَّانَ مُرْسٰهَا؟.

سبق نمبر: 54

﴿......اَنْ مقدرہ کا بیان......﴾

چند حروف ایسے ہیں کہ جن کے بعد أَنْ مقدر ہوتا ہے۔ ان میں سے کہیں اَنْ کا مقدر کرنا جائز اور کہیں واجب ہے۔ مندرجہ ذیل جگہوں پر أَنْ کو مقدر کرنا واجب ہے۔

۱۔ حتی کے بعد:

حَتّٰی اگر ''یہاں تک کہ'' کے معنی میں ہو تو اس وقت أَنْ کا مقدر کرنا واجب ہے جیسے اَلْزَمُ الْدَوَاءَ حَتّٰی یَتِمَّ شِفَائِیْ (میں دوا کو لازم کرلوں گا یہاں تک کہ مجھے شفاء مل جائے)

۲۔ لام جحود کے بعد:

جب کَانَ منفی یا اس کے مشتقات کے بعد لام جحو د آئے تو اس وقت لام جحو د کے بعد أَنْ کو مقدر کرنا واجب ہے۔ جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَأَنْتَ فِیْھِمْ ، لام جحو د انکار کی تاکید کیلئے آتا ہے۔

۳۔ اَوْ کے بعد:

جب أَوْ ''اِلٰی'' یا ''اِلَّا'' کے معنی میں ہو تو اسوقت بھی أَنْ کا مقدر کرنا واجب ہے۔ جیسے اِسْتَمِعْ کَلاَمَ الْأُسْتَاذِ بِالتَّوَجُّہِ أَوْ یَتِمَّ کَلامَہٗ (تو استاد کا کلام توجہ سے سن یہاں تک کہ ان کی بات مکمل ہو جائے) اس مثال میں أَوْ ،اِلٰی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ لَأَلْزَمَنَّکَ أَوْ تُؤْتِیَ مَالِیْ (میں تجھے لازم پکڑ لوں گا مگر

2 1

کہ تو میرا مال دیدے)۔اس مثال میں أَوْ اِلَّا کے معنی میں ہے۔

٤۔ فاء سببیہ کے بعد:

جب فاء سببیہ سے پہلے امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عرض، نفی اور تحضیض میں سے کوئی آجائے تو اس وقت بھی ان مقدر کرنا واجب ہے۔مگر شرط یہ ہے کہ اسکا ماقبل مابعد کیلئے سبب بن رہا ہو۔

بالترتیب مثالیں مذکور ھیں :

١۔امر:۔اٰتِنِیْ فَأُكْرِمَكَ (مجھے دے تاکہ اس سبب سے میں تیری تعظیم کروں)۔

٢۔نہی:۔لَا تَظْلِمُوْا عَلَى النَّاسِ فَتَدْخُلُوْا فِی النَّارِ (لوگوں پر ظلم نہ کرو کہ اس سبب سے تم دوزخ میں جاؤ)۔

٣۔استفہام:۔أَيْنَ صَدِيْقُكَ فَأُصَافِحَ (تمھارا دوست کہاں ہے میں مصافحہ کروں)۔

٤۔تمنی:۔يٰلَيْتَنِیْ كُنْتُ أَجْتَهِدُ فَأَفُوْزَ (کاش میں محنت کرتا تاکہ کامیاب ہو جاتا)۔

٥۔عرض:۔أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ خیر کو پہنچ جاؤ)۔

٦۔نفی:۔لَمْ يُحَصِّلْ عِلْمَ الدِّيْنِ فَيَصِيْرَ عَالِمًا (اس نے علم دین حاصل نہ کیا کہ عالم بنتا)۔

3 4

۷۔ترجی:۔ لَعَلَّ زَيْدًا يَرْحَمُنِیْ فَأُحِبَّهٗ (امید ہے کہ زید مجھ پر رحم کرے تو میں اس سے محبت کرنے لگوں)

۵۔واؤ معیت کے بعد:

وہ واوَ جو معیت کے معنی میں ہو اس کے بعد بھی أَنْ کا مقدر کرنا واجب ہے۔ واوٴ معیت سے مراد وہ واوَ ہے جو مابعد اور ماقبل کو ایک ہی زمانہ میں جمع کرنے کیلئے آتی ہے۔ واوٴ معیت کے بعد أَنْ مقدرہ اسی صورت میں ہوگا۔ جبکہ واوٴ سے پہلے امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی وغیرہ ہوں۔ جیسے: لاَ تَأْمُرْ بِالاحْسَانِ وَتَظْلِمَ (احسان کا حکم نہ کر اسطرح کہ ساتھ ساتھ ظلم بھی کرے)۔

لام کَیْ کے بعد:

مذکورہ بالا صورتوں میں أَنْ کا مقدر کرنا واجب ہے۔ اوراگر لامِ کَیْ آجائے تو اس کے بعد أَنْ مقدر کرنا جائز ہے واجب نہیں اس لام کو لام تعلیل بھی کہتے ہیں اور یہ ماقبل کا سبب بیان کرنے کے لیے آتا ہے جیسے ذَهَبْتُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ لِأُحَصِّلَ عِلْمَ الدِّيْنِ یہاں اگر أَنْ کو ظاہر کردیا جائے تو یہ بھی جائز ہے جیسے ذَهَبْتُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ لِأَنْ أُحَصِّلَ عِلْمَ الدِّيْنِ.

جو اَنْ ظَنَّ کے بعد واقع ہو اور أَنْ مشددہ سے مخفف ہو تو وہ مابعد فعل کو نصب نہیں دیتا جیسے ظَنَنْتُ أَنْ سَيَقُوْمُ اور اگر یہ أَنْ مصدریہ ہو تو نصب دیتا ہے جیسے ظَنَنْتُ أَنْ تَفُوْزَ.

☆......اور جو أَنْ عَلِمْتُ یا اس کے مشتقات کے بعد آئے وہ اَنْ نصب نہیں

دیتا جیسے عَلِمَ أَنْ سَيَكُوْنُ مِنكُمْ مَرْضٰى وغیرہ یہاں نصب اس لیے نہیں دیا کیونکہ یہ أَنْ مشددہ سے مخفف ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سـوال1: ۔مندرجہ ذیل جملوں میں ان مقدرہ کی نشاندہی فرمائیں نیز یہ بھی بتائیں کہ کہاں أَنْ کا مقدر کرنا واجب ہے اور کہاں جائز ہے؟

١ .جِئْتُ لِأُحَصِّلَ الْعِلْمَ. ٢ .مَاكَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ. ٣ .يُعَاقَبُ الْمُجْرِمُ أَوْيَعْتَذِرَ. ٤ .صَلِّ النَّفْلَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. ٥ .أَكْرِمْنِيْ فَأُكْرِمَكَ. ٦ .لاَ تَقْعُدْ فِي الْبَرْدِ فَتَفُوْتَ. ٧ .لَمْ يَسْتَيْقِظْ فَيُصَلِّيَ. ٨ .لاَ تَأْمُرْ بِالصِّدْقِ وَ تَكْذِبَ. ٩ .جِئْتُ لِأَنْ أَقْرَءَ نِصَابَ النَّحْوِ. ١٠ .أَيْنَ غُلاَمُكَ فَأَضْرِبَهُ. ١١ .أَلاَ تَزُوْرُنَا فَنَزُوْرَكُمْ. ١٢ .ليتَ الشَّبابَ يَعُوْدُ فَأُسَارِعَ إلى العبادةِ.

سبق نمبر: 55

﴿.....افعال تعجب کا بیان.....﴾

وہ افعال جنھیں تعجب کے اظہار کے لیے وضع کیا گیا ہو انہیں افعال تعجب کہتے ہیں۔جس چیز پر تعجب کیا جائے اسکو متعجب منہ کہتے ہیں۔جیسے مَا أَحْسَنَ زَیْدًا۔ یہاں زَیْدًا متعجب منہ ہے۔

☆......ثلاثی مجرد کے مصادر سے اس کے دو صیغے کثیر الاستعمال ہیں۔۱ .مَا أَفْعَلَہٗ. ۲ .أَفْعِلْ بِہٖ.

۱ .مَا أَفْعَلَہٗ جیسے مَا أَحْسَنَ زَیْدًا (زید کیا ہی حسین ہے)۔مَا أَحْسَنَ زَیْدًا کی اصل أَیُّ شَئٍ أَحْسَنَ زَیْدًا ہے۔

ترکیب : مَا أَحْسَنَ زَیْدًا

اسکی ترکیب اس طرح ہوگی مَا بمعنی أَیُّ شَئٍ مبتدا أَحْسَنَ فعل ھُوَ ضمیر فاعل اور زَیْدًا مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

۲ .أَفْعِلْ بِہٖ جیسے أَحْسِنْ بِزَیْدٍ (زید کیا ہی حسین ہے)۔

ترکیب : أَحْسِنْ بِزَیْدٍ

أَحْسِنْ صیغہ امر بمعنی ماضی بَاء زائدہ زَیْدٍ لفظا مجرور محلا مرفوع اس کا فاعل فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

فعل تعجب کے چند ضروری قواعد:

☆......متعجب منہ ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے جیسے مَـا أَحْسَـنَ زَيْدًا، مَـا أَحْسَنَ رَجُلاً تَهَجَّدَ (وہ کیا ہی اچھا آدمی ہے جس نے تہجد پڑھی)۔ پہلی مثال معرفہ اور دوسری مثال نکرہ مخصوصہ کی ہے۔

☆......فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کسی اجنبی شے کا فاصلہ نہیں ہوتا۔

☆......متعجب منہ فعل تعجب سے پہلے نہیں آسکتا ہے۔

☆......اگر قرینہ پایا جائے تو متعجب منہ کو حذف کرنا جائز ہے۔

☆......قرآن پاک میں فَعُلَ کا وزن بھی تعجب کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے (حَسُنَ أُولٰئِکَ رَفِيْقًا)۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال1: ۔مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

١. مَـا اَقْبَحَ بَكْرًا .٢. أَكْـرِمِـيْ بِـزَيْـنَـبَ .٣. شَـرُفَ زَيْـدٌ عِلْمًا. ٤. أَشْـدِدْ بِإِحْسَانِهِ. ٥. مَـا أَكْـرَمَهُ. ٦. مَاأَشَدَّ اِسْتِقْلاَلاً. ٧. أَعْظِمْ بِنُصْرَتِهِ. ٨. أَلْطِفْ بِزَيْدٍ. ٩. أَقْبِحْ بِأَنْ يُّعَاقِبَ الْمَظْلُوْمُ. ١٠. مَا أَشَدَّ أَنْ يَّتْرُكَ الْمُسْلِمُ الصَّلٰوةَ.

سبق نمبر: 56

﴿......اسم فاعل واسم مفعول کا بیان......﴾

اسم فاعل کی تعریف:

وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ جیسے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا)۔

نوٹ:

ثلاثی مجرد سے یہ فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اور اس کو مضارع معروف سے بنایا جاتا ہے۔ جیسے یَنْصُرُ سے نَاصِرٌ .

اسم فاعل کا عمل:

اسم فاعل بھی اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ اور اگر فعل متعدی کا اسم فاعل ہے تو فاعل کو رفع دینے کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔ جیسے أَ دَاخِلٌ زَیْدٌ؟ (کیا زید اندر ہے؟) مَاضَارِبٌ أَحَدٌ أَخَاکَ (آپ کے بھائی کو کوئی نہیں مار رہا) لیکن اسم فاعل کے عمل کرنے کیلئے دو شرطیں ہیں۔

۞...... ۱۔ اس میں حال، یا استقبال کا معنی پایا جائے۔

۞...... ۲۔ اسم فاعل سے ماقبل چھ چیزوں میں سے کوئی ایک ضرور موجود ہو۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں۔

☆...... ۱۔ اس کے ماقبل مبتدا ہو اور اسم فاعل اس کی خبر بنے جیسے۔ زَیْدٌ

قَائِمٌ أَبُوْهُ (زید کا باپ کھڑا ہے)۔

☆......۲۔اس سے پہلے موصوف ہو اور یہ اس کی صفت واقع ہو۔جیسے ضَرَبْتُ غُلامًا قَائِمًا أَبُوْهُ۔ (میں نے ایسے لڑکے کو مارا جس کا والد کھڑا ہے)

☆......۳۔اس کے ماقبل اسم موصول ہو اور یہ صلہ بنے۔جیسے جَاءَ نِی الَّذِیْ ضَارِبٌ عَمْرًوا۔ (میرے پاس وہ شخص آیا جس نے عمر کو مارا ہے)

☆......٤۔اس سے قبل ذوالحال ہو اور یہ حال واقع ہو رہا ہو۔جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ قَائِمًا غَلامُهُ (زید نے اس حال میں مارا کہ اس کا غلام کھڑا ہے)۔

☆......٥۔اس کے ماقبل حرف نفی ہو۔جیسے مَا ضَارِبٌ زَیْدٌ (زید نہیں مار رہا ہے)۔

☆......٦۔اس کے ماقبل ہمزہ استفہام ہو،جیسے أَ نَاصِرٌ زَیْدٌ خَالِدًا؟ (کیا زید خالد کی مدد کر رہا ہے؟)

نوٹ:

مبالغہ کا جو صیغہ فاعل کیلئے ہو اس کا عمل اسم فاعل ہی کی طرح ہو گا۔جیسے زَیْدٌ ضَرَّابٌ أَبَاکَ.

فاعل اور اسم فاعل میں فرق:

۱۔اسم فاعل عامل ہوتا ہے۔جبکہ فاعل عامل نہیں ہوتا۔

۲۔فاعل سے پہلے فعل کا ہونا ضروری ہے مگر اسم فاعل سے پہلے ضروری نہیں۔

۳۔فاعل کا مرفوع ہونا ضروری ہے جبکہ اسم فاعل کا مرفوع ہونا ضروری نہیں۔

٤۔فاعل کا مشتق ہونا ضروری نہیں جبکہ اسم فاعل کا مشتق ہونا ضروری ہے۔

٥۔اسم فاعل کے مخصوص اوزان ہیں جبکہ فاعل کا کوئی وزن خاص نہیں۔

ترکیب: ضَرَبَ زَیْدٌ قَائِمًا غُلَامُہٗ

ضَرَبَ فعل،زَیْدٌ ذوالحال،قَـائِمًا اسم فاعل،غُلا مُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ،مضاف،مضاف الیہ سے ملکر قَـائِمًا کا فاعل،قَـائِمًا اپنے فاعل سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل،فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ۔

اسم مفعول کی تعریف:

وہ اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوتا ہے،اور ثلاثی مجرد سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے مَضْرُوْبٌ (پٹا ہوا) مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا) وغیرہ۔

اسم مفعول کا عمل:

اسم مفعول بھی فعل مجہول کی طرح عمل کرتا ہے اس کے عمل کیلئے بھی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کیلئے ہیں۔

☆......اسم مفعول نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے۔جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْہٗ (زید کا باپ مارا گیا)۔

☆......اگر یہ ایسے فعل سے بنا ہو جو متعدی بدو مفعول ہو تو پہلے مفعول کو رفع اور دوسرے کو نصب دیگا۔جیسے عَـمْـرٌو مُـعْـطیً غُلَا مُہٗ دِرْھَمًا (عمرو کے غلام کو

دکھم دیا جائے گا)۔اسی طرح اگر ایسے فعل سے بنا ہو جو متعدی بسہ مفعول ہو تو پہلے مفعول کو رفع دوسرے اور تیسرے کو نصب دے گا۔ خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرًوا فَاضِلاً (خالد کے بیٹے کو عمرو کے فاضل ہونے کی خبر دی جائے گی)۔

ترکیب: زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلامُہٗ

زَیْدٌ مبتدا مَضْرُوْبٌ اسم مفعول غُلا مُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم مفعول کا نائب الفاعل ہوا، اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال1: ۔مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

۱ .زَیْدٌ عَالِمٌ. ۲ .جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ .۳ .رَأَیْتُ الَّذِیْ ضَارِبٌ أَبُوْہٗ. ۴ .صَلَّی الْمُصَلِّی قَائِمًا. ۵ . مَا قَائِمٌ زَیْدٌ. ۶ .أَوَاقِفٌ أَنْتَ؟. ۷ .ضَرَبْتُ رَجُلاً مَشْدُوْدًا. ۸ . زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ . ۹ .أَمَطُوْلٌ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ؟. ۱۰ .مَا مَرْکُوْبٌ الْحِمَارُ. ۱۱ . اَللّٰہُ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلُ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ. ۱۲ . اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا.

سبق نمبر: 57

﴿......اسم تفضیل کا بیان......﴾

اسم تفضیل کی تعریف:

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں دوسروں کے مقابلے میں معنی مصدری کی زیادتی ہو۔جیسے أَنْصَرُ (دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنے والا) جس میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے اسے مُفَضَّل اور جس کے مقابلے میں یہ زیادتی پائی جائے اسے مُفَضَّل علیہ کہتے ہیں۔جیسے أَلْأُسْتَاذُ أَفْضَلُ مِنَ التِّلْمِيْذِ (استاذ شاگرد سے افضل ہے) اس میں أَلْأُسْتَاذُ مفضل اور أَلتِّلْمِيْذ مفضل علیہ ہے۔مذکر کیلئے اس کے واحد کا صیغہ أَفْعَلُ اور مونث کیلئے فُعْلیٰ کے وزن پر آتا ہے۔

اس کا عمل:

اسم تفضیل فعل کی طرح فاعل پر عمل کرتا ہے یعنی اسے رفع دیتا ہے۔اسکا فاعل اکثر ھو ضمیر مستتر ہوتی ہے۔

اسم تفضیل کا استعمال:

اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے ہیں۔

۱۔الف لام کے ساتھ:۔جیسے جَاءَ زَيْدُنِ الْأَفْضَلُ (فضیلت والا زید آیا)۔

۲.مِنْ کے ساتھ:۔جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے افضل ہے)۔

1 2

۳۔اضافت کے ساتھ:۔جیسے زَیْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ (زیدقوم میں سب سے افضل ہے)اسم تفضیل کا استعمال ان تین طریقوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ضرور ہوگا۔

اسم تفضیل کی تذکیر وتانیث:

☆......جب اسم تفضیل کوحرف جر مـــن کے ساتھ استعمال کیا جائے تو اسم تفضیل کا صیغہ ہمیشہ مفرد مذکر ہی استعمال ہوگا،اوراس کا موصوف کے مطابق ہونا شرط نہیں۔جیسے سَلْمٰی أَجْدَرُ مِنْ أُخْتِهَا.

☆......اگراسم تفضیل نکرہ کی طرف مضاف ہو،تواس صورت میں واحد مذکرلانا واجب ہے۔جیسے زَیْدٌ أَفْضَلُ رَجُلٍ، زَیْنَبُ أَکْبَرُ اِمْرَأَۃٍ ،ھَاتَانِ أَفْضَلُ اِمْرَأَتَیْنِ.

☆......اگراسم تفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہوتو اس وقت دوصورتیں جائز ہیں۔یاتو ماقبل سے مطابقت رکھی جائے یاپھر واحد مذکرلایا جائے۔جیسے أَلرِّجَالُ أَفْضَلُ النِّسَاءِاور اَلرِّجَالُ أَفْضَلُوْالنِّسَاءِ دونوں جائزہیں۔اسی طرح عَائِشَۃُ أَعْلَمُ الزَّوْجَاتِ، عَائِشَۃُ عُلْمَی الزَّوْجَاتِ دونوں طرح جائزہے۔

☆......اگراسم تفضیل الف لام کے ساتھ ہوتواس صورت میں اسے ماقبل کے مطابق لاناواجب ہے۔جیسے زَیْدُنِ الأَفْضَلُ ، أَلزَّیْدَانِ الأَفْضَلاَنِ ،أَلزَّیْدُوْنَ الأَفْضَلُوْنَ . فَاطِمَۃُ الْفُضْلٰی ،أَلْفَاطِمَاتَانِ الْفُضْلَیَانِ ،أَلْفَاطِمَاتُ الْفُضْلَیَاتُ.

اسم تفضیل کے چند ضروری قواعد:

☆......کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کثرت استعمال کی وجہ سے اسم تفضیل کے ہمزہ کوحذف کردیا جاتا ہے۔جیسے خَیْرٌ، شَرٌّ اصل میں أَخْیَرُاور أَشَرٌّ (أَشْرَرُ) تھے۔

3 4

2 1

☆......اسم تفضیل پر تنوین نہیں آتی کیونکہ یہ غیر منصرف ہوتا ہے۔

☆......اسم تفضیل صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے۔اس کیلئے بھی یہ شرط ہے کہ اس میں رنگ وعیب کے معنی نہ پائے جائیں۔

☆......اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقوں میں سے کوئی دو ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے۔جیسے اَلرَّجُلُ الْأَفْضَلُ مِنْ زَیْدٍ پڑھنا جائز نہیں۔جب مفضل علیہ معلوم ہوتو اسکو حذف کردینا جائز ہے۔جیسے أَللّٰہُ أَکْبَرُ دراصل أَللّٰہُ أَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ تھا۔

ترکیب: اَلْأُسْتَاذُ أَفْضَلُ مِنَ التِّلْمِیْذِ

أَلْأُسْتَاذُ مبتدا، أَفْضَلُ اسم تفضیل اس میں ھُوَ ضمیر اس کا فاعل مِنْ جار أَلتِّلْمِیْذِ مجرور جار اپنے مجرور سے ملکر أَفْضَلُ کے متعلق ہوا، أَفْضَلُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر مبتدا کی خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

ترکیب: زَیْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ.

زَیْدٌ مبتدا، أَفْضَلُ اسم تفضیل اس میں ھُوَ ضمیر اس کا فاعل اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر مضاف، اَلْقَوْمِ مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا کی خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

3 4

مشق

سوال نمبر1:۔مندرجہ ذیل جملوں میں اسم تفضیل کومختلف طریقوں سے استعمال کیا گیاہے۔پہچان کریں کہ کن طریقوں سے استعمال کیا گیا۔

١ .أَلنَّبِيُّ أَفْضَلُ مِنَ الْوَلِيِّ .٢.فَاطِمَةُ أَفْضَلُ مِنْ أُخْتِهَا .٣.أَلرَّجُلَانِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَتَانِ .٤.هُمُ الْأَفْضَلُوْنَ .٥.﴿أَلْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ .٦.أَللّٰهُ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ .٧. جَاءَ نِيْ زَيْدُنِ الْأَفْضَلُ .٨.بَكْرٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ. ٩. اَفْضَلُ الْمُومِنِيْنَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا .١٠.هٰذَا أَصَحُّ.١١.رَأَيْتُ أَشْرَفَ الْأَشْرَافِ.١٢. ﴿إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ﴾.

سوال نمبر2:۔ مندرجہ ذیل اردو جملوں کی عربی بنائیں۔

١۔آپ مجھ سے چھوٹے ہیں۔ ٢۔یہ لڑکا اس لڑکے سے بڑا ہے۔ ٣۔ہوا پانی کی نسبت زیادہ لطیف ہے۔ ٤۔بہترین کتاب قرآن مجید ہے۔ ٥۔سب کلاموں سے زیادہ سچا اللہ کا کلام ہے۔

سوال نمبر3:۔اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

سئل ابن عباس رضی الله عنهما عن خمسة من الناس فقيل له من اجود الناس؟ومن احلم الناس؟ ومن ابخل الناس؟ ومن اسرق الناس؟ ومن اعجز الناس؟ فقال: اجود الناس من اعطى من حرمه.واحلمهم من عفا عمن ظلمه .وابخلهم من بخل بالصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم .و اسرقهم من يسرق من صلوته. واعجزهم من عجز من الله للدنيا.

سبق نمبر: 58

﴿......حروف کی اقسام......﴾

حروف کی دو قسمیں ھیں۔

۱۔حروف مبانی　　　۲۔حروف معانی

۱۔ حروف مبانی:

وہ حروف جن سے کلمات بنتے ہیں اور یہ حروف کسی خاص معنی پر دلالت کیلئے وضع نہیں کیے جاتے۔جیسے ا،ب ،ت، ث وغیرہ۔انہیں حروف تہجی اورحروف ھجاء بھی کہتے ہیں۔

۲۔حروف معانی:

وہ حروف جنہیں کسی خاص معنی پردلالت کیلئے وضع کیا گیا ہو۔جیسے اِلٰی (تک)، عَلٰی (پر)وغیرہ۔

فائدہ:

تمام حروف مبنی ہیں چاہے مبانی ہوں یا معانی۔

حروف معانی کی دوقسمیں ہیں۔

۱۔عاملہ　　　۲۔غیرعاملہ

۱۔حروف عاملہ:

وہ حروف جورفع ،نصب، جر یا جزم دیں ان کوحروف عاملہ کہتے ہیں۔

حروف غیر عاملہ:

وہ حروف جو رفع، نصب، جر یا جزم نہ دیں انکو حروف غیر عاملہ کہتے ہیں [1]۔

حروف عاملہ کی اقسام

۱۔حروف جارہ ۲۔حروف مشبہ بالفعل ۳۔حروف نواصب

٤۔حروف جوازم ٥۔حروف نافیہ ٦۔حروف شرط۔

حروف غیر عاملہ کی اقسام

۱۔حروف عطف ۲۔حروف استفہام ۳۔حروف استقبال ٤۔حروف تاکید ٥۔حروف تفسیر ٦۔حروف تحضیض ۷۔حروف مصدریہ ۸۔حرف ردع ۹۔حرف توقع ۱۰۔حروف جواب ۱۱۔حروف تنبیہ ۱۲۔حروف زیادات ۱۳۔الف لام۔

حروف عاملہ کی تفصیل:

۱۔حروف جارہ:

یہ حروف سترہ ہیں ان کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

۲۔حروف مشبہ بالفعل:

یہ چھ ہیں۔۱.اِنَّ ۲.أَنَّ ۳.کَأَنَّ ٤.لٰکِنَّ ٥.لَیْتَ ٦.لَعَلَّ ان کی تفصیل گزر چکی ہے۔

۳۔حروف نواصب:

ان کی دو قسمیں ہیں:

۱۔افعال کو نصب دینے والے حروف ۲۔اسماء کو نصب دینے والے حروف

1..... حروف غیر عاملہ لفظاً تو عمل نہیں کرتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر حروف معنیً عمل کرتے ہیں۔

2 1

۱۔افعال کو نصب دینے والے حروف:

یہ چار ہیں۔ ۱ .أَنْ. ۲ .لَنْ. ۳ .کَیْ. ٤ .اِذَنْ

یہ فعل مضارع کونصب دیتے ہیں۔ان چاروں کے معنی مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔أَنْ کامعنی ہے ''کہ'' یہ فعل مضارع کوزمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کردیتاہے اور اس کومصدر کی تاویل میں کردیتاہے۔جیسے أُرِیْدُ أَنْ تَقْرَءَ بمعنی أُرِیْدُ قِرَأَتَکَ۔

۲.لَنْ کا معنی ہے (ہرگزنہیں). جیسے لَنْ یَّضْرِبَ (ہرگزنہیں مارے گاوہ ایک مرد)۔

۳۔کَیْ کامعنی ہے (تاکہ) جیسے اِجْلِسْ لِلْوُضُوْءِ عَلٰی مَوْضِعٍ مُرْتَفِعٍ کَیْ لاَ یُصِیْبَکَ الرَّشَاشُ (وضوء کے لئے بلندجگہ پر بیٹھوتاکہ تم پر چھینٹے نہ پڑیں)

٤۔اِذَنْ کامعنی ہے (اُس وقت) جیسے لَمَّا جِئْتَنِیْ اِذَنْ أُکْرِمَکَ (جب تو میرے پاس آئیگا میں اس وقت تیری تعظیم کروں گا)۔

۲۔اسماء کو نصب دینے والے حروف:

اسماء کونصب دینے والے حروف پانچ ہیں۔

۱ .یَا ۲ .اَیَا ۳ .ھَیَا ٤ . اَیْ ۵ .ھمزہ مفتوحہ.

ان کی مکمل بحث نداء کے بیان میں گزرچکی ہے۔

٤۔حروف جوازم:

حروف جوازم پانچ ہیں۔

۱۔ان شرطیہ ۲۔لَم ۳۔لمّا

٤۔لام امر ۵۔لائے نہی۔

3 4

ان شرطیہ:

اس کے بارے میں پوری بحث کلمات شرط میں گزر چکی ہے۔

۲۔لَمْ:

یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے اور فعل مضارع کو جزم دیتاہے نیز اگر فعل مضارع کے آخر میں حرف علت ہوتو اسے گرا دیتا ہے۔جیسے لَمْ یَأْکُلْ (اس نے نہیں کھایا) اور لَمْ یَدْعُ (اس نے نہیں بلایا)۔

۳۔لَمَّا:[1]

یہ بھی لَمْ کی طرح مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کردیتا ہے۔جیسے لَمَّا تَضْرِبْ (تو نے ابھی تک نہیں مارا)۔

٤۔لام امر:

یہ مضارع کو امر کے معنی میں کر دیتا ہے۔یعنی مضارع میں طلب کے معنی پیدا کردیتاہے۔جیسے لِیَضْرِبْ (چاہیے کہ وہ مارے)۔

٥۔لائے نہی:

یہ مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور اس میں نہی کے معنی پیدا کردیتاہے۔جیسے لَا تَشْرَبْ (تو نہ پی)۔

---

1 ......لَمْ اور لَمَّا میں فرق: لَمْ مطلق ماضی کی نفی کیلئے آتا ہے۔جبکہ لَمَّا گفتگو تک تمام زمانہ ماضی کی نفی کردیتاہے۔ لَمْ کے ذریعے جس چیز کی نفی کی جائے اس کے کرنے کی امید نہیں ہوتی اور لَمَّا میں امید ہوتی ہے۔ جیسے لَمْ أَضْرِبْ (میں نے نہیں مارا) اور لَمَّا أَضْرِبْ (میں نے ابھی تک نہیں مارا) یعنی مارنے کی امید باقی ہے۔

حروف نافیہ :

حروف نافیہ چار ہیں۔

۱.اِنْ　　۲.مَا　　۳.لاَ　　٤.لاَتَ

ان کی بحث ما و لا المشبھتان بلیس کے بیان میں گزر چکی ہے۔

٦۔حروف شرط:

ان کی پوری بحث کلمات شرط کے سبق میں گزر چکی ہے۔

☆☆☆☆☆

۞......استاد کا ادب واحترام......۞

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن ملفوظات شریف میں ارشادفرماتے ہیں:

''حضرت **عبداللہ ابن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جب میں بغرض تحصیل علم (یعنی علم دین سیکھنے کیلئے) حضرت **زید بن ثابت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در دولت پر جاتا اور وہ باہر تشریف نہ رکھتے ہوتے تو براہ ادب ان کو آواز نہ دیتا، ان کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ رہتا۔ ہوا خاک اور ریتا اڑا کر مجھ پر ڈالتی، پھر جب حضرت **زید** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شانۂ اقدس سے تشریف لاتے، فرماتے: ''**ابن عم رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (یعنی اے **رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے**) آپ نے مجھے اطلاع کیوں نہ کرادی؟'' میں عرض کرتا مجھے لائق نہ تھا کہ میں آپ کو اطلاع کراتا۔''

یہ وہ ادب ہے جس کی تعلیم قرآن عظیم نے دی: اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ، وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْراً لَّھُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ''وہ جو حجروں کے باہر سے تمہیں آواز دیتے ہیں، ان میں بہت کو عقل نہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم باہر تشریف لاؤ تو ان کیلئے بہتر تھا اور اللہ عزوجل بخشنے والا مہربان ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ اول، ص ١٨٦، مکتبۃ المدینہ)

سبق نمبر: 59

﴿......ضمائر کا بیان......﴾

ضمیر کی تعریف:

ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب یا ایسے غائب پر جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو دلالت کرنے کیلئے استعمال ہو۔

ضمائر کی اقسام

ضمائر کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔مرفوع متصل ۲۔مرفوع منفصل ۳۔منصوب متصل ٤۔منصوب منفصل ۵۔مجرور متصل۔

۱۔مرفوع متصل :

جو ضمیر محل رفع میں واقع ہو اور اپنے ماقبل عامل سے ملی ہوئی ہو اسے ضمیر مرفوع متصل کہتے ہیں۔

ضمیر مرفوع متصل کی اقسام

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں[1]۔

۱۔بارز ۲۔مستتر

۱۔بارز :

بارز کا معنی ہے ظاہر، اس سے مراد وہ ضمیر ہے جو لکھی اور پڑھی جا سکے۔ جیسے ضَرَبْتُ میں ت ضمیر بارز ہے۔

---

1 ...... یاد رہے کہ ضمیر مرفوع متصل فعل کے جزء کی طرح ہونے کی وجہ سے بارز ہونے کے ساتھ ساتھ مستتر بھی استعمال ہوتی ہے جبکہ بقیہ ضمائر صرف بارز ہوتی ہیں مستتر نہیں۔ تما، تم وغیرھا مجموعہ کو بھی ضمیر کہہ دیا جاتا ہے۔

مستتر:

مستتر کا معنی ہے پوشیدہ، اس سے مراد وہ ضمیر ہے جو لکھی اور پڑھی نہ جا سکے۔

جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر مستتر ہے۔

ضمیر مرفوع متصل کا استعمال:

یہ ضمیر فاعل یا نائب الفاعل کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

ضمیر مرفوع متصل مع عامل	استعمال
ضَرَبَ	ھو ضمیر مستتر واحد مذکر غائب کیلئے
ضَرَبَا	ا ضمیر بارز تثنیہ مذکر غائب کیلئے
ضَرَبُوْا	و ضمیر بارز جمع مذکر غائب کیلئے
ضَرَبَتْ	ھی ضمیر مستتر واحد مونث غائب کیلئے
ضَرَبَتَا	نا ضمیر بارز تثنیہ مونث غائب کیلئے
ضَرَبْنَ	ن ضمیر بارز جمع مونث غائب کیلئے
ضَرَبْتَ	تَ ضمیر بارز واحد مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبْتُمَا	تما ضمیر بارز تثنیہ مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبْتُمْ	تم ضمیر بارز جمع مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبْتِ	تِ ضمیر بارز واحد مونث حاضر کیلئے
ضَرَبْتُمَا	تما ضمیر بارز تثنیہ مونث حاضر کیلئے

ضَرَبْتُنَّ	تن ضمیر بارز جمع مونث حاضر کیلئے
ضَرَبْتُ	تُ ضمیر بارز واحد مذکر و مونث متکلم کیلئے
ضَرَبْنَا	نا ضمیر بارز تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم کیلئے

۲۔مرفوع منفصل:

جو ضمیر محل رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو اسے ضمیر مرفوع منفصل کہتے ہیں۔

ضمیر مرفوع منفصل کا استعمال:

یہ ضمیر اکثر مبتدا، خبر، فاعل، نائب الفاعل کے طور استعمال کی جاتی ہے۔

ضمیر مرفوع منفصل	استعمال
هُوَ	واحد مذکر غائب کیلئے
هُمَا	تثنیہ مذکر غائب کیلئے
هُمْ	جمع مذکر غائب کیلئے
هِيَ	واحد مونث غائب کیلئے
هُمَا	تثنیہ مونث غائب کیلئے
هُنَّ	جمع مونث غائب کیلئے
أَنْتَ	واحد مذکر حاضر کیلئے
أَنْتُمَا	تثنیہ مذکر حاضر کیلئے

أَنْتُمْ	جمع مذکر حاضر کیلئے
أَنْتِ	واحد مونث حاضر کیلئے
أَنْتُمَا	تثنیہ مونث حاضر کیلئے
أَنْتُنَّ	جمع مونث حاضر کیلئے
أَنَا	واحد مذکر و مونث متکلم
نَحْنُ	تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم

۳۔ضمیر منصوب متصل :

جو ضمیر محل نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو ضمیر منصوب متصل کہلاتی ہے۔

ضمیر منصوب متصل کا استعمال:

یہ ضمیر اکثر مفعول بہ یا اِنَّ کا اسم واقع ہوتی ہے۔

ضمیر منصوب متصل مع عامل	استعمال
ضَرَبَهٗ	ہ ضمیر واحد مذکر غائب کیلئے
ضَرَبَهُمَا	ھما ضمیر تثنیہ مذکر غائب کیلئے
ضَرَبَهُمْ	ھم ضمیر جمع مذکر غائب کیلئے
ضَرَبَهَا	ھا ضمیر واحد مونث غائب کیلئے
ضَرَبَهُمَا	ھما ضمیر تثنیہ مونث غائب کیلئے
ضَرَبَهُنَّ	ھن ضمیر جمع مونث غائب کیلئے

ضَرَبَکَ	کَ ضمیر واحد مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبَکُمَا	کُمَا تثنیہ مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبَکُمْ	کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبَکِ	کِ ضمیر واحد مونث حاضر کیلئے
ضَرَبَکُمَا	کُمَا ضمیر تثنیہ مونث حاضر کیلئے
ضَرَبَکُنَّ	کُنَّ ضمیر جمع مونث حاضر کیلئے
ضَرَبَنِیْ	یْ ضمیر واحد مذکر و مونث متکلم کیلئے
ضَرَبَنَا	نَا ضمیر تثنیہ و جمع ، مذکر و مونث متکلم کیلئے

٤۔ضمیر منصوب منفصل:

جو ضمیر محل نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو اسے ضمیر منصوب منفصل کہتے ہیں۔

ضمیر منصوب منفصل کا استعمال:

ضمیر منصوب منفصل اکثر مفعول بہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

ضمیر منصوب متصل	استعمال
اِیَّاہُ	واحد مذکر غائب کیلئے
اِیَّاھُمَا	تثنیہ مذکر غائب کیلئے
اِیَّاھُمْ	جمع مذکر غائب کیلئے

اِیَّاھَا	واحد مونث غائب کیلئے
اِیَّاھُمَا	تثنیہ مونث غائب کیلئے
اِیَّاھُنَّ	جمع مونث غائب کیلئے
اِیَّاکَ	واحد مذکر حاضر کیلئے
اِیَّاکُمَا	تثنیہ مذکر حاضر کیلئے
اِیَّاکُمْ	جمع مذکر حاضر کیلئے
اِیَّاکِ	واحد مونث حاضر کیلئے
اِیَّاکُمَا	تثنیہ مونث حاضر کیلئے
اِیَّاکُنَّ	جمع مونث حاضر کیلئے
اِیَّایَ	واحد مذکر و مونث متکلم
اِیَّانَا	تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم

فائدہ:

ضمیر صرف اِیَّـــا ہے باقی تمام حروف متکلم مخاطب اور غائب پر دلالت کے لئے ہیں۔

۵۔ضمیر مجرور متصل:

جو ضمیر اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور محل جر میں واقع ہو۔

ضمیر مجرور متصل کا استعمال:

یہ ضمیر ہمیشہ مضاف الیہ یا حرف جار کا مجرور واقع ہوتی ہے۔

ضمیر مجرور متصل مع عامل	استعمال
کِتَابُہٗ	واحد مذکر غائب کیلئے
کِتَابُہُمَا	تثنیہ مذکر غائب کیلئے
کِتَابُہُمْ	جمع مذکر غائب کیلئے
کِتَابُہَا	واحد مونث غائب کیلئے
کِتَابُہُمَا	تثنیہ مونث غائب کیلئے
کِتَابُہُنَّ	جمع مونث غائب کیلئے
کِتَابُکَ	واحد مذکر حاضر کیلئے
کِتَابُکُمَا	تثنیہ مذکر حاضر کیلئے
کِتَابُکُمْ	جمع مذکر حاضر کیلئے
کِتَابُکِ	واحد مونث حاضر کیلئے
کِتَابُکُمَا	تثنیہ مونث حاضر کیلئے
کِتَابُکُنَّ	جمع مونث حاضر کیلئے
کِتَابِیْ	واحد مذکر و مونث متکلم کیلئے
کِتَابُنَا	تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم کیلئے

ضمیر کے چند ضروری قواعد:

(۱)......بسا اوقات جملہ کی ابتداء میں ضمیرِ غائب آجاتی ہے جسکا کوئی مرجع نہیں ہوتا اور بعد والا جملہ اس ضمیر کی تفسیر کرتا ہے۔ اس صورت میں اگر ضمیر مذکر کی ہو تو اسے ضمیر شان کہتے ہیں اور اگر مونث کی ہو تو ضمیر قصہ کہتے ہیں۔ جیسے (هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)۔ اور (فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ)

(۲)......ضمیر کا مرجع مذکور نہ ہو اور نہ ہی بعد والا جملہ اس کی تفسیر کر رہا ہو۔ تو اسے ضمیر مبہم کہتے ہیں۔ اس کے ابہام کو دور کرنے کیلئے ضمیر کے بعد بیان یا تمییز کو لاتے ہیں۔ جیسے فَسَوّٰاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰاتٍ، یہاں هُنَّ ضمیر مبہم ہے. سَبْعَ سَمٰوٰاتٍ تمییز ہے۔

(۳)......ضَرَبَنِیْ میں ضَرَبَ اور یَاء کے درمیان آنے والے نون کو ''نون وقایہ'' کہا جاتا ہے، جو کہ فعل کے آخر کو کسرہ سے بچاتا ہے۔

(٤)......صرف غائب کی ضمیر اپنے مرجع کی طرف لوٹتی ہے متکلم اور مخاطب کی ضمیر راجع نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کا کوئی مرجع ہوتا ہے۔

(۵)......جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں تو ان کے درمیان ایک ضمیر آتی ہے جسے ضمیر فصل کہتے ہیں یہ اس بات میں فرق کرتی ہے کہ مبتدا کے بعد آنے والا اسم اس کی خبر ہے نہ کہ صفت جیسے اَلْعَالِمُ هُوَ الْعَامِلُ بِعِلْمِه (عالم اپنے علم پر عمل کرتا ہے)۔

ضمیر پڑھنے کا طریقہ:

☆ ھاء ضمیر کو ضمّہ دیا جائے گا جیسے لَهٗ، مِنْهُ، عَنْهُ وغیرہ لیکن اگر ھاء ضمیر سے

پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ ہو تو ضمیر کو کسرہ دیا جائے گا جیسے بِه، إلى وجهه، فيه اور عليه وغیرہ اسی طرح تثنیہ اور جمع کی ضمائر میں جیسے هـذا أبـوهما أو أبوهم، أكرمت أباهما أو أباهم، أحسنت إلى أبيهما أو أبيهم۔

☆ یاء متکلم پر فتح اور سکون دونوں جائز ہیں جیسے کِتَابِیْ اور کِتَابِیَ لیکن اگر اس سے پہلے کوئی ساکن جیسے الف مقصورہ یا یاء منقوص یا الف تثنیہ یا یائے تثنیہ وجمع آجائے تو التقائے ساکنین سے بچنے کے لیے فتح دینا واجب ہے جیسے هٰذِهٖ عَصَایَ، هٰـذَا قَاضِیَ، هَاتَانِ عَصَوَایَ، رَفَعْتُ عَصَوَیَّ۔(عَصَوَایَ کی حالت نصبی) اور هٰؤُلَاءِ مُعَلِّمِیَّ۔

☆ (إلٰی، عَلٰی اور لَدٰی) اگر ضمیر کے ساتھ متصل ہوں تو ان کا الف یاء میں تبدیل ہوجاتا ہے۔جیسے إِلَیْـه، إِلَیْکَ، عَلَیْه، عَلَیْکَ، لَدَیْه، لَدَیْکَ وغیرہ مگر قرآن پاک کے چند مقامات اس سے مستثنی ہیں۔سورہ نور میں وَیَتَّقْهِ،سورہ کہف میں وَمَا أَنْسَانِیْهُ،سورہ فتح میں عَلَیْهُ اللّٰه، سورہ اعراف وشعراء میں أَرْجِهْ۔

چند ترکیبی قواعد:

(۱)......ضمیر ہمیشہ واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر وتانیث میں اپنے مرجع کے مطابق ہوتی ہے۔

(۲)......مبتدا اور خبر کے درمیان آنے والی ''ضمیرِ فصل'' کو ترکیب کے اندر مبتدا بھی بنا سکتے ہیں۔اور اسے ضمیر فصل کہہ کر چھوڑ بھی سکتے ہیں ۔جیسے أُولٰئِکَ هُمُ الْـمُفْلِحُوْنَ میں أُولٰئِکَ مبتدا اول اور هُمْ مبتدا ثانی یا پھر أُولٰئِکَ مبتدا اور هُمْ کو ضمیر فصل کہہ کے چھوڑ دیں۔

(۳)...... جب ضمیر مرجع اور خبر کے درمیان آجائے تو خبر کی رعایت اولیٰ ہوتی ہے۔ جیسے **اَلْعِلْمُ هِيَ نِعْمَةٌ** یہاں **هِيَ** ضمیر خبر کے مطابق آئی ہے۔ اسم اشارہ کا بھی یہی حکم ہے۔

ترکیب: **أُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ**

أُولٰئِکَ مبتدا **هُمْ** ضمیر فصل **اَلْمُفْلِحُوْنَ** خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

اس کی دوسری ترکیب اس طرح بھی ہوسکتی ہے **أُولٰئِکَ** مبتدأ اول **هُمْ** ضمیر فصل مبتدأ ثانی، **اَلْمُفْلِحُوْنَ** مبتدأ ثانی کی خبر۔ مبتدأ ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر مبتدأ اول کی خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

ترکیب: **هُوَ يَضْرِبُ زَيْدًا**

هُوَ ضمیر مرفوع منفصل مبتدا **يَضْرِبُ** فعل **هُوَ** ضمیر مرفوع متصل فاعل **زَيْدًا** مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال 1: ۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود ضمائر کی پہچان کریں کہ یہ کونسی قسم سے تعلق رکھتی ہیں؟ اور ترجمہ بھی کریں۔

١. هُوَ قَائِمٌ. ٢. زَيْدٌ ضَرَبَ. ٣. جِئْتُ. ٤. رَأَيْتَ. ٥. ضَرَبَنِيْ. ٦. اِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. ٧. كَانَ عَالِمًا. ٨. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيمَ . ٩ .اِيَّـاكَ نَـعْبُدُ. ١٠ . كِتَـابُـهُ مُـفِيْدٌ. ١١ .مَـرَرْتُ بِـهٖ . ١٢ .نَـظَـرْتُ اِلٰـى وَجْـهِـهٖ. ١٣ .أَكْـرَمَ الْأُسْتَـاذَ. ١٤ .لاَ أَعْبُـدُ مَـا تَعْبُدُوْنَ. ١٥ .لَـمْ يَلِدْ. ١٦ .أَنَـا مُسْلِمٌ. ١٧ .اِنِّـىْ رَسُـوْلُ الـلّٰهِ اِلَيْكُمْ. ١٨ .جَـلَسْنَا حَوْلَ الْمَائِدَةِ . ١٩ .أَطْـعَمَنَا اللّٰهُ. ٢٠. ضَرَبْتُكَ . ٢١. نَـحْنُ نَـذْهَـبُ . ٢٢. رَبُّـنَـا الـلّٰـهُ .٢٣. مَـا ضَـرَبَ اِلَّا هُـوَ . ٢٤. كَـلَّمْتُهُ. ٢٥ .عَـجِبْـتُ مِنْكُمْ. ٢٦ .جَـاءَ نِـىْ زَيْـدٌ وَ بَـكْرٌ هُمَا أَخَوَانٌ. ٢٧ .عَـنِ الـنَّبِى صلى الله عليه وسلم أَنَّـهُ قَالَ : عَجِبْتَ لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ ، أَمْـرُهُ كُـلُّهُ خَيْرٌ لَهُ، اِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ فَشَكَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ ، وَاِنْ أَصَابَهُ شَرٌّ فَصَبَرَ كَانَ خيرًا له.

سوال 2: ۔مندرجہ بالا جملوں کی ترکیب کریں۔

❁......❁......❁......❁

❁......مجاهدے کا مطلب......❁

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت پروانۂ شمع رسالت حضرت علامہ ومولانا شاہ امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن ملفوظات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں:

''سارا مجاہدہ اس آیہ کریمہ میں جمع فرمادیا ہے: ''أَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَـوٰى فَـاِنَّ الْـجَـنَّةَ هِىَ الْمَـأْوٰى '' جو اپنے رب عزوجل کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور نفس کو خواہشوں سے روکے بے شک تو جنت ہی ٹھکانہ ہے۔'' ''یہی جہاد اکبر ہے حدیث میں ہے: جہاد کفار سے واپس آتے ہوئے فرمایا: ''رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الاَصْغَرِ اِلَى الجِهَادِ الاَكْبَرِ '' ہم اپنے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف پھرے۔'' **(ملفوظات شریف، حصہ اول، ص٢٠٦، مکتبۃ المدینہ)**

سبق نمبر: 60

﴿......اسمائے اشارہ کا بیان......﴾

اسمائے اشارہ کی تعریف:

ایسے اسماء جنہیں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو ان کو اسمائے اشارہ کہتے ہیں۔اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مشارٌ اِلَیْہ کہتے ہیں۔جیسے ھٰذَا الْقَلَمُ نَفِیْسٌ (یہ قلم نفیس ہے)۔اس مثال میں ھٰذَا اسمِ اشارہ ہے اور اَلْقَلَمُ مشارٌ الیہ ہے۔مشارٌ الیہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ نظر آئے اور محسوس ہو۔اگر ایسی چیز کی طرف اشارہ ہو رہا ہو جو محسوس مبصَر نہ ہو وہاں اسمائے اشارات کا استعمال مجازاً ہوتا ہے۔مشہور وکثیر الاستعمال اسمائے اشارہ یہ ہیں۔

اسمائے اشارہ:

ذَا	یہ ایک مرد	ذَانِ، ذَیْنِ	یہ دو مرد
تَا	یہ ایک عورت	تِیْ	یہ ایک عورت
تِہٖ	یہ ایک عورت	ذِہٖ	یہ ایک عورت
ذِھِیْ ، تِھِیْ	یہ ایک عورت	تَانِ،تَیْنِ	یہ دو عورتیں
اُولَاءِ	یہ سب مرد یا سب عورتیں	اُولٰی [(۱)]	یہ سب مرد یا سب عورتیں

چند فوائد :

۱ ۔ ثَـمَّ۔یہ بھی اسم اشارہ ہے اور اس کے ذریعے صرف کسی مکان کی طرف

1......اُولَاءِ اور اُولٰی میں موجود واؤ پڑھنے میں نہیں آئے گی لہذا ان کا تلفظ اُلاءِ اور اُلیٰ ہوگا۔

اشارہ کیا جاسکتا ہے۔ جیسے ﴿أَيْـنَـمَا تُـوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے''۔

۲۔ هُـنَـا، هٰهُـنَـا بمعنی (یہاں)۔ یہ دونوں کسی مکان قریب کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

۳۔ هُـنَـاكَ بمعنی (وہاں) یہ کسی مکان متوسط کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

٤۔ هُـنَالِكَ بمعنی (وہاں) یہ مکان بعید کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

اسم اشارہ کے استعمال کی صورتیں۔

۱۔ اگر اسمائے اشارہ لامؔ اور کـافؔ دونوں سے خالی ہوں تو یہ قریب کیلئے استعمال ہونگے۔ جیسے هٰذَا . هٰذَانِ وغیرہ

۲۔ اگر ان کے آخر میں حرف کَـافؔ ہو تو یہ متوسط کیلئے ہوتے ہیں۔ جیسے ذَاکَ، ذَاکُمَا وغیرہ۔

۳۔ اگر ان کے آخر میں **لام اور** کـاف دونوں آجائیں تو یہ بعید کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے ذَالِکَ ، ذَالِکُمَا وغیرہ

چند ترکیبی قواعد:

۱۔ اگر اسم اشارہ کے بعد کوئی اسم نکرہ آجائے تو اسمِ اشارہ کو مبتدا اور اسم نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے هٰـذَا كِـتَـابٌ (یہ کتاب ہے)، هٰـذَا اسم اشارہ مبتدا،

کتاب اس کی خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

۲۔اگر اسم اشارہ کے بعد کوئی اسم معرف باللام آجائے تو اس کی تین طریقوں سے ترکیب ہوسکتی ہے۔

☆۱...... اسم اشارہ کو موصوف بنائیں اور معرف باللام کو صفت ۔ جیسے هٰذَاالْقَلَمُ طَوِيْلٌ کی ترکیب اس طرح کریں گے۔ هٰذَا اسم اشارہ موصوف اَلْقَلَمُ صفت، موصوف صفت ملکر مبتدا، طَوِيْلٌ خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

☆۲......اسم اشارہ کو مبین اور معرف باللام کو عطف بیان بنائیں ۔ اس صورت میں هٰذَاالْقَلَمُ طَوِيْلٌ کی ترکیب یوں کریں گے۔ هٰذَا اسم اشارہ مبین اَلْقَلَمُ عطف بیان، مبین عطف بیان ملکر مبتدا، طَوِيْلٌ اسکی خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

☆۳......اسم اشارہ کو مبدل منہ اور معرف باللام کو بدل بنالیں ۔جیسے هٰذَا الْقَلَمُ طَوِيْلٌ، هٰذَا اسم اشارہ مبدل منہ، اَلْقَلَم بدل، مبدل منہ بدل سے ملکر مبتدا، طَوِيْلٌ خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

اسم اشارہ کے بعد معرف باللام ہو تو وہی اس کا مشار الیہ ہوگا۔کوئی اور مشار الیہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اگرچہ معرف باللام کو ترکیب میں صفت، بدل یا عطف بیان کا نام دیں۔

☆☆☆☆☆

1 2

مشق

سوال1: ۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود اسمائے اشارہ اور مشار الیہ کی پہچان کریں۔

١ .ھٰـذَا الْغُلاَ مُ عَجِيْبٌ . ٢ .ھٰـذَانِ الْـكِتَابَانِ مُفِيْدَانِ. ٣ .ذَالِکَ فَـضْلُ اللّٰهِ. ٤ .اُولٓـئِکَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ. ٥ .ھٰـذَا شَجَرٌ. ٦ .هٰتَانِ الْـمَـرْأَتَانِ أُخْتَانِ. ٧ .ھٰـذِهٖ دَجَاجَةٌ. ٨ .ذَالِـكُـمْ خَيْرٌ لَّكُمْ . ٩ .ذَالِکَ الْـكِتَابُ لاَرَيْبَ فِيْهِ. ١٠ .تِـلْـکَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ. ١١ .قَـالَ هٰؤُلآءِ بَنَاتِیْ اِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِيْنَ. ١٢ .اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ

سوال2: ۔مندرجہ بالا اسمائے اشارہ کو پہچانیں کہ یہ قریب، بعید یا متوسط میں سے کس کے لئے ہیں؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ مذکر کے لئے ہیں یا مؤنث کے لئے؟

﴿......المتفرقات......﴾

☆......ليس فی العربية أَلِفٌ تُعدّ من جذر الكلمة؛ فإما أن تكون منقلبة عن واو أو ياء نحو :قال مِن قول، وباع مِن بيع .أو تكون حرفاً من حروف الزيادة: (سألتمونيها) نحو :راكض من رَكَضَ .وعلى ذلک تكون حروف العلة واواً أو ياءً فقط؛ فإذا قلنا عن كلمة فيها ألفٌ نحو(عدا، رمى): إنها معتلة، فإنما نعنى أن اعتلالها بواو أو ياء انقلبت ألفاً، لا أن الألف نفسها حرف علة.

(قواعد اللغة العربية)

☆......إذا كنتَ ذا علمٍ وماراکَ جاهلٌ　　فأعرضْ ففی تركِ الجوابِ جوابُ

☆......إن لم تصبْ فی القولِ فاسكتْ فإنما　　سكوتُکَ عن غيرِ الصوابِ صوابُ

(مجمع الحكم والأمثال)

☆......(لولا الكتابة ..... لضاع علمٌ كثير)

3 4

سبق نمبر: 61

﴿......اسمائے موصولہ کا بیان......﴾

اسمائے موصولہ کی تعریف:

وہ اسماء جو کلام کا اکیلے جزء نہ بن سکیں بلکہ اپنے مابعد جملے سے ملکر کسی کلام کا جزء بنیں ایسے اسماء کو اسمائے موصولہ کہا جاتا ہے۔ ان اسماء کے بعد جملہء خبریہ ہوتا ہے اور اس کو اسم موصول کا صلہ کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ الَّذِیْ نَصَرَنِیْ (وہ شخص آیا جس نے میری مدد کی)۔ اس مثال میں اَلَّذِیْ اسم موصول ہے اور نَصَرَنِیْ پورا جملہ فعلیہ اس کا صلہ ہے، موصول اور صلہ دونوں ملکر جَاءَ کا فاعل ہیں۔ اکیلا اَلَّذِیْ ماقبل کلام کا جزء نہیں بن سکتا۔

ترکیب: جَاءَ الَّذِیْ نَصَرَنِیْ

جَاءَ فعل اَلَّذِیْ اسم موصول نَصَرَ فعل ھُوَ ضمیر فاعل نون وقایہ ی ضمیر مفعول بہ نَصَرَ فعل ھُوَ ضمیر فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر اَلَّذِیْ اسم موصول کا صلہ، موصول صلہ ملکر جَاءَ کا فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

اسمائے موصولہ:

مذکر کے لئے:

حالت رفعی	حالت نصبی وجری	ترجمہ	صیغہ
اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ	وہ جو یا اس کو جو	واحد مذکر کیلئے

أَللَّذَانِ	أَللَّذَيْنِ	وہ (دو) جو، یاان (دو) کوجو	تثنیہ مذکر کیلئے
أَلَّذِیْنَ	أَلَّذِیْنَ	وہ(سب)جو،یاان(سب)کوجو	جمع مذکر کیلئے
أَلْأُلیٰ	أَلْاُلیٰ	وہ(سب)جو،یاان(سب)کوجو	جمع مذکر ومؤنث کیلئے

مونث کیلئے :

حالت رفعی	حالت نصبی وجری	ترجمہ	صیغہ
اَلَّتِیْ	اَلَّتِیْ	وہ جو، یا اس کو جو	واحد مونث
اَللَّتَانِ	اَللَّتَیْنِ	وہ(دو)جو،یاان(دو) کوجو	تثنیہ مونث
اَللّٰاتِیْ	اَللّٰاتِیْ	وہ(سب)جو،یاان(سب)کوجو	جمع مونث کیلئے
اَللَّوَاتِیْ	اَللَّوَاتِیْ	وہ(سب)جو،یاان(سب)کوجو	جمع مونث کیلئے

مذکر ومونث دونوں کیلئے :

حالت رفعی	حالت نصبی وجری	ترجمہ	صیغہ
مَنْ	مَنْ	وہ جو یا اس کو جو یا ان کو جو	واحد تثنیہ جمع مذکر ومونث کیلئے
مَا	مَا	وہ جو یا اس کو جو یا ان کو جو	واحد تثنیہ جمع مذکر ومونث کیلئے
أیٌّ	اَیًّا،اَیٍّ	وہ جویاوہ جسے	واحد تثنیہ جمع مذکر ومونث کیلئے
الف لام بمعنی اَلَّذِیْ (جبکہ اسم فاعل ومفعول پرداخل ہو)		وہ جو یا اس کو جو	واحد، تثنیہ، جمع مذکر ومؤنث کے لئے

اسم موصول کے چند ضروری قواعد:

۱ ...... اسم موصول کیلئے صلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ صلہ کی تین اقسام ہیں۔

۱۔جملہ اسمیہ ۲۔جملہ فعلیہ ۳۔ظرف

۱۔جملہ اسمیہ:

جیسے أَکَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ هُوَ جَائِعٌ (اس مثال میں اَلَّذِیْ کا صلہ جملہ اسمیہ ہے)۔

۲۔جملہ فعلیہ:

جیسے اُعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُمْ (اس مثال میں الذی کا صلہ جملہ فعلیہ ہے)۔

۳۔ظرف :

جیسے أَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِیْ بَیْتِیْ (اس مثال میں الذی کا صلہ ظرف ہے)۔

۲ ...... جو جملہ اسم موصول کا صلہ بن رہا ہو اس میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹے اور واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مونث ہونے میں اسم موصول کے مطابق ہو، اس ضمیر کو ضمیر عائد کہتے ہیں، اور اگر صلہ ضمیر سے شروع ہو رہا ہو تو اس ضمیر کو صدرِ صلہ کہتے ہیں۔ جیسے مذکورہ بالا مثال (الَّذِیْ هُوَ جَائِعٌ) میں هُوَ صدرِ صلہ ہے نیز یہی ضمیر اسم موصول الَّذِیْ کی طرف لوٹ رہی ہے اور مفرد و مذکر ہونے میں اسم موصول کے مطابق ہے۔

۳ ...... ضمیر عائد جب مفعول بہ بن رہی ہو تو اسے حذف کرنا جائز ہے۔

جیسے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (یَعْلَمْهُ)۔

۴ ...... اسم فاعل ومفعول پر آنے والا الف لام اکثر اَلَّـذِیْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ یا اَلَّذِیْ یَضْرِبُ اور اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ یااَلَّذِیْ یُضْرَبُ۔

۵ ...... أَیٌّ، اور أَیَّۃٌ معرب ہیں۔صرف ایک صورت میں مبنی بر ضم پڑھنا بھی جائز ہے جب یہ مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو۔جیسے جَاءَ نِیْ أَیُّھُمْ قَائِمٌ حالت رفعی، رَأَیْتُ أَیُّھُمْ قَائِمٌ حالت نصبی اور مَرَرْتُ بِأَیُّھُمْ قَائِمٌ حالت جری میں۔اسی طرح قرآن شریف میں ہے (ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ کُلِّ شِیْعَۃٍ أَیُّھُمْ أَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا) أَیُّھُمْ لَنَنْزِعَنَّ فعل کا مفعول ہے۔

۶ ...... مَا اور مَنْ استفہامیہ کے بعد آنے والا ذا بھی اسم موصول ہوتا ہے جو کہ اَلَّذِی کے معنی میں ہوتا ہے جیسے مَاذَا صَنَعْتَ؟ بمعنی مَاالَّذی صَنعتَ؟ أَوْ مَنْ ذَا خَیْرٌ مِّنْکَ؟ بمعنی مَاالَّذِی ھُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ.

۷ ...... مَا اسمیہ اور مَنْ کبھی استفہامیہ اور شرطیہ بھی ہوتے ہیں اس وقت یہ اسمائے موصولہ میں سے نہیں ہوتے جیسے مَنْ أَبُوکَ؟ مَا اسْمُکَ ؟ اور مَا تَصْنَعْ أَصْنَعْ، مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ.

چند ترکیبی قواعد:

۱۔اسم موصول اپنے صلے سے ملکر کبھی فاعل، کبھی مفعول بہ اور کبھی مبتدا و خبر واقع ہوتا ہے۔فاعل کی مثال: جَاءَ مَنْ یَّسْکُنُ فِیْ الْمَدِیْنَۃِ (وہ شخص آیا جو مدینہ میں رہتا ہے)۔مفعول بہ کی مثال: رَأَیْتُ مَنْ مَّاتَ فِی الصَّحْرَاءِ (میں نے اس شخص کو

دیکھا جو صحراء میں مرا)۔مبتدا کی مثال:۔ اَلَّذِیْ فِی الْمَسْجِدِ ھُوَ زَیْدٌ (وہ جو مسجد میں ہے وہ زید ہے)خبر کی مثال:۔ ھُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُولَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقّ۔

۲۔اگراسم موصول کے بعد جار مجرور آجائیں تو جار مجرور کو کسی فعل مقدر کے متعلق کر کے صلہ بنائیں گے اور اکثر ثَبَتَ فعل مقدر نکالتے ہیں۔جیسے جَاءَ الَّذِی (ثَبَتَ) فِی الدَّارِ۔

ترکیب : جَاءَ الَّذِیْ فِی الدَّارِ

جَاءَ فعل اَلَّذِیْ اسم موصول فِیْ جار اَلدَّارِ مجرور، جار مجرور ملکر فعل مقدر ثَبَتَ کے متعلق،ثَبَتَ فعل اس میں ھُوَ ضمیر فاعل،فعل اپنے فاعل اور مُتَعَلِّق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ،موصول صلہ ملکر جَاءَ کا فاعل،فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

۳۔اگراسم موصول کے بعد ظرف ہو تو فعل مقدر کا مفعول فیہ بنا کر صلہ بنائیں گے۔جیسے رَأَیْتُ الَّذِیْ اَمَامَکَ(میں نے اس شخص کو دیکھا جو تیرے سامنے تھا)، اس میں اَمَامَکَ کو ثَبَتَ فعل مقدر کا مفعول فیہ بنا کر اس جملے کو صلہ بنائیں گے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال1:۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود اسمائے موصولہ اور صلہ کی پہچان کریں۔

۱ .جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ.۲ .رَأَیْتُ الرَّجُلَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ .۳.أَرَأَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ.٤.مَنِ الَّذِیْ لَقِیْتَهٗ.٥. فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ.٦. مَاذَا

أَنفَقتَ؟. ٧.فَانكِحُوا مَاطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ .٨. مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ . ٩.يَا أَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا.١٠.أَلَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا. ١١.اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ أَحْسَنُ .١٢.مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ .١٣.أَكْرِمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ أَخْلاقًا.١٤. تَعَلَّمْ مَا تَنْفَعُ بِهٖ. ١٥. قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى.

سوال 2:۔مذکورہ بالا جملوں میں موجود اسمائے موصولہ کو پہچانئے کہ مذکر کے لئے ہیں یا مؤنث کے لئے نیز یہ بھی بتائیں کہ یہ ذوی العقول کے لئے ہیں یا غیر ذوی العقول کے لئے؟

سوال 3:۔مندرجہ بالا جملوں کی ترکیب کریں۔

الامام الکسائی فی علم النحو

☆......وَحُكِيَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ لِلْكِسَائِيِّ ابْنِ خَالَتِهٖ فَلِمَ لَا تَشْتَغِلُ بِالْفِقْهِ فَقَالَ مَنْ أَحْكَمَ عِلْمًا فَذٰلِكَ يَهْدِيهِ إِلَى سَائِرِ الْعُلُومِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَا أُلْقِي عَلَيْكَ شَيْئًا مِنْ مَسَائِلِ الْفِقْهِ فَتُخْرِجَ جَوَابَهٗ مِنَ النَّحْوِ فَقَالَ هَاتِ قَالَ فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ سَهَا فِي سُجُودِ السَّهْوِ فَتَفَكَّرَ سَاعَةً فَقَالَ لَا سُجُودَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِنْ أَيِّ بَابٍ مِنَ النَّحْوِ خَرَّجْتَ هٰذَا الْجَوَابَ فَقَالَ مِنْ بَابِ أَنَّ الْمُصَغَّرَ لَا يُصَغَّرُ فَتَحَيَّرَ مِنْ فِطْنَتِهٖ. (البحر الرائق 426/4)

أقسام العَلَم

☆......له عدة أقسام باعتبارات مختلفة:

أ -فينقسم باعتبار تشخص معناه وعدم تشخصه إلى علم شخص، وإلى علم جنس.

ب -وينقسم باعتبار لفظه إلى عَلَم مفرد، وعلَم مركب.

ج -وينقسم باعتبار أصالته في العلمية وعدَمِ أصالته إلى مُرتَجل، ومنقول.

د -وينقسم باعتبار دلالته على معنى زائد على العَلمية أوعدم دلالته إلى اسم وكُنية ولقب. (النحوالوافی)

سبق نمبر: 62

﴿......اسمائے کنایہ کا بیان......﴾

اسمائے کنایہ کی تعریف:

وہ اسماء جو کسی چیز پر اشارۃً دلالت کریں۔ان کو اسمائے کنایہ کہا جاتا ہے۔

اسمائے کنایہ کی دو قسمیں ہیں

۱۔مبہم عدد کیلئے استعمال ہونے والے ۲۔مبہم بات کیلئے استعمال ہونے والے

(۱)۔ مبہم عدد کیلئے استعمال ہونے والے اسمائے کنایات

۱۔وہ اسماء جو مبہم عدد سے کنایہ کرنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔وہ تین ہیں۔

۱. کَمْ ۲. کَذَا ۳. کَأَیِّنْ

......۱۔کم:

اس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔استفہامیہ ۲۔خبریہ

۱۔کم استفہامیہ:

وہ کَمْ جس کے ذریعے کسی عدد کے بارے میں سوال کیا جائے۔جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ؟ (تیرے پاس کتنے آدمی ہیں؟)

۲۔کم خبریہ:

وہ کَمْ جس کے ذریعے کسی عدد کے بارے میں خبر دی جائے جیسے کَمْ کُتُبٍ دَرَسْتُ (میں نے بہت سی کتابیں پڑھیں)۔

فائدہ:

کم کے بعد آنیوالا اسم اس کی تمییز کہلاتا ہے۔

کَمْ استفھامیہ اور کَمْ خبریہ کی تمییز کے اعراب

کم استفھامیہ کی تمییز کے اعراب:

کَمْ استفہامیہ کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے۔جیسے کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَ؟ (تو نے کتنے آدمیوں کو مارا؟)

فائدہ:

۱۔ کبھی کم استفہامیہ سے پہلے حرف جار یا مضاف آجاتا ہے جیسے بِکَمْ دِرْھَماً اِشْتَرَیْتَ ھٰذَا الْکِتَابَ؟ اور غُلامَ کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَ؟ (کتنے آدمیوں کے غلام کو تو نے مارا؟)

۲۔ کَمْ استفہامیہ کی تمییز کو کسی قرینے کے پائے جانے کی صورت میں حذف کرنا بھی جائز ہے۔جیسے کَمْ مَالُکَ ؟ اصل میں کَمْ دِرْھَمًا مَالُکَ ؟ تھا یعنی (تیرا مال کتنے درھم ہے؟) یہاں پر قرینہ یہ ہے کہ کَمْ استفہامیہ کے بعد اس کی تمییز منصوب آتی ہے جوکہ یہاں نہیں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اس کی تمییز محذوف ہے۔

کم خبریہ کی تمییز کے اعراب:

اس کی تمییز مجرور ہوتی ہے،کبھی تو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے اور کبھی حرف جر مِنْ کی وجہ سے۔جیسے کَمْ کِتَابٍ رَأَیْتُ (میں نے بہت سی کتابیں دیکھیں) اور کَمْ مِنْ کِتَابٍ رَأَیْتُ(میں نے بہت سی کتابیں دیکھیں)۔

فائدہ:

کَمْ خبریہ کی تمییز مفرد اور جمع دونوں طرح آسکتی ہے۔جیسے کَمْ عِلْمٍ تَعَلَّمْتُ، کَمْ عُلُوْمٍ تَعَلَّمْتُ (میں نے بہت سے علوم پڑھے).

کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی پہچان کا طریقہ

کم استفہامیہ کی پہچان کا طریقہ:

۱۔اس کی تمییز منصوب ہوگی۔

۲۔اس کے بعد اکثر مخاطب کا صیغہ یا مخاطب کی ضمیر آتی ہے۔

کم خبریہ کی پہچان کا طریقہ:

۱۔اس کی تمییز مجرور ہوگی۔

۲۔یہ ماضی کے ساتھ خاص ہے لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کَمْ کُتُبٍ سَأَشْتَرِي۔

۳۔اس کے بعد اکثر متکلم کا صیغہ یا متکلم کی ضمیر آتی ہے۔

فائدہ:

کم چاہے استفہامیہ ہو یا خبریہ اس کی تمییز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے۔

۞...... ۲۔کَذَا:

یہ عدد کثیر اور قلیل دونوں سے کنایہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے (۱)۔جیسے زُرْتُ کَذَا عَالِمًا (میں نے اتنے عالموں کی زیارت کی)۔

---

1 ...... کذا کے ذریعے کبھی غیر عدد سے بھی کنایہ کیا جاتا ہے جیسے خَرَجْتُ یَوْمَ کَذَا (میں فلاں دن نکلا) اسی طرح قُلْتُ کَذَا وَکَذَا حَدِیْثًا (میں نے فلاں فلاں بات کی)

کَذَا کی تمییز کے اعراب :

کَذَا کی تمییز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے۔

فائدہ:

۱۔ کَذَا اکیلا بھی استعمال ہوتا ہے اور کبھی تکرار کیساتھ بھی۔ جیسے ضَرَبْتُ کَذَا وَ کَذَا رَجُلاً (میں نے اتنے اتنے مردوں کو مارا)۔

فائدہ:

۲۔ کَذَا کا ابتدائے کلام میں آنا ضروری نہیں۔

۳۔ کَأَیِّنْ :

اس کے ذریعے عدد کثیر کے بارے میں خبر دی جاتی ہے۔

کَأَیِّنْ کی تمییز کے اعراب :

اس کی تمییز مفرد اور حرف جار مِنْ کے ساتھ مجرور ہوتی ہے۔ جیسے ﴿کَأَیِّنْ مِن دابَّۃٍ لا تَحْمِلُ رِزْقَھا﴾ (اور کتنے ہی ایسے جاندار ہیں جو اپنے رزق کو جمع نہیں کرتے)۔

فائدہ:

کَمْ اور کَأَیِّنْ کا ابتدائے کلام میں آنا ضروری ہے۔

(۲)۔ مبہم بات کے لئے استعمال ہونے والے اسمائے کنایہ

وہ اسماء جو کسی مبہم بات سے کنایہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ وہ دو

(۱) کَیُتَ (۲) ذَیُتَ۔

کَیُتَ و ذَیُتَ کی تمییز کے اعراب:

کَیُتَ وَذَیُتَ کی تمییز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے۔

کَیُتَ و ذَیُتَ کا استعمال:

یہ دونوں واوٴ عطف اور تکرار کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے قُلْتُ کَیُتَ وَذَیُتَ حَدِیْثًا. (میں نے فلاں فلاں بات کی). قُلْتُ کَیُتَ وَ کَیُتَ حَدِیْثًا (میں نے فلاں فلاں بات کی)۔قُلْتُ ذَیُتَ وَ ذَیُتَ حَدِیْثًا (میں نے فلاں فلاں بات کی)۔

ترکیب: کَمْ کِتَابًا عِنْدَکَ؟

کَمْ ممیّز کِتَابًا تمییز ،ممیّز تمییز ملکر مبتدا۔عِنْدَ مضاف کَ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے ملکر ثَابِتٌ کا متعلق ثَابِتٌ اسم فاعل اپنے ھُوَ ضمیر فاعل اور متعلق سے ملکر خبر۔مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

ترکیب : سَمِعْتُ کَذَا وَکَذَا حَدِیْثًا

سَمِعْتُ فعل تُ ضمیر اسکا فاعل کَذَا اسم کنایہ معطوف علیہ واوٴ عاطفہ کَذَا اسم کنایہ معطوف ،معطوف معطوف علیہ ملکر ممیّز ،حَدِیْثًا تمییز ،ممیّز تمییز ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

فائدہ :

۱۔ کَیتَ اور ذَیُتَ کی ترکیبیں بھی کَذَا کی طرح ہیں۔

۲۔ لفظ فُلانٌ اور فلانَۃٌ بھی اسمائے کنایات میں سے ہیں لیکن یہ مبنی نہیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر 1: ۔مندرجہ ذیل جملوں میں استعمال ہونے والے اسمائے کنایہ میں سے مبہم عدد اور مبہم بات کے لئے استعمال ہونے والے اسمائے کنایہ الگ الگ کریں ۔

١ .ضَـرَبْتُ زَيْدًا كَذَا وَكَذَا ضَرْبَةً. ٢ .وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا .٣. كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ ٤ .وَكَأَيِّنْ مِنْ غَنِيٍّ لَا يَقْنَعُ. ٥ .كَانَ الْأَمْرُ كَيْتَ وكيتَ. ٦ .بِكَمْ دِرْهَمًا اِشْتَرَيْتَ هٰذَا ؟٧. اِشْتَرَيْتُهُ بِكَذَا دِرْهَمًا .٨. كَمْ رِجلاً لَکَ؟

سوال نمبر2:۔ مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کریں۔

❁......❁......❁......❁

﴿......ألف الفصل......﴾

☆......ألف الفَصْلِ تُزاد بعد واو الجمع مخافة التباسها بواو النَّسَق فی مثل (وردوا وكَفَروا) ألا ترى أنهم لو لم يدخلوا الألف بعد الواو ثم اتصلت بكلام بعدها ظن القارىء أنها كَفَرَ وَفَعَلَ وَ وَرَدَ ، فحِيزت الواو لما قبلها بألف الفصل، ولما فعلوا ذلک فی الأفعال التی تنقطع واوها من الحروف قبلها نحو ساروا وجاء وا؛ فَعَلوا ذلک فی الأفعال التی تتصل واوها بالحروف قبلها نحو كانوا وبانوا ليكون حكم هذه الواو فی كل موضع حكماً واحداً. (أدب الكُتّاب لابن قتيبة)

سبق نمبر: 63

﴿......شرط وجزاء کا بیان......﴾

شرط وجزاء کا مجموعہ دو جملوں پر مشتمل ہوتا ہے۔جن میں سے پہلا ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے اوردوسرا کبھی فعلیہ اور کبھی اسمیہ (۱)،شرط وجزاء کے باب میں دو امور کا جاننا بہت ضروری ہے۔

۱۔شرط وجزاء کے اعراب ۲۔جزاء پر فاء کے لانے یا نہ لانے کی صورتیں۔

۱۔شرط وجزاء کے اعراب:

۱۔جب شرط وجزاء دونوں فعل مضارع ہوں تو دونوں پر جزم واجب ہے۔ جیسے اِنْ تُكْرِمْنِی أُكْرِمْكَ (اگرتو میری تعظیم کریگا تو میں بھی تیری تعظیم کروں گا)۔

۲۔اوراگرصرف شرط مضارع ہوتو شرط پر جزم واجب ہے جیسے اِنْ تَصْبِرْ صَبَرْتُ (اگرتو صبر کرے گا تو میں بھی صبر کروں گا)۔

۳۔اوراگرشرط فعل ماضی اور جزاء فعل مضارع ہوتو فعل مضارع پر جزم اور رفع دونوں جائز ہیں۔جیسے اِنِ اجْتَهَدْتَ أَجْتَهِدْ یا أَجْتَهِدُ (اگرتو محنت کرے گا تو میں بھی محنت کروں گا)۔

٤۔اگرشرط وجزاء دونوں ماضی ہوں تو لفظا ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی ۔ جیسے اِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ.

(۱)......شرط صرف جملہ فعلیہ ہوتی ہے جبکہ جزاء جملہ کی کسی بھی قسم سے ہوسکتی ہے۔

2 1

جزاء پر فاء کے لانے یا نہ لانے کی صورتیں

جزاء پر بعض صورتوں میں فـاء کا لانا واجب، بعض صورتوں میں جائز اور بعض صورتوں میں ناجائز ہے۔ پہلے ہم وجوب کی صورتیں ذکر کرتے ہیں۔

وجوب کی صورتیں:

١۔جب جزاء جملہ اسمیہ ہو جیسے: ﴿مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهٗ جَهَنَّمُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے''۔

٢۔جب جملہ انشائیہ جزاء بن رہا ہو۔ جیسے: ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا﴾ [1] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو''۔

٣۔جب فعل ماضی قَدْ کے ساتھ جزاء بن رہا ہو ۔جیسے: ﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا''۔

٤۔جب فعل مضارع منفی بغیر لا[2] جزاء بن رہا ہو یا اس سے پہلے سین یا سَوْف آجائے۔ جیسے ﴿وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا''۔ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ ترجمۂ

---

1 ...... یہ امر کی مثال ہے اسی طرح جملہ انشائیہ کی دیگر اقسام مثل نہی، استفہام ودعا وغیرہ میں بھی فاء کا لانا واجب ہے۔

2 ...... یعنی فعل مضارع پر لا کے علاوہ کوئی اور حرف نفی داخل ہو۔ جیسے ما اور لن۔

3 4

کنزالایمان: ''اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا اپنے فضل سے''۔

جواز کی صورتیں:

جب فعل مضارع ''مثبت'' یا ''منفی بــلا'' جزاء بن رہا ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں یعنی فاء کو لانا یا نہ لانا۔ (مضارع مثبت کی مثال) اِنْ یَّضْرِبْ فَأَضْرِبُ اور أَضْرِبْ۔ (مضارع منفی بلا کی مثال) اِنْ یَّضْرِبْ فَلاَ أَضْرِبُ اور لاَ أَضْرِبْ بھی جائز ہے۔

عدم جواز کی صورتیں:

۱۔ جب ماضی بغیر قَدْ کے جزاء بن رہا ہو۔ جیسے اِنْ کَلَّمْتَنِی کَلَّمْتُکَ (اگر تو مجھ سے بات کریگا تو میں بھی تجھ سے بات کروں گا)

۲۔ جب مضارع منفی بلم جزاء بن رہا ہو۔ جیسے مَنْ یَّسْرِقْ لَمْ یَنْجَحْ (جو چوری کریگا وہ کامیاب نہیں ہوگا)

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: ۔مندرجہ ذیل جملوں میں بتائیے کہ کہاں فاء کا لانا واجب، کہاں جائز اور کہاں ناجائز ہے؟

۱.اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ. ۲.اِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَأَلْتُکُمْ مِنْ أَجْرٍ. ۳.فَاِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوْا عَنْهُمَا. ٤.مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ. ٥.مَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلاَ یُجْزٰی اِلَّا مِثْلَهَا. ٦.مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ. ۷.اِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِکُمْ. ۸.مَنْ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ. ۹.مَا تُحَصِّلْ فِی الصِّغَرِ یَنْفَعْکَ فِی الکِبَرِ. ۱۰.مَنْ تَلْقَهُ فَسَلِّمْ عَلَیه. ۱۱.إذا وُسِدَ الأَمرُ إِلی غَیرِ أَهله فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. ۱۲.لَوِ امْتَنَعَ الْغِذَاءُ لَمَاتَ الْحَیُّ.

سبق نمبر: 64

﴾......حروف جارہ کا بیان......﴿

حروف جارہ کی تعریف:

ایسے حروف جو اسماء پر داخل ہوں اور انہیں جر دیں۔ یہ سترہ ہیں جن کو اس شعر میں بیان کیا گیا ہے۔

بَـاؤ، تَـاؤ، کَـاف وَلاَم و وَاؤ، مُنْذُ وُمُذُ خَلاَ

رُبَّ حَـاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

جس اسم پر یہ داخل ہوں اس کو مجرور کہا جاتا ہے۔

مِنْ (سے):

یہ ابتداء کا معنی دیتا ہے۔ جیسے مِنَ الْبَصْرَةِ (بصرہ سے)۔

حتی (تک)، الی (طرف):

یہ دونوں انتہا کا معنی دیتے ہیں۔ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ (طلوع فجر تک)، اِلَی الْمَسْجِدِ (مسجد تک)۔

علی (پر):

عَلَی السَّطْحِ (چھت پر)۔

فی (میں):

یہ ظرف زمان و مکان کیلئے آتا ہے۔ جیسے فِی الدَّارِ زَیْدٌ (زید گھر میں ہے)۔

فی اللَّيُلِ ظُلُمَةٌ (رات میں تاریکی ہے)۔

عن (سے):

یہ بُعد ومُجاوزت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔جیسے رَمَيۡتُ السَّهُمَ عَنِ الْقَوۡسِ (میں نے کمان سے تیر پھینکا)۔

باء (ساتھ):

یہ اکثر استعانت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے کَتَبۡتُ بِالۡقَلَمِ (میں نے قلم کی مدد سے لکھا یا میں نے قلم سے لکھا)۔

کافٌ (طرح):

یہ حرف تشبیہ کیلئے آتا ہے۔جیسے زَيۡدٌ كَالۡقَمَرِ (زید چاند کی طرح ہے)۔

لام (لئے):

یہ اکثر ملکیت کیلئے استعمال ہوتا ہے اور کبھی قسم کیلئے بھی آتا ہے۔جیسے هٰذَا الۡمَالُ لِزَيۡدٍ (یہ مال زید کیلئے ہے یا یہ زید کا مال ہے)،لِلّٰهِ (اللہ کی قسم)۔

خلا، عدا، حاشا (علاوہ):

یہ اپنے مابعد کو ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کیلئے آتے ہیں۔جیسے جَاءَ نِیَ الۡقَوۡمُ خَلاَ وَعَدَا وَحَاشَا زَيۡدٍ (میرے پاس زید کے علاوہ ساری قوم آئی)۔

مُذۡ ومُنۡذُ:

یہ مدت بیان کرنے کیلئے آتے ہیں۔جیسے مَارَأَيۡتُهُ مُذۡ وَمُنۡذُ سَنَةٍ (میں نے اسے ایک سال سے نہیں دیکھا)۔

رُبَّ (کم، بہت زیادہ):

یہ کمی یا زیادتی بیان کرنے کیلئے آتا ہے۔کمی کے معنی کیلئے: جیسے رُبَّ لِصٍّ یُؤْخَذُ (کم ہی چور پکڑے جاتے ہیں)۔زیادتی کے معنی کیلئے: جیسے رُبَّ مَرِیْضٍ یَشْفِیْ (کتنے ہی مریض شفایاب ہوجاتے ہیں)۔

واؤ ، تاء:

یہ دونوں قسم کیلئے آتے ہیں۔وَاللّٰہِ ،تَاللّٰہِ(اللہ عزوجل کی قسم)۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر 1:۔مندرجہ ذیل کا ترجمہ کریں اور حروف جارہ اور اسمائے مجرورہ کی نشاندہی کریں؟

١. دَخَلْتُ فِی الدَّارِ ٢. زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ ٣. سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ ٤. وَاللّٰہِ لَأَفْعَلَنَّ کَذَا ٥. تَاللّٰہِ لَأَکِیْدَنَّ ٦. جَرَی الْمَاءُ فِی النَّھْرِ ٧. لَہُ الْمُلْکُ ٨. لَہُ الْحَمْدُ ٩. مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ١٠. زَیْدٌ کَالْأَسَدِ ١١. نَظَرْتُ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ ١٢. أُکْتُبُ عَلَی الْوَرَقِ ۔

سوال نمبر2:۔مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں؟

١۔چھت پر ٢۔مسجد کی طرف ٣۔مدرسے سے ٤۔بہت سے لوگ ٥۔میں گھر میں داخل ہوا ٦۔اللہ کی قسم میں ضرور پڑھوں گا ٧۔میں نے اسے جمعہ سے نہیں دیکھا ٨۔بہت کم لوگ ٩۔پھول کی طرح ١٠۔لاہور سے کراچی ١١۔قلم کی مدد سے ١٢۔زید کے سوائے سب نے سبق یاد کیا۔

سبق نمبر: 65

......حروف غیر عاملہ کا بیان......

حروف غیر عاملہ تیرہ ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

......۱۔حروف عطف:

حروف عطف کی تعریف:

وہ حروف جو اپنے مابعد کو ماقبل کے حکم میں جمع کرنے کیلئے آتے ہیں[1]۔ ان کو حروف عطف کہتے ہیں، انکے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

حروف عطف دس ہیں:

۱. وَاؤ ۲. فَا ۳. أَوْ ۴. أَمْ ۵. لاَ ۶. بَلْ

۷. حَتّٰی ۸. لٰكِنْ ۹. ثُمَّ ۱۰. إِمَّا

۱۔واؤ:

یہ مطلق جمع کیلئے آتا ہے اور معطوف ومعطوف علیہ میں ترتیب ضروری نہیں جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَعُمَرُ اس کا مطلب ہے زَيْدٌ اور عُمَرُ دونوں آئے اب یہاں یہ ترتیب ضروری نہیں کہ زَيْدٌ پہلے آیا ہو یا عُمَرُ۔

۲۔فا:

یہ ترتیب کیلئے آتا ہے اور اس میں یہ بات ضروری ہوتی ہے کہ ماقبل کیلئے جو حکم ثابت ہوا ہے وہ فوراً ہی مابعد کیلئے ثابت ہو اور اس میں تاخیر نہ ہو۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ فَبَكْرٌ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے زید آیا اور اس کے فوراً بعد بکر۔

---

[1] ......یعنی اکثر اوقات حروف عطف اسی لئے آتے ہیں۔

۳۔ثُمَّ:

یہ بھی ترتیب کیلئے آتا ہے لیکن اس میں یہ بات ضروری ہے کہ ماقبل کیلئے جو حکم ثابت ہے وہ مابعد کیلئے کچھ دیر کے بعد ثابت ہو۔جیسے اِسْتَیْقَظَ زَیْدٌ ثُمَّ بَکْرٌ (زید جاگا پھراس کے کچھ دیر بعد بکر جاگا)۔

٤۔او ، ٥۔ام:

یہ دونوں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ انکے مابعد یا ماقبل میں کسی ایک کیلئے حکم ثابت ہے لیکن کس کیلئے ثابت ہے اس میں شک ہے۔جیسے جَاءَ زَیْدٌ أَوْ عَمْرٌو، جَاءَ زَیْدٌ أَمْ عَمْرٌو. اس کا مطلب یہ ہے کہ زید یا عمرو میں سے کوئی ایک آیا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کون آیا ہے۔

٦۔لا:

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے مابعد سے حکم کی نفی کی گئی ہے۔جیسے رَکِبَ السَّیِّدُ لاَ خَادِمُہٗ اس کا مطلب یہ ہے کہ سردار سوار ہوا، اس کا خادم نہیں۔

٧۔بَلْ:

یہ معطوف علیہ سے حکم کی نفی کر کے معطوف کیلئے حکم کو ثابت کرنے کیلئے آتا ہے۔جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ بَلْ بَکْرٌ (میرے پاس زید نہیں بلکہ بکر آیا)۔

٨۔حتی:

حتی انتہائے غایت کیلئے آتا ہے۔جیسے قَرَءَ الطُّلَّابُ حَتَّی الْأُسْتَاذُ

(طالب علموں نے پڑھا حتی کہ استاد نے بھی پڑھا)۔

۹۔لٰکِنَّ:

یہ اس وہم کو دور کرنے کیلئے آتا ہے جو ماقبل کلام سے پیدا ہوا ہو، یہ جس جملہ میں آئے اس سے پہلے یا اس کے بعد نفی کا ہونا ضروری ہے۔جیسے **مَا نَامَ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو نَامَ**۔(زید نہیں سویا لیکن عمرو سوگیا)۔

۹۔إِمَّا:

یہ دو اموروں میں سے کسی ایک امر کے ثبوت کے لیے آتا ہے جیسے **اَلْعَدَدُ إِمَّا زَوْجٌ وَإِمَّا فَرْدٌ** (عدد یا تو جفت ہوتا ہے یا طاق)

نوٹ:

اس مثال میں دوسرا إما عطف کے لیے ہے جبکہ پہلا تشکیک کے لیے۔

۲۔حروف استفہام:

ان کی پوری بحث کلمات استفہام میں گزر چکی ہے۔

۳۔حروف استقبال:

یہ وہ حروف ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل کے معنی میں کر دیتے ہیں۔یہ دو ہیں۔۱۔سین ۲۔سوف جیسے **سَیَقُوْمُ** (عنقریب وہ کھڑا ہوگا) اور **سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ** (عنقریب تم جان لوگے)۔

۴۔حروف تاکید:

وہ حروف ہیں جو جملہ پر داخل ہوتے ہیں اور اس میں تاکید کے معنی پیدا

دیتے ہیں۔ یہ دو ہیں۔

۱۔نون تاکید　　۲۔لام ابتدائیہ

۱۔نون تاکید:

نون تاکید فعل پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے لَیَضْرِبَنَّ (ضرور ضرور مارے گا وہ ایک مرد)۔

۲۔لام ابتدائیہ:

یہ اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے: ﴿وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے''۔اور ﴿لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں''۔

نوٹ:

کبھی قَدْ بھی تاکید کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۵۔حروف تفسیر:

وہ حروف جو اپنے ماقبل کی وضاحت کیلئے آتے ہیں انہیں حروف تفسیر کہا جاتا ہے۔انکے ماقبل کو مُفَسَّر اور مابعد کو مفسِّر کہتے ہیں۔ یہ دو حرف ہیں۔

۱. أَيْ　　۲.أَنْ

۱۔أَيْ:

یہ مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر بیان کرتا ہے جبکہ أَنْ صرف جملہ کی (مفرد کی

مثال)۔جیسے رَأَیْتُ لَیْثًا أَیْ أَسَدًا (میں نے لیث یعنی شیر کو دیکھا) اور (جملہ کی مثال)اِنْقَطَعَ رِزْقُهٗ أَیْ مَاتَ (اسکا رزق منقطع ہوگیا یعنی وہ مرگیا)۔

۲۔اَنْ:

جیسے ﴿وَنَادَیْنٰهُ أَنْ یّٰۤا اِبْرَاهِیْمُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''ہم نے اسے نداء دی کہ اے ابراہیم''۔

۔۔۔۔۔٦۔حروف تحضیض:

حروف تحضیض سے مراد وہ حروف ہیں جنکے ذریعے کسی کام پر ابھارا جائے اور وہ چار ہیں۔

١. هَلَّا : جیسے هَلَّا أَدَّبْتَ زَیْدًا (تو نے زید کو ادب کیوں نہیں سکھایا؟)۔

٢. أَلاَ : أَلاَ تَحْفَظُوْنَ دُرُوْسَكُمْ (تم اپنا سبق یاد کیوں نہیں کرتے؟)۔

٣. لَوْلاَ : لَوْلاَ تَتْلُوْ الْقُرْاٰنَ (تو قرآن کی تلاوت کیوں نہیں کرتا؟)۔

٤. لَوْمَا : لَوْمَا تُصَلِّي الصَّلٰوةَ (تو نماز کیوں نہیں پڑھتا؟)۔

۔۔۔۔۔٧۔حروف مصدریه:

وہ حروف جو جملہ کو مصدر کے معنی میں کردیں ان حروف کو حروف مصدریہ کہتے ہیں۔

١. مَا ٢. اَن ٣. اَنَّ

مَا، اَنْ:

مـا اور اَن دونوں جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں۔جیسے ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ

الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (زمین ان پر تنگ ہوگئی کشادہ ہونے کے باوجود) اس مثال میں رَحُبَتْ بِرُحُبِہَا مصدر کے معنی میں ہے۔اور یَفْرَحُکَ أَنْ تَفُوْزَ (تیرا کامیاب ہونا تجھے خوش کرتا ہے) اس مثال میں اَنْ تَفُوْزَ ، فَوْزُکَ کے معنی میں ہے۔

اَنَّ:

عَلِمْتُ أَنَّکَ قَائِمٌ (میں نے تیرے کھڑے ہونے کو جانا) اس مثال میں أَنَّکَ قَائِمٌ ، قِیَامُکَ کے معنی میں ہے۔

۔۔۔۔۔۔۸۔حرف ردع:

یہ وہ حرف ہے جو ڈانٹنے اور جھڑکنے اور متکلم کو اس کے عمل سے روکنے کے لئے آتا ہے یہ صرف ایک ہے۔یعنی کَلاّ

جیسے کوئی کہے فُلَانٌ یُبْغِضُکَ (فلاں شخص تجھ سے بغض رکھتا ہے) تو اس کے جواب میں کہا جائے: کَلَّا یعنی ہرگز نہیں۔یہ کبھی حَقًّا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور جملہ کی تحقیق کیلئے آتا ہے۔جیسے ﴿کَلَّا اِنَّ الاِنْسَانَ لَیَطْغٰی﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''ہاں ہاں بیشک آدمی سرکشی کرتا ہے۔''

۔۔۔۔۔۔۹۔ حرف توقع:

وہ حرف جو ماضی پر داخل ہو کر اس کو حال کے قریب کردے۔یہ صرف قَدْ ہے ۔اس میں تحقیق کے معنی بھی پائے جاتے ہیں اور اگر یہ مضارع پر داخل ہو تو اکثر تقلیل کا معنی دیتا ہے۔ قَدْ رَکِبَ (وہ ابھی ابھی سوار ہوا ہے)، قَدْ أَفْلَحَ

مُؤْمِنُوْنَ (تحقیق مؤمنین فلاح پا گئے) اِنَّ الْکَذُوْبَ قَدْ یَصْدُقُ (جھوٹا کبھی کبھی سچ بول جاتا ہے)۔

۱۰......حروف جواب:

وہ جو ما قبل کلام کے اثبات کے لیے آتے ہیں وہ چھ ہیں۔

۱ . نَعَمْ . ۲ . بلٰی . ۳ . اِیْ . ٤ . جَیْرِ . ۵ . أَجَلْ . ٦ . اِنَّ

۱۔نعم:

یہ کلام سابق کو تسلیم کرنے کا فائدہ دیتا ہے جیسے کوئی کہے أَ جَاءَ زَیْدٌ ؟ (کیا زید آگیا) تو جواب میں کہا جائے نَعَمْ (ہاں)۔

۲۔بلٰی:

اگر نفی کے جواب میں آئے تو اثبات کا فائدہ دیتا ہے جیسے أَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟ (کیا میں تمہارا رب نہیں)؟۔تو اس کے جواب میں کہا بَلٰی (کیوں نہیں)۔

۳۔اِیْ:

یہ قسم کے لیے آتا ہے جیسے قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ ۔(آپ فرما دیجئے کہ میرے رب کی قسم بے شک وہ ضرور حق ہے)۔

٤ جَیْرِ ۔۵ اَجَلْ ۔٦ اِنَّ:

یہ تینوں خبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں خواہ وہ خبر مثبت ہو یا منفی ، جیسے اگر کوئی کہے جَاءَ کَ زَیْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے جَیْرِ ،أَجَلْ، اِنَّ تو اسکا مطلب ہوگا جی ہاں آپ نے ٹھیک کہا۔اور منفی خبر کے جواب میں جیسے:

لَم یَاْتِکَ زَیْدٌ کے جواب میں جَیْرِ ،أَجَلْ ،اِنَّ کہا جائے۔ یہ تینوں بہت قلیل الاستعمال ہیں۔

❁......١١۔حروف تنبیہ:

یہ تین ہیں جیسے:

١ .أَلاَ : ﴿أَلااِنَّ أَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ''سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم''۔

٢ .أَمَا: أَمَا لا تَفْعَلْ (خبردار تو یہ نہ کر)۔

٣.هَا : هَا زَیْدٌ قَائِمٌ (خبردار زید کھڑا ہے)۔

❁......١٢۔حروف زیادت:

یہ ایسے حروف ہیں جو فعل واسم دونوں کے شروع میں آتے ہیں اوران کے کوئی معنی نہیں ہوتے ،ان سے مقصود کلام کی زینت ہوتی ہے۔ یہ آٹھ ہیں۔

١ .اِنْ . ٢ .أَنْ. ٣ .مَا. ٤ .لاَ. ٥ .مِنْ . ٦ . کَاف. ٧ .بَا . ٨ .لاَمْ

جیسے (١)......مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ (زید نہیں کھڑا)۔

(٢)......فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ (جب خوش خبری دینے والا آیا)۔

(٣)......اِذَا مَاصُمْتَ صُمْتُ (جب تو روزہ رکھے گا میں بھی روزہ رکھوں گا)۔

(٤)......مَا هَرَبَ زَیْدٌ وَلاَ عَمْرٌو (نہ زید بھاگا اور نہ ہی عمرو)۔

(٥)......مِن:مَا جَاءَ نِی مِن أحدٍ (میرے پاس کوئی نہیں آیا)

(٦)...... کاف:لَیسَ کَمِثلِهٖ شَیْءٌ (اسکے مثل کوئی نہیں)

(۷)......باء: لَیسَ زیدٌ بِرَاکِبٍ(زید سوار نہیں ہے)

(۸)......لام: رَدِفَ لَکم (وہ تمہارے پیچھے سوار ہوا) بمعنٰی رَدِفَکُمْ

۳۱۔ الف لام :

اس کی مکمل تفصیل الف لام کے سبق میں دیکھیں۔

☆☆☆☆☆

أقسام العَلَم

له عدة أقسام باعتبارات مختلفة:أ -فينقسم باعتبار تشخص معناه وعدم تشخصه إلى علم شخص، وإلى علم جنس.ب -وينقسم باعتبار لفظه إلى عَلَم مفرد، وعلَم مركب.ج- وينقسم باعتبار أصالته فى العلمية وعدَمِ أصالته إلى مُرْتَجَل، ومنقول.د -وينقسم باعتبار دلالته على معنى زائد على العَلمية أوعدم دلالته إلى اسم، وكُنية، ولقب.

التعريفات

عَلَم شخص: هو اللفظ الذى يدل على تعيين مسماه تعييناً مطلقًا.نحو زيد، جبريل، دِمَشق

علَم جنس :اسم موضوع للصورة الخيالية التى فى داخل العقل، والتى تدل على فَرْد شائع من أفراد الحقيقة الذهنية.نحو أسامة لكل أسد،وثعالة لكل ثعلب

عَلَم مفرد :ما تَكَوّنُ من كلمة واحدة، مثل :صالح، مأمون، حليمة، "أعلام أشخاص ."

والمركَّب :ما تكّونُ من كلمتين أو أكثر .عبدُ العزيز، جادَ الحقُّ، الخيرُ نازلٌ، بَعْلَبَكّ

فالعلم إما مفرَد، وإما مركب تركيبَ إضافة، أوتركيب إسناد، أومزج.

المرتجل هوما لم يسبق له استعمال قبل العَلَمية فى غيرها كسعاد والمنقول ما سبق له استعمال فى غير العلمية والنقل إما من صفة كحارث أو من مصدر كفضل أو من اسم جنس كأسد وهذه تكون معربة.

فأما الاسم فهو عَلَم يدل على ذات معينة مشخَّصة فى الأغلب، دون زيادة غرض آخر من مدح أو ذمّ.

وأما اللقب فهو علَم يدل على ذات مُعيَّنة مشخصة، مع الإشعار بمدح أو ذمّ إشعارًا مقصودًا بلفظ صريح مثل :بَسّام، الرشيد، جميلة، السفاح

وأما الكنية فهى علم مركب تركيبًا إضافيًّا بشرط أن يكون صدره وهو المضاف كلمة من الكلمات الآتية :أب، أمّ، ابن، بنت مثل الأعلام الآتية أبو بكر، أم كلثوم، ابن مريم، بنت الصديق. (النحوالوافى)

سبق نمبر: 66

﴿......الف لام کی اقسام......﴾

الف لام کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔اسمی ۲۔حرفی

اسمی کی تعریف:

وہ الف لام جو اَلَّذِیْ کے معنی میں ہو جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ یا الذی یَضْرِبُ اوراَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ یا الذی یُضْرَبُ۔ ''الف لام اسمی'' صرف اسم فاعل اور اسم مفعول پر آتا ہے جبکہ یہ دونوں حدوثی معنی پر دلالت کریں۔

حرفی کی تعریف:

وہ الف لام جو اَلَّذِیْ کے معنی میں نہ ہو جیسے اَلْحَسَنُ۔

حرفی کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔زائدہ۔ ۲۔غیرزائدہ۔

زائدہ کی تعریف:

وہ الف لام جو اپنے مدخول کے معنی میں زیادتی پیدا نہ کرے جیسے اَلنُّعْمَانُ. (معین شخص کا نام)

غیرزائدہ کی تعریف:

وہ الف لام جو اپنے مدخول کے معنی میں زیادتی پیدا کرے۔ جیسے اَلرَّجُلُ (خاص مرد)۔

زائدہ کی اقسام

۱. لازمی ۲. عارضی.

لازمی کی تعریف :

وہ الف لام ہے جو اپنے مدخول سے جدا نہ ہوتا ہو۔ جیسے اسم جلالت اللہ کا الف لام۔

عارضی کی تعریف :

وہ الف لام ہے جو اپنے مدخول سے جدا ہو سکتا ہو جیسے الحارث، الباکستان کا الف لام۔

غیر زائدہ کی اقسام

اسکی پانچ اقسام ہیں۔

۱۔جنسی۔ ۲۔استغراقی۔ ۳۔عہد خارجی۔ ٤۔عھد ذہنی۔ ۵۔عہد حضوری۔

۱۔جنسی:

وہ الف لام ہے جس کے مدخول سے مراد فقط جنس ہو اور افراد کا اعتبار نہ ہو۔ جیسے اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْأَ ۃِ (جنس مرد جنس عورت سے بہتر ہے) اس مثال میں اَلرَّجُلُ اور اَلْمَرْأَۃُ کا الف لام جنسی ہے۔

۲۔ استغراقی:

وہ الف لام ہے جس کے مدخول سے مراد جنس کے تمام افراد ہوں۔ جیسے اِنَّ الانْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (بے شک ہر انسان خسارے میں ہے) اس مثال میں اَلانْسَان کا الف لام استغراقی ہے۔

۳۔عہد خارجی :

وہ الف لام جس کا مدخول متکلم اور مخاطب دونوں کے نزدیک متعین ہو۔ جیسے فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ (تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی) اس مثال میں اَلرَّسُوْل پر عہد خارجی کا الف لام ہے۔ چنانچہ یہاں (الرسول) سے متعین ذات حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام مراد ہیں۔

2 1

عہد ذہنی:

وہ الف لام ہے جس کے مدخول سے مراد کوئی غیر معین فرد ہو۔ جیسے أَخَافُ أَنْ يَّـأْكُلَـهُ الذِّئْبُ (میں خوف کرتا ہوں کہ اسے کوئی بھیڑیا کھا لے)۔ اس مثال میں اَلذِّئْبُ پر عہد ذہنی کا الف لام ہے۔

۵۔ عہد حضوری:

وہ الف لام ہے جس کے مدخول سے مراد وہ فرد ہو جو موجود و حاضر ہو۔ جیسے اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا) اس مثال میں اَلْيَوْمَ پر عہدِ حضوری کا الف لام ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر ا: مندرجہ ذیل جملوں میں موجود الفاظ پر آنے والے الف لام کا تعین کریں۔

١. اَعُـوْذُ بِـالـلّٰهِ مِـنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٢. بِسْـمِ الـلّٰـهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٣. رَكِبْـتُ فَرَسَ زَيْدٍ وَكَانَ الْفَرَسُ سَرِيْعاً ٤. جَاءَ الْحَمْزَةُ وَالْعَبَّاس ٥. اَلْيَوْمَ عُطْلَةٌ ٦. اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ ٧. اَلْـمَرْأَةُ نَاقِصَةُ الْعَقْلِ وَالـدِّيْنِ ٨. ذَهَبْـتُ مَعَكَ فِـى السُّوْقِ ٩. اَوَّلُ الـنَّـاسِ اَوَّلُ نَـاسٍ ١٠. فِـىْ بَيْتِىْ قِطَّاطٌ كَثِيْرَةٌ فَشَرَّبْتُ الْقِطَّةَ لَبَناً ١١. يَعِيْشُ السَّمَكُ فِى الْمَاءِ ١٢. سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ

3 4

❁❁❁❁

1 2

سبق نمبر: 67

﴾......عوامل(۱) کا بیان......﴿

عامل کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔عامل لفظی۔ ۲۔عامل معنوی

عامل لفظی کی تعریف:

جس عامل کو پڑھا جاسکے اسے عاملِ لفظی کہتے ہیں۔(جو عامل محذوف ہو اس کو بھی لفظی عامل ہی کہتے ہیں)۔

عامل معنوی کی تعریف:

وہ عامل جسے پڑھا نہ جاسکے اسے عاملِ معنوی کہتے ہیں۔

عامل کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔حروفِ عاملہ۔ ۲۔افعالِ عاملہ۔ ۳۔اسمائے عاملہ

۱۔حروف عاملہ:

ان کی بحث حروف کی اقسام کے سبق میں مذکور ہے۔

۲۔افعال عاملہ:

افعال بھی تمام کے تمام عمل کرتے ہیں ان کا مکمل بیان سبق ''فعل کا عمل'' میں مذکور ہے۔

۳۔اسمائے عاملہ:

اسمائے عاملہ کی درج ذیل اقسام ہیں۔

۱۔اسم فاعل ۔۲۔اسم مفعول ۔۳۔صفت مشبہ۔۴۔اسم تفضیل۔۵۔اسمائے افعال ۶۔اسمائے کنایات۔۷۔اسمائے شرطیہ۔۸۔مصدر۔۹۔مضاف۔

3 4

(۱)......عامل کی تعریف پیچھے گذر چکی ہے۔

مصدر کے علاوہ تمام کی تفصیل ان سے متعلق اسباق میں مذکور ہے وہاں مکمل تفصیل دیکھیں، مصدر کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

مصدر: مصدر ایسا اسم ہے جو فقط حدث پر دلالت کرے (نہ کہ زمانے وغیرہ پر) اور اس سے افعال مشتق ہوتے ہوں۔ جیسے الضرب، النصر وغیرہ۔

مصدر کا استعمال:

مصدر کو تین طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۔ اضافت کے ساتھ جیسے **اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ** (مجھے زید کے کھڑے ہونے نے حیرت میں ڈالا)، اس مثال میں **قِیَام** مصدر اپنے فاعل **زَید** کی طرف مضاف ہے جو کہ لفظا مجرور اور محلا مرفوع ہے۔

۲۔ **تنوین کے ساتھ** جیسے **اَوْ اِطْعَامٌ**[1] **فِی یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ یَتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ** (یا کھانا کھلانا فاقے کے دن کسی رشتہ دار یتیم کو)، اس مثال میں **اِطْعَامٌ** مصدر تنوین کے ساتھ استعمال ہوا ہے اور **یَتِیْمًا** اس کا مفعول بہ ہے۔

۳۔ الف لام کے ساتھ جیسے **عَمُّکَ حَسَنُ التَّھْذِیْبِ اَبْنَاءَ ہٗ** (تیرے چچا نے اپنے بیٹوں کو اچھے اطوار سکھائے) اس مثال میں **اَلتَّھْذِیْب** مصدر الف لام کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ اور **اَبْنَاءَ ہٗ** اس کا مفعول ہے۔ اسی طرح **العاقلُ شدیدُ الحُبِّ وَطَنَہ** اور **أخوکَ کثیرُ الاتْقانِ عَمَلَہٗ**.

---

1 ...... مصدر کے فاعل یا مفعول کو حذف کر دینا جائز ہے مذکورہ مثال حذفِ فاعل کی ہے جبکہ حذفِ مفعول کی مثال یہ ہے ﴿وما کان استغفارُ إبراھیم لأبِیْہِ إلاّ عن مَوعِدةٍ وَعَدَھا إیَّاہُ﴾ یعنی استغفارُ إبراھیمَ رَبَّہٗ لأبِیہِ (ابراہیم علیہ السلام کا اپنے رب سے اپنے چچا کے لئے استغفار کرنا)۔

مصدر کے عمل کی شرط:

مصدر کے عمل کی شرط یہ ہے کہ وہ مفعول مطلق نہ ہو۔

مصدر کا عمل:

مصدر اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے اگر فعل لازم کا مصدر ہے تو فعل لازم کی طرح عمل کرے گا اگر فعل متعدی کا مصدر ہے تو فعل متعدی کی طرح عمل کرے گا۔ جیسے:

۱۔ فعل لازم کا مصدر عَجِبْتُ مِنْ ذَهَابِکَ (میں تیرے جانے سے متعجب ہوا)۔

۲۔ فعل متعدی کا مصدر عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِکَ زَیْدًا (میں تیرے زید کو مارنے سے متعجب ہوا)۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر1: ۔ترجمہ کریں اور مصدر کے عمل کی نشاندہی کریں۔

۱. حُبُّکَ الشَّیَٔ یُعْمِی وَیُصِمُّ. ۲. مُخَالَطَةُ الْأَشْرَارِ مِنْ أَعْظَمِ الْأَخْطَارِ. ۳. اِکْرَامُ الْعَرَبِ الضَّیفَ مَعْرُوفٌ فِی العالَمِ. ٤. قال صلی اللہ علیہ وسلم تَبَسُّمُکَ فی وجهِ أخِیکَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُکَ بالمعروفِ صدقةٌ ونَهْیُکَ عن المُنْکَرِ صدقةٌ ونَصْرُکَ الرجلَ الرَّدِيءَ البَصَرِ لَکَ صدقةٌ واِمَاطَتُکَ الحجرَ والشَّوکَ والعَظْمَ عن الطریق لک صدقةٌ. ٥. ولولا دفعُ اللّٰهِ الناسَ بعضَهم ببعضٍ لَفَسَدَتِ الارضُ. ٦. ساء نی ضربک الخادم ٧. إنشادک الأشعارَ جمیلٌ ٨. مِن سُوءِ التَّربِیَةِ عِصیانُ الآباءِ بَنُوهُم.

❁❁❁❁

بسم الله الرحمن الرحيم

المنظومة المختصرة فی النحو

هذه المنظومة علی بحر الرجز، سهلة العبارة، عدد أبياتها **59** بيتا، حوت علی فوائد لاتوجد فی غيرها من المختصرات، واستشهد كثيرا بكتاب الله تعالی.

المقدمة (5)

الـحـمـدُ للـهِ علـى نـحوٍ بِـهِ　　مُعْرِبُـهُ نـالَ الرضى مِنْ رَبِّـهِ

ثُـمَّ الـصـلاةُ مـا جـرى الـكـلامُ　　مِـنّـا عـلـى الـنبيِّ والسلامُ

وهـذهِ أرجـوزةٌ فَـهَـيُّـتا　　تـقـل عـن سِتين بيتاً بَيتا

تـحوِی مـن الـنَّـحْوِ أهَـمَّ مـا أهَمّ　　ويَـنْـجَلِیْ بهـا بإذْنِ اللهِ هَمّ

مـع اقتبـاسٍ لـی عـن الأئـمةْ　　مِـنْ بيـنِ قـوسينِ تـراه ثَـمَّةْ

باب الكلام (6)

الـقـولُ إن أفـاد مـعـنـیً مـحتـواهُ　　فهـو الـكلام عند معشر النحاةْ

أَقَـلُّـهُ اسـمـانِ كـزيـدٌ ذاهـبُ　　واسـمٌ وفـعـلٌ نـحوُ فاز التائبُ

كـلا الـمـثـالين يسـمـی جـمـلةْ　　وفيهـمـا الـحرف يكون فضلةْ

فـالاسـمَ ميـزه بـجـرٍ ونـدا　　وجَـعْـلِـهِ مـعـرفـاً أو مسـنـدا

والـفـعـلَ ميـزه بـلـم والتـاءِ　　والسيـن والـنـون وقد واليـاء

والحــرفَ ميــزه بـكـونــه خـلا　　مـن الـعـلامات كهلُ أو كعلى

باب الإعراب (12)

الاعــراب تـغـييــر أواخـر الكَلِمُ　　لـعــاملٍ وذاك فــى الـبـنـا عُدِمُ

فـالمعربُ اسمٌ لا يضاهى الحرفا　　وفـعــلٌ امتـــاز بِـلَـمُ كـيـخـفـى

رفـعــاً ونـصبــاً أُعْـرِبَـا ويُعربـانُ　　أيــضـــاً بـجـرٍّ أولٍ وجـزمٍ ثــانُ

بـــضـــمةٍ فـفـتـحةٍ لـلأولَـيْـنُ　　وكـسـرةٍ ثـم سـكـونٍ بـعـد ذيـنُ

وارفـعْ بـواوٍ جمع تصحيحٍ ذَكَرُ　　واجعلْهُ باليا إن أتى نصبٌ وجَرّ

ومثلُــهُ فــى الـرفعِ والجرِّ أُلِفُ　　خمسةُ الاسماءِ وتنصبُ بالألِفُ

والألف ارفــعــاً بهــا مــا ثُـنِّـيـا　　ونـــصبُـــهُ وجـــرُّه اجـعـلُـــهُ بيــا

ونـحـو هـنـداتٍ لـنصبِـهِ انكسَرُ　　وغيــرُ مـصــروفٍ بـفتحةٍ يُجَرّ

والـخـمسة الأفـعـالُ رفعها بنونُ　　والنونَ فى نصبٍ وجزمٍ يحذفونُ

وأى فــعــلٍ آخــرٌ مــنـــه ألِفُ　　أو واوٌ أو ياءٌ ففى الجزمِ حُذِفُ

والــرفــعُ فى جـميـعِهـا مـقـدّرُ　　ونـصـبُ ذى الألِفِ أيـضاً قدّروا

والـرفعُ فى منقوص الاسما قُدِّرا　　والـجـرُّ والـجـميـعُ فيـمـا قُصِرا

العُمَدُ والنواسخ (11)

المــبتـــدا مــرتــفــعٌ والــخـبـرُ　　كــالـلّــهُ ربُّـنــا ونحنُ نشكُرُ

فالمبتدا اسمٌ دائماً ثمّ إليهُ — يُسندُ أو يُقالُ محكومٌ عليهُ
والخبرُ الحكمُ الذى قد أُسنِدا — وجاء جملةً وجاء مفردا
والفاعلُ اسمٌ مسندٌ إليهِ — وفعلُهُ مقدّمٌ عليهِ
ففاعلٌ زيدٌ إذا قلتَ بدا — زيدٌ وإن عكستَ زيدٌ مبتدا
والفعلُ إن فاعلُهُ مجهولُ — فذو نيابةٍ له المفعولُ
وسيّدٌ فى كان زيدٌ سيّدا — خبرُ كانَ واسمها ذو الابتدا
وأعطِ بات صار ما لكان مرّ — وليس أمسى ظل مع سبعٍ أُخَرُ
وسيّدٌ فى إنّ زيداً سيّدُ — مرتفعٌ ويُنصَبُ الْمُسَوّدُ
وأعطِ أنّ ما لِإنّ مِنْ عملْ — كذا كأنّ ليتَ لكنّ لعلّ
وانصبهما فى ظنّ زيداً سيّدا — ونحوُ ظنّ مثلُها فيما بدا

المنصوبات (6)

شربتُ ماءً ماءٌ المفعولُ بِهُ — وناب فى يُشربُ ما عنْ شارِبِهُ
والظرفُ وقتٌ أو مكانٌ نُصِبا — كقامَ ليلةً وقامَ جانِبا
والمصدرَ انْصِبْهُ كَقُمْ قِياما — ونَحْوُهُ مِنْ مَلَكٍ سَلاما
وانصبْهُ مفعولاً لَهُ إنْ علَّةً — جاءَ كَلِلّهِ اجْتَهِدْ شُكْراً لَهُ
والحالُ وصْفٌ هيئةً قد أَعْرَبا — مُنَكّرٌ كجِئْتُ زيداً راكِبا

ونحوُهُ التمييزُ لكنْ جَمُدا　　كَشِبْرٍ ارْضاً وأجَلَّ مَحْتِدا

المجرورات (3)

يُجَرُّ بالحرفِ وبالإضافةْ　　كانُعِمْ ببيتِ ابنِ أبى قُحافةْ

والحرفُ باءٌ وإلى ومِنْ وفىْ　　ونحوُها وأحْرُفٌ لِلْحَلِفِ

ومِنْ مُضافٍ أَسْقِطِ التنوينا　　والنّونَ كابُنَيْهِ وطُورِ سِينا

التوابع (4)

يتبعُ فى الإعرابِ الاسماءَ الأوَلْ　　نعتٌ وتوكيدٌ وعطفٌ وبدلْ

فالنعتُ فى بُشِّرَ بالإبنِ الحليمُ　　وابنِ عليمٍ الحليمُ والعليمُ

ونحوُه التوكيدُ مثلُ قولِهِمْ　　مُرَّ بِهِمْ جميعِهِمْ أو كلِّهِمْ

والعطفُ بالحروفِ نحوُ جِيء أبا　　زيدٍ وزيداً ثُمَّ جانِبْ مَنْ أبَى

النداء (2)

يُبنى المنادى المفردُ المعَرَّفُ　　على الذى فى الرفعِ قبلُ يُعرفُ

وانصِبْهُ إنْ مضافاً أوْ مُنَكَّراً　　كيا رفيقَ الدربِ أو يا سائرا

العدد (4)

العشرُ دون التا إلى الثلاثِ　　خُصّتْ بمعدودٍ من الإناثِ

والعشرُ إن ركبتها فطابقا　　وواحداً واثنينِ طابقْ مطلقا

تمييـــزُ مـــا بيـن عشـــرٍ ومـــائةُ   يُـنـصـبُ مـفـرداً كعشرينَ فئةُ

وغيـــرُه جُـــرَّ وليـــسَ مـفـــردا   إلا مبيـــنٌ مـــائة فـصـــاعـدا

إعراب الفعل المضارع (7)

(ويُـــرْفَــعُ الـــمـضـــارِعُ الـمجـرّدُ   من نَصبٍ أو جزْمٍ)كأنتَ تَسْعَدُ

وانْـصِـبْ بِـلَـنْ وأَنْ وبـاللامِ الْمُفيدْ   كيْ وهْيَ فى الآياتِ مِنْ بعدِ يُريدْ

والـواوِ والـفـا بـعـدَ نفـيٍ أو طَلَـبْ   كاطْلُبْ ولا تكْسَلْ فتَتْرُكَ الطلبْ

وإنْ خــلا مِــنْ واوٍ أو فـــاءٍ جُــزِمْ   كـغيـرِ مـوضـعٍ بِـهِ يغفِرْ لَكُمْ

واجْــزِمْـــهُ بـــالـلام ولا إنْ طَـلَـبـا   ولــم ولـــمـا ولـماضٍ قَـلَـبـا

واجـزِمْ بـإنْ نـحـوَ حـديثِ إنْ يُرِدْ   وثَـمّ غيـرُ إنْ كمَنْ يَعْمَلْ يَجِدْ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 134 کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی 24 کتب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت﴾

اردو کتب:

1......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (حصہ اول) (کل صفحات 250)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفلُ الفَقِیہِ الفَاھِمِ فِیْ اَحکَامِ قِرطَاسِ الدَّرَاھِمِ) (کل صفحات:199)

3......دعاء کے فضائل (اَحسَنُ الوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیلُ المُدَّعَا لِاَحسَنُ الوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

4......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلحُقُوقُ لِطَرحِ العُقُوقِ) (کل صفحات:125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظھَارُ الحَقِّ الجَلِيِّ) (کل صفحات:100)

6......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثبَاتِ ھِلَالِ) (کل صفحات:63)

8......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلیَاقُوتَۃُ الوَاسِطَۃُ) (کل صفحات:60)

9......شریعت و طریقت (مَقَالُ العُرَفَاءِ بِاِعزَازِ شَرعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الجِیدِ فِیْ تَحلِیلِ مُعَانَقَۃِ العِیدِ) (کل صفحات:55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجب الامداد) (کل صفحات 47)

12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات:41)

13......راہِ خدا عزَّ وجلَّ میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ القَحطِ وَالوَبَاءِ بِدَعوَۃِ الجِیرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

14......اولاد کے حقوق (مشعلۃ الارشاد) (کل صفحات 31)

عربی کتب:

15، 16، 17، 18......جَدُّ المُمتَارِ عَلٰی رَدِّالمُحتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع) (کل صفحات:570، 672، 713، 650)

19...... اَلزَّمزَمَۃُ القَمَرِیَّۃِ (کل صفحات:93)

20...... تَمھِیدُ الاِیمَان۔ (کل صفحات:77)

21......کِفلُ الفَقِیہِ الفَاھِمِ (کل صفحات:74)

22...... اَجلَی الاِعلَامِ (کل صفحات:70)

23......اِقَامَۃُ القِیَامَۃِ (کل صفحات:60)

24...... اَلاِجَازَاتُ المَتِینَۃ (کل صفحات:62)

25......اَلفَضلُ المَوھَبِی (کل صفحات:46)

عنقریب آنے والی کتب

1......جَدُّ المُمتَارِ عَلٰی رَدِّالمُحتَار (المجلدالخامس)

2......فضائل دعا

3......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الارشاد)

4 ......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (حصہ دوم)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

1...... جہنم میں لے جانے والے اعمال..جلداول (الزواجرعن اقتراف الکبائر) (کل صفحات:853)

2...... جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:743)

3...... احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء) (کل صفحات:641)

4...... عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم،حصہ اول) (کل صفحات:412)

5...... آنسوؤں کا دریا (بَحْرُالدُّمُوْع) (کل صفحات:300)

6...... الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات:148)

7...... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّۃُ الْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:138)

8...... مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (اَلْبَاھِرُفِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِرِ) (کل صفحات:112)

9...... راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات :102)

10...... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّھْدُوَ قَصْرُالْاَمَل) (کل صفحات:85)

11...... حُسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخلَاق) (کل صفحات:74)

12...... بیٹے کو نصیحت (اَیُّھَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)

13...... شاہراہ اولیاء (مِنْھَاجُ الْعَارِفِیْن) (کل صفحات:36)

14...... سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْھِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات:28)

15...... حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق) (کل صفحات:649)

عنقریب آنے والی کتب

1...... راہ نجات ومہلکات جلداول (الحدیقۃالندیۃ) 2...... حلیۃ الاولیاء (مترجم،حصہ اول)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

1﴿شعبہ درسی کتب﴾

(۸۲) دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ (صفحات:241) (۸۳) کتاب العقائد (کل صفحات:64)

(۸۴) عنایۃ النحو شرح ھدایۃ النحو (صفحات:287) (۸۵) الاربعین النوویۃ (صفحات:121)

(۸۶) نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (صفحات:175) (۸۷) گلدستہ عقائد واعمال (صفحات:180)

(۸۸) شرح الاربعین النوویۃ (صفحات: 155) (۸۹) صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات: 55)

(۹۰) المحادثۃ العربیۃ (صفحات:101) (۹۱) تعریفاتِ نحویہ (صفحات:45)

(۹۲) مَراح الارواح(صفحات:241) (۹۳) نصاب الصرف(صفحات:343)
(۹۴) شرح مئة عامل(صفحات:38) (۹۵) نصاب التجوید(صفحات:79)
(۹۶) مقدمة الشیخ معَ التحفة المرضیة (۹۷) نصابِ اصولِ حدیث (صفحات:95)
(۹۸) التعلیق الرضوی علیٰ صحیح البخاری(صفحات:451) (۹۹)نور الایضاح معَ حاشیته" النور والضیاء من افادات الامام احمد رضا" (صفحات:383)
(۱۰۰)انوار الحدیث(صفحات:466) (۱۰۱) شرح العقائد النَسَفِیَّة معَ حاشیته جمع الفرائد(صفحات:381)
(۱۰۲)جلالین معَ حاشیته انوار الحرمین(صفحات3000،جاری) (۱۰۳)نصاب المنطق صفحات ۱۴۶
(۱۰۴)نصاب النحو (۱۰۵)خاصیاتِ ابواب الصرف صفحات ۱۴۱
(۱۰۶)تلخیصِ اصول الشاشی صفحات ۱۴۴ (۱۰۷)شرح مأة عامل مع حاشیته الفرح الکامل صفحات ۱۳۴

عنقریب آنے والی کتب

1...... قصیده برده مع شرح خرپوتی 2حسامی مع شرحه النامی...... 3حاشیه شرح العقائد

﴿شعبہ تخریج﴾

1......بہارِشریعت،جلداوّل(حصہ اول تاششم،کل صفحات1360) 2......جنتی زیور(کل صفحات:679)
3......عجائب القراٰن مع غرائب القراٰن(کل صفحات:422) 4......بہارِشریعت(سولھواں حصہ،کل صفحات312)
5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کاعشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم(کل صفحات:274)
6......علم القرآن(کل صفحات:244) 7......جہنم کے خطرات(کل صفحات:207)
8......اسلامی زندگی(کل صفحات:170) 9......تحقیقات(کل صفحات:142)
10......اربعین حنفیہ(کل صفحات:112) 11......آئینۂ قیامت(کل صفحات:108)
12......اخلاق الصالحین(کل صفحات:78) 13......کتاب العقائد (کل صفحات:64)
14......اُمہات المؤمنین(کل صفحات:59) 15...... اچھے ماحول کی برکتیں(کل صفحات:56)
16...... حق وباطل کافرق (کل صفحات:50) 17تا23......فتاوی اہل سنت(سات حصے)
24......بہشت کی کنجیاں(کل صفحات:249) 25......سیرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم(کل صفحات:875)

عنقریب آنے والی کتب

1......بہارِ شریعت حصہ ۸،۹ 2......منتخب حدیثیں 3......معمولات الابرار 4......جواہرالحدیث

شعبہ اصلاحی کتب

عنقریب آنے والی کتب

1......ریاکاری 2......زکوٰۃ کے احکام 3......صدقۂ فطر کے احکام

شعبہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

2 1

17......بدنصیب دولہا(کل صفحات:32)
18......عطاری جن کاغسلِ میّت(کل صفحات:24)
19......حیرت انگیز حادثہ(کل صفحات:32)
20...... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
21......قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
22......تذکرۂ امیراہلنت قسط سوم (سنّت نکاح)

عنقریب آنے والے رسائل

1......اعتکاف کی بہاریں(قسط1)
2......نسبت کی بہاریں قسط4(مدینے کا مسافر)
3......انفرادی کوشش کی مدنی بہاریں قسط2(نومسلم کی درد بھری داستان)
4......V.C.Dکی مدنی بہاریں قسط3(رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)
5......اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب قسط2(معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟)

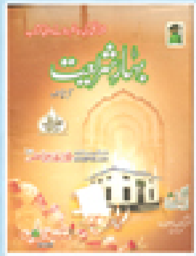
﴿شعبہ مدنی مذاکرہ﴾

1......وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج(کل صفحات:48)
2...... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب(کل صفحات:48)
3...... پانی کے بارے اہم معلومات(کل صفحات:48)
4...... بُلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)

عنقریب آنے والے رسائل

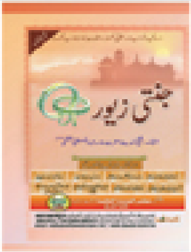
1......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
2......دعوت اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک

3 4









اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): مارکیٹ بالمقابل جامع مسجد سید عامل شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net